جواہر الحدیث
انمول موتی
مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری
ایمان وایمانیات ● برزخ، محشر، جنت، دوزخ ● طہارت، وضو، غسل، تیمم
متعلقہ نماز ● زکوٰۃ وصدقات ● رمضان وصیام ● فضائل ومسائل حج وعمرہ
تلاوت، ذکر، درود شریف ● جہاد فی سبیل اللہ ● نکاح، طلاق وحقوق ازواج
تجارت وکسب حلال ● اخلاق حسنہ ● آداب زندگی ● رحمت ومغفرت الٰہیہ
چالیس مسنون دعائیں
دارالاشاعت
اردو بازار کراچی پاکستان
021-2213768

مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری

◉ ایمان و ایمانیات ◉ برزخ، محشر، جنت، دوزخ ◉ طہارت، وضو، غسل، تیمم
◉ متعلقہ نماز ◉ زکوۃ و صدقات ◉ رمضان و صیام ◉ فضائل و مسائل حج و عمرہ
◉ تلاوت، ذکر، درود شریف ◉ جہاد فی سبیل اللہ ◉ نکاح، طلاق و حقوق ازواج
◉ تجارت و کسب حلال ◉ اخلاق حسنہ ◉ آداب زندگی ◉ رحمت و مغفرت الٰہیہ
◉ چالیس مسنون دُعائیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : شعبان مطابق ستمبر ۲۰۰۵ء علمی گرافکس کراچی
ضخامت : 232 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارہ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور
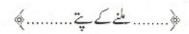
ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارشِ مؤلف

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ، اَمَّا بَعْدُ !

تقریباً چالیس سال پہلے کی بات ہے۔ احقر نے چہل حدیث لکھنے کا سلسلہ شروع کیا تھا اور گیارہ چہل حدیث اور ایک چہل دُعا یعنی چالیس دعائیں جمع کی تھیں۔ پھر ان کو ''گلشن حدیث'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع کر دیا تھا۔ اس کے بعد سے اس کتابچہ کی اشاعت کی نوبت نہ آئی۔ متفرق کتابوں میں نظر پڑ جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ مجموعہ مذکورہ کے بعد بہت سی کتابیں لکھنے کی توفیق ہوئی، لیکن اس کی اشاعت کی طرف پختہ عزم وارادہ نہ ہوا۔

ابھی چند ماہ قبل اللہ تعالیٰ شانہٗ نے دل میں ڈالا کہ یہ مجموعہ شائع ہونا چاہئے: اور شعبان ۱۴۲۰ھ میں شدت کے ساتھ اس کی اشاعت کا احساس ہوا۔ مجموعہ مذکورہ لے کر بیٹھا تو خیال آیا کہ بعض دیگر عنوانات کی چہل حدیث کا اضافہ کر دیا جائے اور احادیث پر عنوانات بھی لگا دیئے جائیں (گذشتہ اشاعت میں ہر چہل حدیث کے شروع میں صرف ایک ہی عنوان تھا)۔

خیال تھا کہ یہ کام ہفتہ عشرہ میں ہو جائے گا، لیکن کام بڑھتا گیا اور ترتیب جدید میں ایک ماہ کے لگ بھگ خرچ ہو گیا۔

اشاعت اولیٰ میں ذیلی عنوانات نہیں تھے، اب عنوانات کا بھی اضافہ کر دیا ہے اور اس مجموعہ کا نیا نام ''جواہرالحدیث'' تجویز کرتا ہوں۔

قارئین سے درخواست ہے کہ اس سے خود بھی مستفید ہوں اور اپنے گھروں میں اور بال بچوں میں اس کا درس دیں۔ احقر کو اور احقر کے والدین اور اساتذہ کو دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

''وباللہ التوفیق وھو خیر عون وخیر رفیق''

العبدالفقیر !

محمد عاشق الٰہی بلند شہری (عفااللہ عنہ)

شوال ۱۴۲۰ھ بمقام مدینہ منورہ

متعلقہ

ایمان

و

ایمانیات

چہل حدیث ①

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہل حدیث ۱

ایمان وایمانیات

ایمان اور اسلام کیا ہے؟

حدیث : (۱) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے : ایمان یہ ہے کہ تُو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور یہ بھی ایمان کی ایک شاخ ہے کہ تُو ایمان لائے تقدیر پر یعنی اس پر کہ جو کچھ خیر وشر ہے اللہ کی طرف سے مقدر ہے اور اسلام یہ ہے کہ تُو گواہی دے اس بات کی کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں ہے اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور یہ کہ تُو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے۔ اور رمضان کے روزے رکھے اور یہ کہ تُو بیت اللہ کا حج کرے، اگر وہاں پہنچنے کی طاقت ہو۔ (مسلم عن عمر (رضی اللہ عنہ) فی حدیث جبرئیل)

تشریح ایمان، عقائد کی درستگی کا اور اسلام اعمالِ ظاہری کا نام ہے۔ لیکن چونکہ بغیر ایمان کے اعمال معتبر نہیں ہیں، اس لئے اسلام کا مطلب بتاتے ہوئے بھی پہلے توحید ورسالت کی گواہی کا ذکر فرمایا۔

حدیث : (۲) فرمایا ہادیٔ عالم ﷺ نے : کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے :

(۱) گواہی دینا کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور یہ کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

(۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) حج کرنا۔

(۵) رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۳) فرمایا رحمتِ کائنات ﷺ نے : کوئی بندہ مؤمن نہیں ہوتا جب تک کہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے :

(۱) گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے متعلق یہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں۔ اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔

(۲) موت پر ایمان لائے۔

(۳) مرنے کے بعد (حساب کے لئے) اُٹھائے جانے پر ایمان لائے۔

(۴) تقدیر پر ایمان لائے۔ (ترمذی عن علی رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۴) فرمایا رحمت کائنات ﷺ نے : کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا۔ پھر اس سے فرمایا کہ لکھ! قلم نے عرض کیا: کیا لکھوں؟ فرمایا: تقدیر لکھ دے۔ سو اس نے (اللہ کی مشیت کے مطابق) وہ سب کچھ لکھ دیا جو ہمیشہ ہمیشہ وجود میں آنے والا تھا۔ (ترمذی عن عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۵) فرمایا صادق مصدوق ﷺ نے : کہ ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجز ہونا اور ہوشیار ہونا بھی تقدیر میں ہے۔ (مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

ایمان کا فائدہ :

حدیث : (۶) فرمایا فخر عالم ﷺ نے کہ جس نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (مصطفیٰ ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔ (مسلم عن عبادہ رضی اللہ عنہ)

شرک کی مضرت :

حدیث : (۷) فرمایا رحمتِ عالم ﷺ نے : کہ جو شخص اس حال میں مر گیا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرتا تھا، وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ اور جو شخص اس حال میں مر گیا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا تھا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ)

تشریح اللہ کے ساتھ شریک کرنا یہ ہے کہ اس کی ذاتِ پاک کی طرح کسی کی ذات کو سمجھے یا اُس کی صفتوں کی طرح کسی کی صفات کو سمجھے یا عمل ایسا کرے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ شخص اللہ کی طرح کسی اور کو بھی سمجھتا ہے۔ یہ جو فرمایا: کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو، اس میں ہر چیز آ گئی۔ یعنی نبی، پیر، فقیر، یعنی دیوتا، تعزیہ وغیرہ۔

حدیث: (۸) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو ان پر راضی ہوا کہ میرا ربّ اللہ ہے اور اسلام میرا دین ہے اور محمد میرے رسول ہیں۔

(مسلم عن عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب)

حدیث: (۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! افضل ایمان کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (افضل ایمان یہ ہے) کہ تُو اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ کے لئے بغض رکھے اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں لگائے رہے۔ عرض کیا کہ: ان کے علاوہ اور کیا عمل کروں؟ فرمایا: لوگوں کے لئے اس چیز کو پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے وہ چیز ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔ (رواہ احمد)

بندوں پر اللہ (عزوجل) کا حق :

حدیث: (۱۰) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے: کہ بے شک اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ بندے اُس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ بنائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ اسے عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے۔

(بخاری و مسلم عن معاذ رضی اللہ عنہ)

سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت عامہ :

حدیث: (۱۱) فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے: کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یہ اُمت جس کی طرف میں بھیجا گیا ہوں (یعنی تا قیامت رُوئے زمین کے تمام انسانوں میں سے) جس کو بھی میری رسالت کی خبر لگ جائے وہ پھر اس حالت میں مر جائے کہ

میں جو دین لے کر بھیجا گیا ہوں اُس پر ایمان نہ لایا تو ایسا شخص ضرور دوزخ والوں میں سے ہوگا، خواہ یہودی ہو خواہ نصرانی۔ (مسلم عن ابی ہریرہ ﷺ)

تشریح　جتنے دین اور مذہب ہیں اللہ کے نزدیک دین محمدی کے سوا سب باطل ہیں۔ اسلام کے سوا کسی بھی دین پر چل کر نجات نہ ہوگی۔ جو اپنے پاس آسمانی دین ہونے کے مدعی ہیں وہ بھی اللہ کے پسندیدہ بندے نہیں، چونکہ وہ منسوخ شدہ دین وشریعت پر چل رہے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہے، ایسے لوگ بھی دوزخی ہوں گے۔ اسی لئے خاص کر یہود ونصاریٰ کا ذکر فرمایا۔

جہاد کا حکم

حدیث : (۱۲) فرمایا نبی، رحمت عالم ﷺ نے: کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں سے جنگ کرتا رہوں، یہاں تک کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی گواہی دے دیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پس جب ایسا کریں گے تو مجھ سے اپنے خونوں اور اپنے مالوں کو بچالیں گے، لیکن اگر اسلام کے حق (مثلاً حدود، قصاص) کی وجہ سے قتل کرنا پڑا تو اور بات ہے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے (یعنی ہم ظاہر کو دیکھیں گے، دل کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے)۔ (بخاری عن ابن عمر ﷺ)

اللہ ورسول (ﷺ) سب سے زیادہ محبوب ہوں :

حدیث : (۱۳) فرمایا فخر بنی آدم ﷺ نے: کہ جس شخص میں تین چیزیں ہوں اسے ایمان کی مٹھاس مل گئی :

(۱)　اللہ اور اُس کا رسول (ﷺ) اُس کے لئے ہر چیز سے زیادہ پیارے ہوں۔

(۲)　کسی بندہ سے محبت ہو تو صرف اللہ ہی کے لئے ہو۔

(۳)　اللہ تعالیٰ نے اُسے جب دوزخ سے بچا دیا تو اب کفر میں واپس جانے کو ایسا ہی بُرا جانتا ہو جیسے آگ میں ڈالے جانے کو بُرا سمجھتا ہے۔ (بخاری ومسلم عن انس ﷺ)

حدیث : (۱۴) فرمایا رسولِ کریم ﷺ نے : کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہ ہوگا ، جب تک کہ میں (اللہ کا رسول ﷺ) اس کے باپ اور اس کی اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ اس کے نزدیک پیارا نہ ہو جاؤں ۔ (بخاری و مسلم عن انس ؓ)

ایمان کی شاخیں :

حدیث : (۱۵) فرمایا محبوب ربّ العالمین ﷺ نے : کہ ستّر سے کچھ اُوپر ایمان کی شاخیں ہیں ، جن میں سب سے افضل "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کا اقرار کر لینا ہے ۔ اور سب سے کم تر یہ ہے کہ راستہ سے تکلیف دینے والی چیز ہٹا دی جائے اور شرم ایمان کی ایک (اہم ترین) شاخ ہے ۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ ؓ)

اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ :

حدیث : (۱۶) فرمایا نبی آخر الزماں ﷺ نے : کہ جس نے اللہ کے لئے محبت کی اور اللہ کے لئے بغض رکھا (یعنی کسی سے دشمنی کی) اور اللہ کے لئے دیا اور اللہ کے حکم کی وجہ سے روک لیا ۔ یعنی گناہوں میں نہ خرچ کیا ، نہ اس بارے میں خرچ کیا ، نہ اس بارے میں خرچ کرنے والوں کو دیا) تو اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا ۔ (ابوداؤد عن ابی امامہ ؓ)

ایمان کی ایک بڑی علامت :

حدیث : (۱۷) فرمایا رسول مقبول ﷺ نے : کہ جب تیری نیکی تجھے خوش کرے اور تیری بُرائی تجھے رنجیدہ کرے تو تُو مؤمن ہے ۔ سوال کرنے والے نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! گناہ کیا ہے ؟ فرمایا : جب کوئی چیز تیرے نفس میں کھٹکے تو سمجھ لے کہ گناہ ہے لہٰذا) اسے چھوڑ دے ۔ (احمد عن ابی امامہ ؓ)

تشریح | یعنی عموماً گناہوں کی فہرست تو سب ہی کو معلوم ہے ، لیکن اگر کسی موقع پر مسئلہ سمجھ میں نہ آتا ہو تو دیکھو دل میں تردد ہے یا نہیں ۔ اگر دل میں بے اطمینانی ہو تو اس

کام کو چھوڑ دو۔ کیونکہ مؤمن کا دل بُرائی پر مطمئن نہیں ہوتا، مگر شرط یہ ہے کہ گناہوں اور بُری صحبتوں اور حرام غذا کے ذریعہ دل ناس نہ کر دیا ہو۔

مسجد کو آباد رکھنا مؤمن کا کام ہے :

حدیث : (۱۸) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے : کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ مسجد کو آباد رکھنے کا دھیان رکھتا ہے تو اس کے مؤمن ہونے کے گواہ بن جاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

" اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ "

(ترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

ایمان کا ایک اہم تقاضا :

حدیث : (۱۹) فرمایا سرکارِ دو عالم ﷺ نے : کہ تم میں سے کوئی شخص مؤمن (کامل) نہ ہوگا، جب تک اس کی خواہش نفس اس (دینِ شریعت) کے تابع نہ ہو جائے جسے لے کر میں آیا ہوں۔ (مشکوٰۃ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

مسلم مؤمن اور مجاہد و مہاجر :

حدیث : (۲۰) فرمایا نبی کریم ﷺ نے : کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان سے اور ہاتھ (کی تکلیف و ایذا رسانی) سے مسلمان سلامت رہیں اور مؤمن وہ ہے جسے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں خطرناک نہ سمجھیں۔ (ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

دوسری حدیث میں ہے کہ :

مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے بارے میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور خطاؤں کو چھوڑ دے۔ (بیہقی فی الشعب عن فضالہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۲۱) فرمایا نبی اکرم ﷺ نے : کہ خبردار! اُس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت دار نہیں اور اُس کا کوئی دین نہیں جو عہد کا پورا کرنے والا نہیں۔

(بیہقی فی الشعب)

شیطان کے وسوسے اور ان کا علاج :

حدیث : (۲۲) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے : کہ تمہارے پاس شیطان آئے گا (اور ایمان خراب کرنے کے لئے وسوسے ڈالے گا اور طرح طرح ایمان سوز سوالات سمجھائے گا) مثلاً یوں کہے گا کہ یہ کس نے پیدا کیا؟ وہ کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ یہ سوال اُٹھائے گا کہ تیرے ربّ کو کس نے پیدا کیا؟ سو جب ایسا ہو تو چاہئے : کہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھ لو اور ایسے خیالات کو روک دو۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ ؓ)

دوسری روایت میں ہے :

" آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ " کہہ لے۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ ؓ)

منافق کی مثال :

حدیث : (۲۳) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : کہ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری ہو جو بکریوں کے دو ریوڑوں کے درمیان آتی جاتی ہو، (مطلب اس کا یہ ہے کہ وہ حاملہ ہو جائے)۔ کبھی اس ریوڑ کی طرف جاتی ہے اور کبھی اُس ریوڑ کی طرف۔ (مسلم عن ابن عمر ؓ)

تشریح جو لوگ منافق ہوتے ہیں، یعنی دل سے مسلمان نہیں ہوتے وہ مسلمانوں سے بھی ظاہری تعلق رکھتے ہیں اور کافروں سے بھی۔ تا کہ دونوں طرف سے منافع حاصل کرسکیں۔ جسے حدیثِ بالا میں ایسی بکری سے تشبیہ دی گئی ہے جو حمل لینے کے لئے کبھی اس ریوڑ کے پاس جاتی ہے اور کبھی اِس ریوڑ کے پاس۔

منافق مطلب پرست ہوتا ہے، کسی کا نہیں ہوتا۔ ان کی اس حالت کو قرآنِ کریم نے یوں بیان فرمایا ہے :

" لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ "

یعنی "نہ ان کی طرف ہیں، نہ اُن کی طرف"

منافق کے اعمال اور اوصاف :

حدیث : (۲۴) فرمایا ہادیٔ عالم ﷺ نے : کہ جس شخص میں یہ چار خصلتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور ان میں سے ایک ہی خصلت ہوگی تو (خالص منافق تو نہ کہا جائے گا، ہاں!

یوں کہیں گے کہ) اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے، جب تک کہ اسے چھوڑ نہ دے۔
وہ چار قسمیں یہ ہیں :
(۱)　جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔
(۲)　جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔
(۳)　جب عہد کرے تو دھوکہ دے۔
(۴)　جب جھگڑا کرے تو بیہودہ الفاظ نکالے۔ (بخاری ومسلم عن عبداللہ بن عمرو ؓ)

اہلِ ایمان کی بعض صفات :

حدیث : (۲۵) فرمایا سیّد البشر ﷺ نے: کہ مؤمن بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے اور فاجر یعنی (کافر) چلتا پُرزہ (اور) کمینہ ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم عن عبداللہ بن عمرو ؓ)

حدیث : (۲۶) فرمایا رحمت عالم ﷺ نے: کہ مؤمن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا (یعنی یوں تو مؤمن بھولا بھالا اور سیدھا ہوتا ہے، لیکن سیدھے پن میں اس قدر غرق نہ ہوجائے کہ بار بار ایک ہی شخص یا ایک ہی موقعہ سے معاملہ ڈال کر نقصان اُٹھاتا رہے)۔
(بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ ؓ)

حدیث : (۲۷) فرمایا فخرِ عالم ﷺ نے: کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری ومسلم عن انس ؓ)

حدیث : (۲۸) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے : کہ اللہ کی قسم وہ مؤمن نہ ہوگا، اللہ کی قسم ! وہ مؤمن نہ ہوگا، اللہ کی قسم ! وہ مؤمن نہ ہوگا۔ (جب تین بار یوں ہی فرمایا تو) کسی نے سوال کیا: یارسول اللہ ! کس کے بارے میں ارشاد ہے؟ فرمایا: جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی بے خوف نہ ہو۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ ؓ)

معاصی ایمان کے خلاف ہیں :

حدیث : (۲۹) فرمایا رسولِ کریم ﷺ نے: کہ وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے قرآن کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرلیا۔ (ترمذی عن صہیب ؓ)

حَدیث : (۳۰) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے : کہ زانی جس وقت زنا کرتا ہے، مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے، مؤمن نہیں ہوتا۔ اور جس وقت (شراب پینے والا) شراب پیتا ہے، مؤمن نہیں ہوتا اور لوٹ مار کرنے والا جس کی طرف لوگ (حیرت سے) نظریں اُٹھا کر دیکھتے ہیں، لوٹ مار کے وقت مؤمن نہیں ہوتا۔ اور مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والا جس وقت خیانت کرتا ہے، مؤمن نہیں ہوتا۔ لہٰذا تم (ان چیزوں سے) بچو۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ ؓ)

تشریح یعنی یہ سب کام ایمانی تقاضے کے سراسر خلاف ہیں جو مؤمن سے ہو ہی نہیں سکتے۔

حَدیث : (۳۱) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے : کہ ہلاک کرنے والی سات چیزوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا : یارسول اللہ! وہ سات چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا :

(۱) اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔ (۲) جادو کرنا۔
(۳) کسی کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔
(۴) سود کھانا۔ (۵) یتیم کا مال کھانا۔
(۶) میدانِ جہاد سے پشت پھیر کر چلا جانا۔
(۷) پاک دامن عورتوں کو تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ ؓ)

تشریح گناہ تو بہت سے ہیں۔ ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر گناہ کو چھوڑیں۔ لوگ گناہ بھی کرتے رہتے ہیں اور یوں بھی کہتے ہیں کہ ہم مؤمن ہیں۔ اگر ایمان پختہ ہو تو گناہوں کی طرف توجہ ہی نہ ہو۔ اسی لئے حدیث نمبر ۲۹ میں ہے کہ وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے قرآن کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرلیا۔ یعنی حرام چیزوں کو اپنے عمل سے حرام نہیں سمجھتا بلکہ حرام کا کام کرتا رہتا ہے، جیسے حلال کام کئے جاتے ہیں۔

مؤمن بندے نرم ہوتے ہیں :

حَدیث : (۳۲) فرمایا نبی الرحمت ﷺ نے : کہ مؤمن آسان اور نرم ہوتے ہیں (یعنی اُن تک پہنچنا، بات کرنا، کسی ضرورت میں ان سے مدد لینا مشکل نہیں ہوتا) جیسے وہ اُونٹ

ہوتا ہے، جس کی ناک میں نکیل ہو۔ اگر اس نکیل کو پکڑ کر لے جایا جائے تو تابع ہو کر چل دیتا ہے اور جس کسی پتھر پر بٹھادیا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔ (ترمذی عن مکحول التابعی مرسلا)

تشریح: حدیث نمبر ۳۰ اور ۳۱ میں چند گناہوں کا ذکر ہے اور ان کے علاوہ بہت سے گناہ ہیں۔ ان سب سے پرہیز کرنا چاہئے۔

حیاء نہیں تو ایمان بھی نہیں :

حدیث : (۳۳) فرمایا معلم الاخلاق ﷺ نے: کہ بے شک حیاء اور ایمان دونوں ساتھی ہیں۔ پس جب ان دونوں میں سے ایک کو اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی (اس کے ساتھ) اُٹھالیا جاتا ہے۔ یعنی مؤمن ہو اور حیاء دار نہ ہو ایسا نہ ہوگا۔

طعنہ دینے والا اور لعنت بکنے والا مؤمن نہیں :

حدیث : (۳۴) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے: کہ نہیں ہے مؤمن طعنہ دینے والا اور لعنت بکنے والا اور فحش کام کرنے والا اور بیہودہ بکنے والا۔ (ترمذی عن ابن مسعودؓ)

مؤمن خیر کا حریص رہتا ہے :

حدیث : (۳۵) فرمایا رحمتِ عالم ﷺ نے: کہ خیر کی باتیں سننے سے مؤمن کا پیٹ نہیں بھر سکتا، یہاں تک کہ اس کا آخری انجام جنّت ہوتا ہے۔ (ترمذی عن ابی سعیدؓ)

دُکھ، تھکن، رنج اور تکلیف کا ثواب :

حدیث : (۳۶) فرمایا رسول مقبول ﷺ نے: کہ مسلمانوں کو جو بھی کوئی دُکھ، تھکن، فکر، رنج یا گھٹن پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر کانٹا ہی ایک بار لگ جاتا ہے تو ضرور ان چیزوں کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرمادیتے ہیں۔ (بخاری ومسلم عن ابی سعیدؓ)

حدیث : (۳۷) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے: کہ مؤمن کا عجیب حال ہے۔ بلاشبہ اس کی ہر حالت بہتر ہے اور مؤمن کے سوا یہ کسی دوسرے کو نصیب نہیں۔ اگر اسے خوشی نصیب ہوئی تو شکر کیا اور یہ اس کے لئے بہتر ہوا اور اگر تکلیف پہنچی تو اُس نے صبر کیا۔ یہ (بھی) اس کے لئے بہتر ہوا۔ (مسلم عن صہیبؓ)

دنیا مؤمن کا قید خانہ ہے :

حدیث : (۳۸) فرمایا فخرِ دوعالم ﷺ نے کہ دنیا مؤمن کا جیل خانہ ہے اور اس کے لئے قحط (کا وطن) ہے اور جب وہ دنیا سے جدا ہوتا ہے تو اپنے قید خانہ سے جدا ہو جاتا ہے۔ (شرح السنۃ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

اخلاص کے ساتھ کلمہ پڑھنے کی علامت :

حدیث : (۳۹) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے : کہ جس نے اخلاص کے ساتھ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" پڑھا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ کسی نے سوال کیا : کہ اس کو اخلاص کے ساتھ پڑھنا کیا ہے؟ فرمایا : اس کا اخلاص یہ ہے کہ یہ کلمہ (پڑھنے والے کو) اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں سے روک دے۔ (ترغیب زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بحوالہ طبرانی)

تشریح | یعنی "لَا اِلٰــــہَ اِلَّا اللہ" کے تقاضوں اور مطالبوں کو جو شخص عمل سے پورا کرے گا وہی اخلاص کے ساتھ پڑھنے والا مانا جائے گا۔

خاتمہ پر مدار :

حدیث : (۴۰) فرمایا خاتم النبیّین ﷺ نے : کہ بے شک بندہ دوزخ والوں کے سے کام کرتا ہے، (یعنی کفر پر چلتا ہے) اور (آخر میں) ایمان اختیار کر لیتا ہے۔ (اس طرح) جنّتی ہو جاتا ہے۔ اور کوئی بندہ جنّت والوں کے کام کرتا رہتا ہے اور (آخر میں) کفر اختیار کر لیتا ہے۔ (اس طرح) دوزخی ہو جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ اعمال کے فیصلے خاتموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ (بخاری و مسلم عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ)

"تمت بالخیر ، والحمد للہ رب العٰلمین"

متعلقہ

برزخ ، محشر

اور

جنت ودوزخ

چہل حدیث ②

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہل حدیث ۲

برزخ، محشر اور جنّت و دوزخ

قبر کے احوال اور فرشتوں کا سوال :

حدیث : (۱) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے : جب میّت کو دفن کر دیا جاتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہوتی ہیں ۔ ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے ۔ وہ دونوں حضرت محمد ﷺ کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ ان کے بارے میں تُو کیا کہتا تھا ؟ (میّت اگر ایمان والی ہے تو) جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں: " اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ " (یہ جواب سن کر) وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم کو معلوم تھا کہ تُو یہی جواب دے گا ۔ اس کے بعد اس کی قبر ستّر ہاتھ مربع کشادہ کر دی جاتی ہے اور قبر کو روشن کر دیا جاتا ہے پھر اُس سے کہا جاتا ہے کہ (اب تُو) سو جا ۔ وہ کہتا ہے کہ میں (تو) اپنے گھر والوں کے پاس جاتا ہوں ، اُن کو (اپنا حال) بتاؤں گا ۔

فرشتے کہتے ہیں کہ (یہاں سے واپسی کا قانون نہیں ہے) تو دُلہن کی طرح سو جا جسے بس وہی جگا سکتا ہے جو اس کے گھر والوں میں سب سے زیادہ عزیز ہوتا ہے (یعنی) اس کا شوہر ۔ غرض کہ (وہ آرام میں رہتا ہے) جب تک کہ اللہ اُسے اس کے لیٹنے کی جگہ سے (قیامت کو) نہ اُٹھائے اور اگر میت منافق (یا کافر) ہوتی ہے تو فرشتوں کے سوال پر جواب دیتا ہے کہ میں تو جانتا نہیں ہوں ، لوگوں کو (اس بارے میں) جو میں نے کہتے سنا ،

وہی میں نے کہا اس پر وہ فرشتے کہتے ہیں ہم کو (تو) معلوم تھا کہ تُو یہ جواب دے گا۔ اس کے بعد زمین سے کہا جاتا ہے کہ اس کو دبا دے۔ چنانچہ زمین اُس کو اس طرح دبا دیتی ہے کہ اُدھر کی پسلیاں اِدھر چلی جاتی ہیں۔ پس وہ برابر عذاب میں رہے گا جب تک کہ اسے اللہ تعالیٰ اس جگہ سے (قیامت کو) نہ اُٹھائے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہ ﷛)

حدیث: (۲) فرمایا سرکارِ دو عالم نے کہ میّت کے پاس (قبر میں) دو فرشتے آتے ہیں جو اُس کو بٹھا کر سوال کرتے ہیں کہ: (مَنْ رَّبُّکَ؟) ''تیرا رب کون ہے؟'' اور اگر مؤمن ہے) تو کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے پھر وہ پوچھتے ہیں کہ: (مَا دِیْنُکَ؟) ''تیرا دین کیا ہے؟'' وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے پھر وہ پوچھتے ہیں کہ: اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو (اللہ عزوجل کی طرف سے) بھیجا گیا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ فرشتے دریافت کرتے ہیں کہ یہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی سورۂ ابراہیم کی آیت: '' یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ '' میں اسی مضمون کا ذکر ہے۔ جب وہ صحیح جواب دے دیتا ہے تو (اللہ) کا ایک منادی آسمان سے پکار کر کہتا ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا، اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جنت کا آرام اور اُس کی خوشبو اُس کو پہنچتی رہتی ہے اور جہاں تک اس کی نظر جائے وہاں تک قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

اور کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: (قبر کے اندر) اس کی رُوح جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور دو فرشتے آ کر سوال کرتے ہیں کہ (مَنْ رَّبُّکَ؟) وہ جواب میں کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا پھر وہ پوچھتے ہیں: (مَا دِیْنُکَ؟)۔ وہ کہتا ہے کہ: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ یہ صاحب کون ہیں جو تمہارے درمیان بھیجے گئے؟ وہ کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا۔ اس پر آسمان سے ایک منادی پکار کر کہتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا۔ اس کے نیچے آگ کا

بچھونا بچھادو اور اسے آگ کے کپڑے پہنادو اور دوزخ کی طرف اس کے لئے ایک دروازہ کھول دو۔

چنانچہ (دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور) دوزخ کی گرم ہوا آتی رہتی ہے اور قبر اس پر تنگ کردی جاتی ہے، یہاں تک کہ اس کی اِدھر کی پسلیاں اُدھر چلی جاتی ہیں۔ پھر ایک اندھا بہرا (فرشتہ) اس کو مارنے کے لئے مقرر کردیا جاتا ہے، جس کے پاس لوہے کا ایک ایسا ہتھوڑا ہوتا ہے کہ اگر پہاڑ پر ماردیا جائے تو ضرور مٹی ہو جائے۔ وہ اس کو ایسا مارتا ہے کہ مارنے کی آواز کو انسانوں اور جنات کے علاوہ مشرق ومغرب کی تمام چیزیں سنتی ہیں۔ اس کے مارنے سے وہ مٹی ہو جاتا ہے اور پھر اس کے اندر روح لوٹا دی جاتی ہے۔ (احمد عن البراء بن عازب ﷺ)

حدیث : (۳) فرمایا سیّد المرسلین ﷺ نے کہ: کافر پر اس کی قبر میں ۹۹ اژدھے مقرر کردیے جاتے ہیں جو قیامت تک اس کو ڈستے رہتے ہیں۔ ان میں سے اگر ایک اژدھا زمین پر پھنکار مادے تو زمین کبھی سبزی نہ اُگائے۔ (دارمی عن ابی سعید ﷺ)

حدیث : (۴) فرمایا محبوب ربّ العالمین ﷺ نے کہ: جب میّت قبر میں داخل کردی جاتی ہے تو اس کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے سورج چھپ رہا ہے (لہٰذا) وہ آنکھیں مَلتا ہوا اُٹھتا ہے اور فرشتوں سے) کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو، میں نماز پڑھتا ہوں۔ (ابن ماجہ عن جابر ﷺ)

ف : اگر نمازی ہوگا تب ہی تو نماز کا دھیان آئے گا۔

حدیث : (۵) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: بلاشبہ قبر آخرت کی منزلوں میں سب سے پہلی منزل ہے اگر اس (کے عذاب) سے نجات پاگیا تو اس کے بعد جو کچھ ہے اس سے زیادہ آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو اس کے بعد جو کچھ ہے اس سے زیادہ سخت ہے اور فرمایا کہ میں نے جب بھی کوئی منظر دیکھا تو قبر کے منظر کو اس سے بُرا ہی پایا۔ (ترمذی عن عثمان ﷺ)

حدیث : (۶) فرمایا رسول رب العالمین ﷺ نے کہ : تم میں سے جب کوئی مرجاتا ہے تو (قبر میں) صبح شام اس کا (اصل) ٹھکانا (جنت یا دوزخ) اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے، قیامت کو (جب اللہ تجھے اُٹھائے گا اس وقت تک، مہلت ہے) اگر وہ جنتی ہے تو اہلِ جنت میں داخل ہو جائے گا اور دوزخی ہے تو دوزخیوں میں شامل ہو جائے گا۔ (بخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

تشریح چونکہ دنیا کے بسنے والے انسان زیادہ تر دفن ہی ہوتے ہیں اس لئے مرنے کے بعد سوال و جواب کا ذکر کرتے ہوئے سمجھانے کے لئے قبر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، جو لوگ دفن نہیں ہوتے ان سے بھی سوال جواب ہوتے ہیں اور عذاب میں مبتلا رہتے ہیں ورا گر مؤمن ہیں تو آرام پاتے ہیں۔

صور کیا ہے ؟

حدیث : (۷) فرمایا ہادیٔ عالم ﷺ نے کہ: صور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔ (ترمذی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

قیامت کے دن پریشانی :

حدیث : (۸) فرمایا حضور پُر نور ﷺ نے کہ : قیامت کے روز لوگ اس حال میں جمع ہوں گے کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے ہوں گے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا : ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو بڑے شرم کا مقام ہوگا کہ) سب مرد و عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے''۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! قیامت کی سختی اس قدر ہوگی (اور گھبراہٹ اور پریشانی سے ایسے بدحال ہوں گے) کہ کسی کو دوسرے کی طرف دیکھنے کا دھیان ہی نہ ہوگا۔ (بخاری ومسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

حدیث : (۹) فرمایا محبوب رب العالمین ﷺ نے کہ: سورج قیامت کے روز مخلوق سے (اس قدر) قریب ہو جائے گا ان سے ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا اور (اس کی وجہ سے)

لوگ اپنے اپنے اعمال کے بقدر پسینہ میں (شرابور) ہوں گے۔ کسی کے ٹخنوں تک، اور کسی کے گھٹنوں تک اور کسی کے تہبند باندھنے کی جگہ تک پسینہ ہوگا اور کسی کے منہ میں لگام کی طرح گھسا ہوا ہوگا۔ (مسلم عن مقداد رضی اللہ عنہ)

تشریح یعنی لوگ پسینے کے اندر اپنے اپنے گناہوں کے بقدر اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے کوئی تالاب یا حوض میں گھس کر کھڑا ہو جائے۔

حقوق کا لین دین :

حَدیث : (۱۰) فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ: جس نے اپنے بھائی کی بے آبروئی کرکے یا (اور) کسی طرح کسی چیز کے ذریعہ کوئی ظلم کر رکھا ہو تو (معافی مانگ کر یا ادائیگی حق کر کے) آج ہی اس ((دن) سے پہلے حلال کر لے جب کہ دینار و درہم (یعنی روپیہ پیسہ) کچھ نہ ہوگا (ورنہ) اگر ظلم کرنے والے کے پاس نیکیاں ہوں گی تو بقدرِ ظلم اُس سے لے لی جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوئیں تو جس پر ظلم کیا ہے اس کی برائیاں لے کر ظالم پر لاد دی جائیں گی۔ (بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۱۱) فرمایا شافع محشر ﷺ نے کہ: قیامت کے روز تم لوگ حقداروں کے حقوق ضرور ادا کرو گے (بلکہ انسان تو انسان جانوروں تک کے ظلموں کے فیصلے ہوں گے) یہاں تک کہ سینگوں والی بکری کو بدلہ دلایا جائے گا۔ (اگر بے سینگوں والی کو سینگوں والی نے مارا تھا۔ (مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۱۲) فرمایا رحمتِ عالم ﷺ نے کہ: قیامت کے دن سب سے پہلے مدعی اور مدعیٰ علیہ دو پڑوسی ہوں گے۔ (احمد عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

زمین کی گواہی :

حَدیث : (۱۳) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ: ''کیا تم جانتے ہو کہ زمین کی (وہ) خبریں کیا ہیں، (جن کا آیت ''یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا'' میں ذکر ہے؟) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ: اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی خوب جانتے ہیں،

فرمایا: ''زمین کی خبریں یہ ہیں کہ قیامت کے روز ہر بندہ اور ہر بندی کے متعلق یوں گواہی دے گی کہ اس نے میرے اُوپر فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا۔

(ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

آسان حساب کیا ہے؟

حدیث : (۱۴) فرمایا سرکارِ دو عالم ﷺ نے : (حضرت عائشہ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے) کہ (قیامت کا) آسان حساب یہ ہے کہ (صرف) اعمال نامہ دیکھ کر درگزر کردیا جائے لیکن اے عائشہ! جس سے چھان بین کی گئی وہ ہلاک ہوا۔

(احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

پچاس ہزار سال کے دن مؤمن بندوں پر خاص کرم :

حدیث : (۱۵) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قیامت کا دن (جو پچاس ہزار برس کا ہوگا) اس کا گزرنا مؤمن پر اس قدر آسان ہوجائے گا کہ دنیا میں جو وہ فرض نماز پڑھتا تھا (اور اس میں جو وقت گزارتا تھا) اُس کے گزرنے سے بھی آسان ہوگا۔ (بیہقی فی کتاب البعث عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

پُل صراط :

حدیث : (۱۶) فرمایا سید الانبیاء ﷺ نے کہ: (سب) لوگ دوزخ (کی پشت یعنی پُل صراط) پر وارد ہوں گے، پھر (اپنے اپنے) اعمال کے حساب سے جلدی یا آہستہ اس پر سے گزر جائیں گے۔ پس پہلی جماعت بجلی کی طرح، پھر (ایک جماعت) ہوا کی طرح، پھر (ایک جماعت) تیز دوڑنے والے گھوڑے کی طرح، پھر (ایک جماعت) معمولی سواری (اُونٹ وغیرہ) کی طرح، پھر (ایک جماعت) اپنے پاؤں سے دوڑنے والے کی طرح، پھر (ایک جماعت) بغیر دوڑنے والے (چلنے والے) کی طرح گزرے گی۔

(ترمذی عن ابن مسعود فی تفسیر سورہ مریم)

بعض روایات میں ہے کہ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا : یارسول اللہ! پُل صراط کی کیا صفت ہے؟ ارشاد فرمایا : وہ چکنی اور پھسلنے کی جگہ ہے اس میں (دوزخ سے نکلی ہوئی) اُچکنے والی چیزیں اور سنڈاسیاں ہوں گی اور بڑے بڑے کانٹے بھی ہوں گے، جن کی صورت کے کانٹے نجد (شہر) میں ہوتے ہیں جن کو سعدان کہا جاتا ہے۔

پس مؤمنین پل صراط پر (جلدی جلدی) گزریں گے (اور یہ گزرنا اعمالِ صالحہ کے بقدر جلدی ہوگا) کوئی پلک جھپکنے میں اور کوئی بجلی کی طرح اور کوئی ہوا کی طرح اور کوئی پرندوں کی طرح اور کوئی بہترین تیز رفتار گھوڑوں کی طرح اور کوئی اونٹوں کی طرح گزر جائے گا۔

اور دوزخ کے اندر سے جو سنڈاسیاں اور کانٹے نکلے ہوئے ہوں گے وہ کھینچ کر دوزخ میں گرانے کی کوشش کریں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ بہت سے لوگ سلامتی کے ساتھ نجات پاکر پار ہو جائیں گے اور بہت سے لوگ (گزرتے ہوئے) چھل چھل کر چھوٹ جائیں گے اور بہت سے دوزخ کی آگ میں دھکیل دیئے جائیں گے یہاں تک کہ جب (نیک) ایمان والے دوزخ سے بچ جائیں گے تو میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم (یہاں اس دنیا میں) اللہ سے سوال کرنے میں ایسی مضبوطی کے ساتھ بات کرنے والے نہیں ہو جیسا کہ (دوزخ سے بچ کر پل صراط سے پار ہو جانے والے) مؤمنین اپنے بھائیوں کے لئے جو دوزخ میں (گر چکے) ہوں گے اللہ سے مضبوطی کے ساتھ سفارش کریں گے۔ (الترغیب والترہیب عن بخاری و مسلم)

شفاعت :

حدیث : (۱۷) فرمایا حضور ﷺ نے کہ: میرے رب کے پاس سے ایک قاصد آیا اور اس نے مجھے اختیار دیا کہ چاہوں تو آدھی اُمت کو (بلا حساب کے) جنت میں داخل کرالوں اور چاہوں تو شفاعت کا اختیار لے لوں۔ پس میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا (کیوں کہ اس میں زیادہ نفع ہے) اور میری شفاعت اس کے لئے ہوگی جسے اس حال

میں موت آئی کہ اُس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا تھا۔

(ترمذی عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۱۸) فرمایا حضورِ انور ﷺ نے کہ: (جنت کے راستہ میں) دوزخیوں کی صف بنی ہوئی ہوگی ان کے پاس سے ایک جنتی گزرے گا تو دوزخیوں میں سے ایک شخص کہے گا کہ میں نے تم کو ایک گھونٹ (پانی وغیرہ) پلایا تھا اور ایک کہے گا کہ میں نے تم کو وضو کا پانی دیا تھا (لہٰذا سفارش کرو) چنانچہ وہ جنتی سفارش کر کے ان کو جنت میں داخل کرا دے گا۔ (ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۱۹) فرمایا نبی برحق ﷺ نے کہ: قیامت کے روز تین گروہ شفاعت کریں گے:

۱۔ انبیاء کرام علیہم السلام ۲۔ علماء ۳۔ شہداء۔ (ابن ماجہ عن عثمان رضی اللہ عنہ)

اُمتِ محمدیہ (ﷺ) کی تعداد ؟

حدیث : (۲۰) فرمایا محبوب رب العالمین ﷺ نے: جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسّی اِس امت کی اور چالیس باقی (تمام) اُمتوں کی ہوں گی۔

(ترمذی عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

جنّت اور جنتی حضرات کا انعام و اکرام :

حدیث : (۲۱) فرمایا فخرِ کونین ﷺ نے کہ: جنت میں سو درجے ہیں (اور) ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جس قدر آسمان و زمین کے درمیان ہے اور جنت الفردوس ان سب سے اعلیٰ ہے۔ اسی سے جنت کی چاروں نہریں بہہ رہی ہیں اور اس کے اوپر (اللہ کا) عرش ہے۔ پس جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔

(ترمذی عن عبادہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۲۲) فرمایا نبی الرحمت ﷺ نے کہ: ایک ندا دینے والا اہلِ جنت کو پکار کر اعلان کردے گا کہ بلاشبہ تمہارے لئے یہ بات طے شدہ ہے کہ (ہمیشہ) تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہ ہو گے اور (ہمیشہ) زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور (ہمیشہ) جوان (ہی)

رہو گے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور برابر نعمتوں میں رہو گے، کبھی محتاج نہ ہو گے۔
(مسلم عن ابی سعید ﷺ)

ایک صحابی نے سوال کیا: یارسول اللہ ! کیا جنتی سوئیں گے؟
آنحضرت ﷺ نے جواب میں فرمایا : نیند موت کا بھائی ہے اور جنتی نہ مریں گے، نہ سوئیں گے۔ (مشکوۃ شریف)

حدیث : (۲۳) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: بلاشبہ سب سے پہلی جماعت قیامت کے روز جو جنت میں داخل ہو گی ان کے چہروں کی روشنی چودھویں رات کے چاند کی روشنی کی طرح ہو گی اور دوسری جماعت (جو جنت میں داخل ہو گی) ان کے چہروں کی روشنی ایسی ہو گی جیسے آسمان میں بہت زیادہ کوئی روشن ستارہ (تمہاری نظر کے سامنے) ہے۔ ان میں سے ہر شخص کے لئے دو (خاص) بیویاں ہوں گی، ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے۔ ان کے باہر سے اس کی پنڈلی کا گودا تک نظر آئے گا۔ (ترمذی عن ابی سعید ﷺ)

تشریح : حورعین میں سے امتیازی شان کی جو دو بیویاں ملیں گی اس حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ ان کے علاوہ جو بیویاں عنایت کی جائیں گی ان کا ذکر دوسری احادیث میں آیا ہے۔

حدیث : (۲۴) فرمایا سرکارِ دوعالم ﷺ نے کہ: بلاشبہ جنت میں سو درجے ہیں (ان کی لمبائی چوڑائی کا یہ عالم ہے کہ) اگر تمام جہان ان میں سے کسی ایک میں جمع ہو جائیں تو سب سما جائیں۔ (ترمذی عن ابی سعید ﷺ)

حدیث : (۲۵) فرمایا سرکارِ دوعالم ﷺ نے کہ: اہلِ جنت کے بدن پر بال نہ ہوں گے اور بغیر داڑھی کے ہوں گے۔ آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا معلوم ہو گا، نہ ان کی جوانی ختم ہو گی اور نہ کپڑے بوسیدہ ہوں گے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہ ﷺ)

تشریح : جنت میں داڑھی نہ ہونے کی خواہش پوری کر دی جائے گی لہٰذا دنیا میں داڑھی رکھنے کے حکم کی تعمیل کریں تاکہ منڈانے کا گناہ جنت کے داخلہ میں دیر نہ لگا دے۔

حدیث : (۲۶) فرمایا رحمتِ عالم ﷺ نے کہ: اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام نکل جانا ساری دنیا سے اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے اور جنتی عورتوں میں سے اگر کوئی عورت دنیا کی طرف کو جھانک لے تو آسمان و زمین کے درمیان کو ضرور روشن کردے اور خوشبو سے بھر دے اور یہ بات یقینی ہے کہ جنتی عورت کے سر کا دوپٹہ ساری دنیا سے اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے۔ (بخاری عن انس رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۲۷) فرمایا حضورِ اقدس ﷺ نے (جنت کی تعمیر کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے) کہ: جنت کی تعمیر (اس طرح سے ہے کہ اس) میں ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کا مسالہ (جس سے اینٹیں جوڑی گئی ہیں) تیز خوشبودار مشک ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے، جو شخص جنت میں داخل ہوگا ہمیشہ نعمت میں رہے گا اور (کبھی کسی چیز کا) محتاج نہ ہوگا، ہمیشہ (زندہ) رہے گا اور موت نہ آئے گی، نہ جنتیوں کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ ان کی جوانی فنا ہوگی۔ (احمد و ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۲۸) فرمایا حضورِ اکرم ﷺ نے کہ بلاشبہ جنت میں ایک بازار ہے جس میں نہ خرید ہے نہ فروخت ہے۔ اس میں بس مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہیں ان کو دیکھ کر جب کوئی شخص چاہے گا کہ فلاں صورت میری ہو جاتی تو (اسی وقت) اس کی وہ صورت بن جائے گی۔ (ترمذی عن علی رضی اللہ عنہ)

اہلِ جنت کا پسینہ :

حدیث : (۲۹) فرمایا رحمتِ کائنات ﷺ نے کہ: بلاشبہ جنتی کھائیں گے اور پئیں گے (لیکن نہ تھوکیں گے نہ پیشاب، پاخانہ کریں گے اور نہ صاف کرنے کی حاجت ہوگی) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو پھر کھانے کا کیا ہوگا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ڈکار اور پسینہ (کے ذریعہ باہر ہو جائے گا) اور پسینہ مشک کی طرح ہوگا (پھر فرمایا کہ) : اہلِ جنت (بلا اختیار) اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے جیسے تم (بلا اختیار) سانس لیتے ہو۔ (مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ)

جنّت میں دیدارِ الٰہی :

حدیث : (۳۰) فرمایا نبی برحق ﷺ نے کہ: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے (تو ان سے) اللہ تعالیٰ سوال فرمائیں گے کہ کیا تم کچھ اور چاہتے ہو جو میں تم کو دوں؟ وہ عرض کریں گے : (ہم کو اور کیا چاہئے جو آپ نے دیا ہے، بہت کچھ ہے) کیا آپ نے ہمارے چہرے روشن نہیں کر دیئے؟ کیا آپ نے ہم کو جنت میں داخل نہیں فرما دیا؟ اور کیا ہم کو دوزخ نے نجات نہیں دے دی؟ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا: ان کے اس جواب کے بعد پردہ اُٹھا دیا جائے گا لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے جو کچھ ان کو دیا جا چکا ہو گا سب سے بڑھ کر ان کے نزدیک اپنے پروردگار کی طرف دیکھنا پیارا ہو گا۔ (مسلم بن صہیب رضی اللہ عنہ)

حوضِ کوثر :

حدیث : (۳۱) فرمایا ساقیٔ کوثر ﷺ نے کہ: میرے حوضِ کوثر کی چوڑائی اس قدر ہے کہ ایک ماہ کے اندر اِس کونے سے اُس کونے تک پہنچا جا سکتا ہے اور اس کے گوشے برابر ہیں (یعنی لمبائی اور چوڑائی برابر ہے) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو مُشک سے عمدہ ہے اور اس کے کوزے آسمانوں کے ستارے کی مانند ہیں۔ اس میں سے جو شخص ایک بار پی لے گا (پھر) کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ (بخاری و مسلم عن عبداللہ عن عمرو رضی اللہ عنہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ (مشکوٰۃ)

حدیث : (۳۲) فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ: ہر نبی کا ایک حوض ہو گا اور بلاشبہ وہ آپس میں اس پر فخر کریں گے کہ (دیکھو) کس کے پاس زیادہ پینے والے آتے ہیں؟ میں اُمید کرتا ہوں کہ سب سے زیادہ پینے والے میرے پاس آئیں گے (کیونکہ امتِ محمدیہ سب سے زیادہ ہو گی)۔ (ترمذی عن سمرہ رضی اللہ عنہ)

عذابِ دوزخ کا اندازہ :

حدیث : (۳۳) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: تمہاری یہ آگ (جسے تم جلاتے ہو) اور اس کی گرمی، دوزخ کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! بلاشبہ (انسانوں کو جلانے

کے واسطے) تو یہی کافی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس کے باوجود دوزخ کی آگ کی گرمی اس دنیاوی آگ سے ۶۹ درجہ زیادہ بڑھا دی گئی ہے۔ (بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث: (۳۴) فرمایا حضور ﷺ نے کہ: بلاشبہ دوزخیوں میں سے جسے سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اس کی دونوں جوتیاں اور ان کے تسمے آگ کے ہوں گے۔ جن سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھولتا ہوگا۔ وہ خیال کرے گا کہ مجھے سب سے زیادہ عذاب ہے، حالانکہ وہ سب سے کم عذاب میں ہوگا۔ (بخاری عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ)

حدیث: (۳۵) فرمایا سیّد المرسلین ﷺ نے کہ: غساق کا (صرف) ایک ڈول دنیا میں ڈال دیا جائے تو تمام اہلِ دنیا بدبودار ہو جائیں۔ (ترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

تشریح "غساق" دوزخیوں کے جسم کی پیپ ہوگی اور اس کی بدبو کے متعلق باور کرایا گیا ہے کہ اتنی زبردست ہوگی کہ ایک ڈول تمام اہلِ دنیا کو بدبودار کرنے کے لئے کافی ہوگا۔

حدیث: (۳۶) فرمایا محبوب ربّ العالمین نے کہ: زقوم کا ایک قطرہ اگر دنیا میں ٹپک جائے تو تمام زمین والوں کی روزیوں کو بگاڑ دے (یعنی کڑوی اور بدمزہ کر دے۔ (اب تم بتاؤ کہ) زقوم جس کی خوراک ہوگی اس کی کیا حالت ہوگی۔

(بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

تشریح "زقوم" دوزخ میں ایک درخت کا نام ہے جو دوزخیوں کی غذا ہوگا۔ قرآن شریف میں ہے کہ پیٹوں میں گرم پانی کی طرح اُبال کا جوش مارے گا اور "غساق" بھی ان کو پینا پڑے گا۔

حدیث: (۳۷) فرمایا رحمت کائنات ﷺ نے کہ: بلاشبہ دوزخ میں بڑے بڑے اُونٹوں کے برابر سانپ ہیں۔ ایک سانپ (جو) ایک مرتبہ ڈسے گا تو دوزخی چالیس سال تک اس کی جلن محسوس کرتا رہے گا اور بلاشبہ دوزخ میں بچھو ہیں جو زین لگے ہوئے خچروں کے برابر ہیں۔ ایک بچھو ایک بار ڈسے گا تو دوزخی اس کی جلن چالیس سال تک محسوس کرتا رہے گا۔ (احمد عن عبداللہ بن الحارث)

حدیث : (۳۸) فرمایا سیّد المرسلین ﷺ نے کہ: بلاشبہ خوب گرم پانی دوزخیوں کے سر پر ڈالا جائے گا جو پیٹ تک پہنچ جائے گا اور پیٹ کے اندر جو کچھ ہے وہ کٹ کر قدموں سے نکل جائے گا۔ اس کے بعد وہ ایسا ہی ہو جائے گا جیسا تھا۔ (قرآن شریف میں جو لفظ ''صهر'' (وارد ہوا ہے) یہی ہے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

حدیث : (۳۹) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ ''صعُود'' جس کا ذکر سورۂ مدثر میں ہے دوزخ میں) آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر دوزخی کو ستر سال تک چڑھایا جائے گا، پھر اسی طرح (ستر سال تک) اُتارا جائے گا (اور) ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا۔

(ترمذی عن ابی سعیدؓ)

حدیث : (۴۰) فرمایا خاتم الانبیاء ﷺ نے کہ: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو چکیں گے تو موت کو (مینڈھے کی صورت میں) لایا جائے گا اور (دونوں فریقوں کے سامنے) جنت و دوزخ کے درمیان اس کو ذبح کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک اعلان کرنے والا پکارے گا کہ اے جنت والو! (اب) موت نہیں اور اے دوزخ والو! (اب) موت نہیں۔ یہ ماجرا دیکھ کر جنتیوں کی خوشی اور زیادہ بڑھ جائے گی اور دوزخیوں کا رنج زیادہ ہو جائے گا۔ (بخاری و مسلم عن ابی عمرؓ)

والحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ الکریم واصحابہ اجمعین

متعلقہ

طہارت، وضو

اور

غسل و تیمّم

چہل حدیث ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہل حدیث

طہارت، وضو، غسل وتیمّم وغیرہ

طہارت کی فرضیت اور فضیلت :

حدیث : (۱) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت (یعنی پاکی) ہے۔ (احمد بن جابرؓ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ : طہارت آدھا ایمان ہے۔ (ترمذی)

حدیث : (۲) فرمایا فخرِ عالم ﷺ نے کہ: نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی اور خیانت کئے ہوئے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔ (مسلم عن ابن عمرؓ)

استنجاء کے احکام وآداب :

حدیث : (۳) فرمایا سید المرسلین ﷺ نے کہ : جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ کے لئے جائے تو اپنے پیشاب کے مقام کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور داہنے ہاتھ سے (ناپاکی کو) نہ پونچھے۔ (ایضاً عن ابی قتادہؓ)

حدیث : (۴) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: میں تمہارے لئے ایسا ہی ہوں جیسے باپ اولاد کے لئے ہوتا ہے۔ میں تم کو تعلیم دیتا ہوں، جب تم پاخانہ جاؤ تو قبلہ رُخ ہو کر اور قبلہ کو پُشت کر کے نہ بیٹھو (راوی کا بیان ہے کہ) اور آنحضرت ﷺ نے (استنجاء کے لئے) تین پتھر لے جانے کا حکم فرمایا اور لید اور ہڈی اور داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ (ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

حَدیث : (۵) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ اس کے لئے (مناسب) جگہ تلاش کر لے (مثلاً پردہ کا دھیان کرے اور ہوا کے رُخ پر نہ بیٹھے وغیرہ)۔ (ابوداؤد عن ابی موسیٰؓ)

حَدیث : (۶) فرمایا سیّد دو عالم ﷺ نے کہ: تم میں کوئی شخص غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے کیونکہ بلاشبہ (جسم اور کپڑے کی ناپاکی کے متعلق) عموماً وسوسے اس سے پیدا ہوتے ہیں۔ (ترمذی عن عبداللہ بن مغفلؓ)

حَدیث : (۷) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: تم میں سے کوئی شخص ہرگز سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ (ابوداؤد عن عبداللہ بن سرجسؓ)

حَدیث : (۸) فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ: لعنت کے تین کاموں سے بچو:

۱۔ پانی کے گھاٹوں پر پاخانہ کرنے سے۔

۲۔ راستہ میں پاخانہ کرنے سے۔

۳۔ سایہ میں (جہاں لوگ اُٹھتے بیٹھتے ہیں) پاخانہ کرنے سے۔ (ایضاً عن معاذؓ)

حَدیث : (۹) فرمایا فخرِ عالم ﷺ نے کہ: دو آدمی آپس میں یہ حرکت نہ کریں کہ اپنی شرم کی جگہیں کھولے پاخانہ کرتے ہوئے باتیں کرتے جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ (احمد عن ابی سعیدؓ)

حَدیث : (۱۰) فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ: جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو چاہئے کہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے، جب تک کہ اس کو تین بار نہ دھولے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ رات بھر اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے؟ (ممکن ہے نیند میں نامناسب جگہ پڑ گیا ہو)۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہؓ)

حَدیث : (۱۱) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: بے شک ان پاخانوں میں شیطان موجود رہتے ہیں۔ پس جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ جانے لگے تو چاہئے کہ یوں کہے: ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ''، ''میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں خبیث جنات سے بچنے کے لئے مرد ہوں یا عورت''۔ (ابوداؤد عن زید بن ارقمؓ)

حدیث : (۱۲) فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ: جنات کی آنکھوں اور انسانوں کے پردہ کی جگہوں کے درمیان آڑ یہ ہے کہ جب کوئی انسان پاخانہ میں داخل ہونے لگے تو "بسم اللہ" کہہ لے۔ (ترمذی عن علی رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۱۳) فرمایا سرکار دو عالم ﷺ نے کہ: ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں ہے تم میں سے کوئی شخص پیشاب نہ کرے (کیونکہ) پھر اس میں غسل کرے گا۔

(بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح یعنی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب مت کرو۔ تھوڑا پانی ہو یا بہت کیونکہ اس سے پانی خراب ہو جائے گا اور غسل کرنے والوں کے لئے پریشانی کا باعث ہوگا اور خود پیشاب کرنے والے کو ضرورت ہوگی تو ایسے پانی میں غسل کرنا پڑے گا جس میں اس کا پیشاب ملا ہوا ہے۔ یہ پاکیزگی اور نظافت سے کس قدر دور ہے۔

فطرت دس کاموں کو متقاضی ہے :

حدیث : (۱۴) فرمایا سیّد البشر ﷺ نے کہ: دس چیزیں فطرت (انسانی) سے ہیں۔ (یعنی ان کا کرنا اصل انسانیت کا تقاضہ ہے، جس پر خداوند قدوس نے انسانوں کو پیدا فرمایا ہے) وہ دس چیزیں یہ ہیں :

(۱) مونچھ کاٹنا۔ (۲) داڑھی بڑھانا۔ (۳) مسواک کرنا۔ (۴) ناک میں پانی چڑھانا (یعنی سانس کے ساتھ اُوپر کو پانی لے جانا جہاں تک نرم جگہ ہو)۔ (۵) ناخن کاٹنا۔ (۶) اُنگلیوں کے جوڑوں کی پشت دھونا (کیونکہ وہاں میل جمنے کا احتمال ہے)۔ (۷) بغل کے بال اُکھاڑنا (بغل کے بال اُکھاڑنا سنت ہے۔ اگر طاقت نہ ہو تو مونڈ کر یا کسی دوسری طرح صاف کر سکتے ہیں)۔ (۸) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا۔ (۹) استنجاء کرنا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں دسویں چیز بھول گیا جہاں تک ذہن میں آتا ہے یہی ہے کہ کلی کرنا ہوگا۔ (ابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

مُردار کی کھال پاک کرنے کا طریقہ :

حدیث : (۱۵) فرمایا سرکار دو عالم ﷺ نے کہ: مُردہ جانور کی کھال کو پاک کرنے والی چیز اس کی دباغت ہے۔ (احمد وابوداؤد عن سلمہ بن جحق رضی اللہ عنہ)

تشریح جو جانور شریعت کے مطابق ذبح کر دیا گیا اس کی کھال تو ذبح سے ہی پاک ہو جاتی ہے۔ (دباغت کا مطلب یہ ہے کہ کھال کی آلائش کوئی چیز مل کر دور کر دی جائے) لیکن آدمی اور سور کی کھال کے پاک ہونے کا کوئی طریقہ نہیں۔

پاک مٹی سے تیمّم کر لینا وضو کے برابر ہے :

حدیث : (۱۶) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ : بے شک پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے۔ اگر چہ دس برس پانی نہ ملے۔ (احمد وترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

تشریح اگر پانی نہ ملے تو تیمّم کر کے نماز پڑھتا رہے اور تیمّم کی پاکی غسل اور وضو کی پاکی کے برابر ہے۔ وضو اور غسل کے تیمّم کا طریقہ ایک ہی ہے' اس کے جائز ہونے کی شرطیں فقہ کی کتابوں میں دیکھ لیں۔

باوضو ہوتے ہوئے (دوبارہ) وضو کرنا :

حدیث : (۱۷) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ: جس نے وضو پر وضو کیا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی گئی ہیں۔ (ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ) پہلے وضو سے نماز پڑھی گئی ہو (مثلاً) تو یہ ثواب ہے۔

مومن کا زیور

حدیث : (۱۸) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: (جنت میں) مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے۔ (مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وضو سے گناہوں کی معافی :

حدیث : (۱۹) فرمایا فخر دو عالم ﷺ نے کہ: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے (صغیرہ) گناہ نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی۔
(بخاری و مسلم عن عثمان ؓ)

بلا وضو نماز قبول نہیں :

حدیث : (۲۰) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: جس کا وضو جاتا رہا اس کی نماز قبول نہ ہوگی جب تک کہ وضو نہ کر لے۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ ؓ)

تحیۃ الوضو کی فضیلت :

حدیث : (۲۱) فرمایا ہادئ عالم ﷺ نے کہ: جو مسلمان وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو جائے اور دو رکعت اس طرح پڑھے کہ ظاہر و باطن سے ان رکعتوں کی طرف متوجہ رہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (مسلم عن عقبہ بن عامر ؓ)

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا :

حدیث : (۲۲) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: تم میں سے جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح دھیان سے پانی پہنچائے پھر (وضو کے بعد) یوں کہے : ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ) تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس سے چاہے داخل ہو۔
(مسلم عن عمر بن الخطاب ؓ)

وضو ٹھیک نہ کرنے کا اثر :

حدیث : (۲۳) فرمایا نبی آخر الزماں ﷺ نے (ایک مرتبہ جب کہ صبح کی نماز میں سورۂ روم پڑھتے ہوئے متشابہ لگ گیا) کہ: کیسے لوگ ہیں جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے

ہیں اور وضو ٹھیک سے نہیں کرتے۔ یہی لوگ ہم پر قرآن میں متشابہ ڈالتے ہیں۔

(نسائی عن شیب بن روح عن رجل من الصحابہؓ)

تشریح معلوم ہوا کہ مقتدیوں کے غلط طرزِ عمل کی وجہ سے امام کی قرأت اور نماز پڑھانے پر اثر پڑتا ہے اور بھول ہو سکتی ہے۔

حدیث : (۲۴) فرمایا ہادیٔ عالم ﷺ نے کہ: بلاشبہ وضو کے لئے ایک شیطان ہے (جس کا کام ہے وسوسے ڈالنا اور وقت و پانی زیادہ خرچ کرانا) اس کا نام ولہان ہے۔ پس تم پانی کے (متعلق) وسوسوں میں پڑنے سے بچو۔ (ترمذی عن ابی بن کعب ؓ)

نواقض وضو :

حدیث : (۲۵) فرمایا رحمت کائنات ﷺ نے کہ: جب آہستہ (بھی) کسی کی ہوا نکل جائے تو وضو کرے اور تم لوگ عورتوں کے پیچھے والے مقام میں خواہش پوری نہ کرو۔

(ترمذی عن طلق بن علیؓ)

حدیث : (۲۶) فرمایا سرور عالم ﷺ نے کہ: بلاشبہ اس پر وضو ہے جو لیٹ کر سو گیا کیونکہ جب وہ لیٹا تو اس کے (جسم کے) جوڑ ڈھیلے پڑ گئے۔ (ترمذی عن ابن عباسؓ)

تشریح نیند کو وضو توڑنے والی چیزوں میں اس لئے شمار کیا گیا ہے کہ سونے کی وجہ سے بدن کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور ہوا کے نکلنے کا احتمال غالب ہو جاتا ہے۔ ہاں! جس نیند سے جوڑ ڈھیلے نہیں ہوتے (مثلاً کوئی شخص کھڑے کھڑے یا بیٹھے بیٹھے سو گیا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا) اور اگر ٹیک لگا کر اس طرح سو گیا کہ ٹیک ہٹ جائے تو گر پڑے، ایسا سونا بھی لیٹ کر سونے کے حکم میں ہے، اس سے بھی جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسواک کی فضیلت :

حدیث : (۲۷) فرمایا رحمتِ کائنات ﷺ نے کہ: مسواک منہ کو پاک رکھنے والی ہے اور پروردگارِ عالم کی رضا حاصل کرانے والی ہے۔ (احمد و دارمی عن عائشہؓ)

حَدیث : (۲۸) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: جس نماز کے لئے مسواک کی جاتی ہے وہ ستر گنا (ثواب میں) اس نماز سے بڑھ جاتی ہے جس کے لئے مسواک نہیں کی جاتی۔

(بیہقی فی شعب عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

داہنے ہاتھ سے شروع کرنے کا حکم :

حَدیث : (۲۹) فرمایا سیّد الانبیاء ﷺ نے کہ: جب تم (کپڑے) پہنو اور جب تم وضو کرو تو داہنی طرف سے شروع کیا کرو۔ (احمد و ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح: مثلاً لباس پہنتے وقت پہلے داہنی آستین اور داہنا پائنچہ ڈالو اور وضو میں پہلے داہنا ہاتھ دھوؤ اور جب پاؤں دھونے لگو تو پہلے داہنا پاؤں دھوؤ۔

وضو میں اُنگلیوں کا خلال :

حَدیث : (۳۰) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ: جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کیا کرو۔ (ترمذی عن ابنِ عباس رضی اللہ عنہ)

مذی ناقص وضو ہے :

حَدیث : (۳۱) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: مذی سے وضو ہے اور منی سے غسل۔

(ترمذی عن علی رضی اللہ عنہ)

تشریح: بیوی سے ہنسی مذاق کرتے وقت یا یوں ہی ہم بستری وغیرہ کا خیال کرنے سے جو پیشاب کے مقام سے ذرا ذرا کچھ نکلتا ہے، جس سے جوش بڑھتا ہے اُسے مذی کہتے ہیں۔ یہ عمل مردوں، عورتوں دونوں میں ہوتا ہے۔ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

غسل کی فرضیت :

حَدیث : (۳۲) فرمایا نبی الرحمت ﷺ نے کہ: جب (مرد کے) ختنہ کی جگہ (یعنی سپاری) عورت کے خاص مقام میں چلی گئی تو غسل واجب ہو گیا (اگرچہ منی نہ نکلی ہو)۔

(ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

دھیان کے ساتھ غسل کرنے کا حکم :

حدیث : (۳۳) فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ: ہر بال کے نیچے جنابت (یعنی غسل فرض کرنے والی ناپاکی) ہوتی ہے۔ لہٰذا بالوں کو (بھی دھوؤ) اور (بدن کی) کھال کو صاف کرو۔

(ابوداؤد عن ابی ہریرہ ﷺ)

غسل کے وقت پردہ کا اہتمام :

حدیث : (۳۴) فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ: بے شک اللہ شرم والا ہے اور پردہ والا ہے۔ شرم کو اور پردہ میں رہنے کو پسند فرماتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے تو پردہ کرلیا کرے۔ (ابوداؤد، نسائی عن علی ﷺ)

حیض وجنابت کے احکام :

حدیث : (۳۵) فرمایا فخر دو عالم ﷺ نے کہ حیض والی عورت اور وہ مرد وعورت جس پر غسل فرض ہو، قرآن سے کچھ نہ پڑھے۔ (ترمذی عن ابن عمر ﷺ)

حدیث : (۳۶) فرمایا رسولِ پاک ﷺ نے کہ: جس نے حیض کے زمانہ میں عورت سے اپنا خاص کام کیا اور جس نے عورت کے پیچھے والے مقام سے خواہش پوری کی یا غیب کی خبریں بتانے والے کے پاس گیا تو اس (دین) کا منکر ہوگیا جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہ ﷺ)

حدیث : (۳۷) فرمایا محبوب ربّ العالمین ﷺ نے کہ: ان گھروں کے رُخ مسجدوں کی طرف سے پھیر دو (تاکہ مسجدوں میں سے ہوکر نہ گزرنا پڑے) اس لئے کہ میں مسجد (سے گزرنے) کو حیض والی عورت کے لئے اور اس مرد وعورت کے لئے حلال نہیں کرتا ہوں جس پر غسل فرض ہو۔ (ابوداؤد عن عائشہ رضی)

حدیث : (۳۸) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویر یا کتا یا وہ مرد وعورت ہو جس پر غسل فرض ہے۔ (ابوداؤد عن علی ﷺ)

حَدیث : (۳۹) فرمایا حضور اقدس ﷺ نے (ایک مکتوب میں جو حضرت عمرو بن حزم کے پاس بھیجا تھا) کہ: قرآن کو نہ چھوئے مگر وہ کہ جو پاک ہو یعنی جو باوضو ہو۔

(مالک عن عبداللہ بن ابی بکر تابعی رحمۃ اللہ علیہ)

جمعہ کے دن غسل :

حَدیث : (۴۰) فرمایا رسولِ کریم ﷺ نے کہ: جمعہ کے دن کا غسل ہر بالغ (مسلمان) پر ضروری ہے۔ (بخاری ومسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

وهذا اٰخر الاحاديث من هذه الاربعينة ، الحمد لله اوّلاً و اٰخراً
والصلوٰة والسّلام علىٰ من ارسل طيبًا وطاهرًا

متعلقہ

نماز

چہل حدیث ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہل حدیث ۴

نماز

نماز کی فضیلت :

حدیث : ① فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی ہیں جو شخص ان نمازوں کا وضو اچھی طرح کرے اور ان کو بر وقت پڑھے اور ان کا رکوع، سجدہ پورا پورا ادا کرے تو اللہ کا یہ عہد ہے کہ اس کو بخش دے گا اور جو شخص ایسا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی عہد (بخشش کا) نہیں، چاہے بخشے، چاہے عذاب دے۔

(احمد عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)

اور ایک حدیث میں ہے کہ: جس مسلمان کی موجودگی میں نماز کا وقت آ گیا اور پھر اس نے نماز کا وضو اور رکوع و سجدہ اچھی طرح انجام دیا تو یہ نماز اس کے لئے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگی جب تک کہ بڑے گناہ نہ کئے جائیں اور یہ کفارہ ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ (مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ)

حدیث : ② فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: نماز کا چھوڑ دینا بندے اور کفر کے درمیان جوڑ لگا دینے والی چیز ہے۔ (مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ)

دوسری روایت میں ہے کہ: ہمارے اور کافروں کے درمیان فرق کرنے والی مضبوط چیز نماز ہے۔ پس جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کا کام کر لیا۔ (احمد عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۳) فرمایا فخرِ دوعالم ﷺ نے کہ: جس نے نماز کی پابندی کی اس کے لئے قیامت کے روز نماز نور ہوگی اور اس کے ایمان کی دلیل ہوگی اور نجات (کا سامان) ہوگی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی تو اس کے لئے نماز نہ نور ہوگی، نہ دلیل ہوگی، نہ نجات (کا سامان) ہوگی اور ایسا شخص قیمت کے روز قارون، فرعون، ہامان اور (مشہور مشرک) اُبی بن خلف (ملعون) کے ساتھ ہوگا۔ (احمد عن ابن عمر ﷺ)

حَدیث : (۴) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے (حضرت ابودرداﷺ) کو وصیت کرتے ہوئے) کہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، اگرچہ تیرے ٹکڑے کردیئے جائیں اور تو جلادیا جائے اور فرض نماز قصداً مت چھوڑ، پس جس نے فرض نماز قصداً چھوڑدی تو اس سے (اللہ تعالیٰ کا) ذمہ بری ہوگیا اور شراب مت پی کیونکہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

(ابن ماجہ عن ابی درداءﷺ)

تشریح: اللہ تعالیٰ کا ذمہ بَری ہوگیا یعنی اب اس کو دنیا و آخرت میں امن، چین اور حفاظت سے رکھنے کی ذمہ داری اللہ پر نہیں رہی۔ دشمن جو چاہیں اس کا حال بنائیں۔

حَدیث : (۵) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: تمہارے اندر رات اور دن کے فرشتے نمبروار آتے جاتے ہیں اور فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں، پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے ساتھ رہے تھے وہ اُوپر چڑھ جاتے ہیں تو ان کا ربّ ان سے دریافت فرماتا ہے (حالانکہ وہ اپنے بندوں کو ان سے زیادہ جانتا ہے) کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے ان کو نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ (تب بھی) نماز ہی میں لگے ہوئے تھے۔

(بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ ﷺ)

حَدیث : (۶) فرمایا فخرِ بنی آدم ﷺ نے کہ: جو صبح کو فجر کی نماز کے لئے چلا، وہ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ چلا اور جو صبح کو بازار کی طرف چلا (اور نماز کی طرف دھیان نہ دیا) وہ ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ چلا۔ (ابن ماجہ عن سلمان ﷺ)

منافق کی نماز :

حدیث : (۷) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب اس میں زردی آ جاتی ہے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو کھڑے ہو کر (مرغ کی طرح) چار ٹھونگیں مار لیتا ہے (اور) ان ٹھونگوں میں اللہ کو بس ذرا بہت یاد کرتا ہے۔ (مسلم عن انس ؓ)

تشریح شیطان کے سینگوں کے درمیان سورج ہونے کا مطلب ہی ہے کہ جب سورج نکلتا ہے اور چھپتا ہے تو شیطان اس کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس وقت اس کے پوجنے والے اسے سجدہ کرتے ہیں جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں مذکور ہے۔ ٹھونگیں مارنے کا مطلب یہ ہے کہ جلدی جلدی سجدہ پر سجدہ کر ڈالتا ہے۔

عصر کی نماز کی قیمت :

حدیث : (۸) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: جس کی عصر کی نماز جاتی رہی اس کا اتنا بڑا نقصان ہو گیا کہ گویا اس کا خاندان اور مال سب تباہ ہو گا۔ (بخاری و مسلم عن ابن عمر ؓ)

سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا :

حدیث : (۹) فرمایا ہادی عالم ﷺ نے کہ: بلاشبہ قیامت کے روز سب سے پہلے بندہ کے اعمال میں سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے، پس اگر نماز ٹھیک نکلی تو کامیاب اور بامراد ہوگا اور اگر نماز خراب نکلی تو نامراد ہوگا اور نقصان اٹھائے گا، پھر اگر اس کے فریضہ میں کمی نکلی تو ربِّ تبارک وتعالیٰ (باوجود جاننے کے) فرمائیں گے کہ دیکھو کیا میرے بندہ کے کچھ نفل بھی ہیں؟ چنانچہ (اگر نوافل ہوئے تو) ان کے ذریعہ فرضوں کی کمی پوری کر دی جائے گی پھر زکوٰۃ کا حساب بھی اسی طرح ہوگا پھر باقی اعمال کی جانچ بھی اسی طرح ہوگی۔ (ابوداؤد عن ابی ہریرہ ؓ)

تین چیزوں میں دیر نہ لگاؤ :

حدیث : (۱۰) فرمایا نبی کریم ﷺ نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے) کہ:
تین چیزوں میں دیر نہ لگانا :

اوّل : نماز جب اس کا وقت ہو جائے۔

دوم : جنازہ جب حاضر ہو جائے۔

سوم : بے نکاحی عورت جب اس کی برابری کا جوڑ مل جائے۔ (ترمذی عن علی رضی اللہ عنہ)

گرمی میں نمازِ ظہر دیر سے پڑھی جائے :

حدیث : (۱۱) فرمایا نبی الرحمت ﷺ نے کہ: جب سخت گرمی ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈک ہو جانے پر پڑھو۔ (بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

قضاء نماز پڑھنا :

حدیث : (۱۲) فرمایا نبی آخر الزماں ﷺ نے کہ: جو شخص نماز کو بھول گیا یا (بلا ارادہ) سو تا رہ گیا تو اس کا کفارہ اب یہ ہے کہ یاد آنے پر پڑھ لے، اس کے علاوہ اس کا کوئی کفارہ نہیں۔ (ایضاً عن انس رضی اللہ عنہ)

فرض نماز کے لئے جانے کا ثواب :

حدیث : (۱۳) فرمایا سیّد المرسلین ﷺ نے کہ: جو شخص پاک ہو کر اپنے گھر سے فرض نماز کے لئے نکلا تو اس کا ثواب ایسا ہی ہے جیسا احرام باندھے ہوئے حاجی کا ہے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لئے نکلا اور اس کے علاوہ کسی دوسرے مقصد کے لئے تکلیف اُٹھانے نہیں نکلا تو اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے برابر ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز جن کے درمیان لغو کلام نہ ہو "علیین" میں لکھی جانے والی کتاب ہے۔

(احمد عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

سجدہ کرنے کا طریقہ :

حَدیث : (۱۴) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو رکھ دے اور کہنیوں کو اُٹھالے۔ (مسلم عن البراءؓ)

نماز میں جمائی آنا :

حَدیث : (۱۵) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: نماز میں جمائی آنا شیطان کی طرف سے ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کسی کو (نماز میں) جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے منہ کو بند کیے رکھے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

سترہ سامنے رکھنا :

حَدیث : (۱۶) فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ: تم میں سے کسی نے اپنے سامنے کجاوہ کے پیچھے والی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھ لی تو نماز پڑھ لے اور (اب) کچھ پرواہ نہ کرے کہ سامنے رکھی ہوئی چیز کے اس طرف سے کون گزرا۔ (مسلم عن طلحہؓ)

ف : کجاوہ کی لکڑی کا اندازہ ایک ہاتھ ہے۔

نمازی کے آگے سے گزرنے والا :

حَدیث : (۱۷) فرمایا حضورِ اکرم ﷺ نے کہ: (نمازی کے سامنے سے گزرنے والی) کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی (البتہ گزرنے والے کو گناہ ہوتا ہے) اور تم (گزرنے والے کو) دفع کرو (نماز کو باقی رکھتے ہوئے) جس قدر کر سکو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(ابوداؤد عن ابی سعیدؓ)

حَدیث : (۱۸) فرمایا سیّد عالم ﷺ نے کہ: اگر تم میں سے کسی کو علم ہو جاتا کہ اپنے بھائی کے سامنے گزرنے میں کیا گناہ ہے جب کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو تو سو برس کھڑا رہنا

اس کے نزدیک (اس) قدم کے چلنے سے بہتر ہوتا جو وہ (نمازی کے سامنے سے گزرتا ہوا) چلا۔ (ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

خشوع کی اہمیت :

حدیث : (۱۹) فرمایا سرکارِ دو عالم ﷺ نے کہ: اللہ عزّ وجل بندہ پر برابر توجہ فرماتے رہتے ہیں جس وقت کہ وہ نماز میں ہوتا ہے، جب تک کہ وہ اِدھر اُدھر نہ دیکھنے لگے۔ پس جب اِدھر اُدھر دیکھنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ توجہ ہٹا لیتے ہیں۔ (احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۲۰) فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ: تم میں سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو تو (فرش پر پڑی ہوئی) کنکریوں کو ہاتھ میں نہ لے کیونکہ اس کی طرف رحمت متوجہ ہے (اگر لایعنی کام میں لگ گیا تو رحمت ہٹ جائے گی)۔ (احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

جماعت کی نماز کا ثواب :

حدیث : (۲۱) فرمایا رحمت کائنات ﷺ نے کہ: جماعت کی نماز تنہا پڑھنے والے کی نماز سے ستائیس درجہ (فضیلت میں) بڑھی ہوئی ہے۔ (بخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ مل کر پڑھنے سے بہتر ہے اور جس قدر تعداد زیادہ ہو اُسی قدر اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔

(ابو داؤد عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ)

شیطان کس پر قبضہ کرتا ہے :

حدیث : (۲۲) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: جس بستی میں یا جنگل میں تین آدمی ہوں (اور) ان میں نماز باجماعت قائم نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان قبضہ کر لے گا۔ لہٰذا تُو جماعت کے ساتھ رہ، کیونکہ ریوڑ سے الگ رہ جانے والی بکری ہی کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔

(احمد عن ابی درداء رضی اللہ عنہ)

تشریح انسان کا بھیڑیا شیطان ہے جو مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوا سے شیطان کھا جائے گا یعنی بہکا دے گا۔

جو لوگ جماعت میں حاضر نہیں ہوتے ؟

حدیث : (۲۳) فرمایا آنحضرتﷺ نے کہ: اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں (مسجد میں) عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ قائم کر کے اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ گھروں میں جو (بالغ) مرد ہیں اُن کو آگ سے جلا دو (کیونکہ وہ جماعت کے لئے مسجد نہ گئے)۔ (احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اگر مسجد میں ہوتے ہوئے اذان ہو جائے ؟

حدیث : (۲۴) فرمایا رسول اللہﷺ نے کہ: مسجد میں تمہارے موجود ہوتے ہوئے اذان ہو جائے تو نماز سے پہلے مسجد سے نہ نکلو۔ (ایضاً)

صفیں درست کرنے کا حکم اور داہنی طرف کی فضیلت :

حدیث : (۲۵) فرمایا رحمت عالمﷺ نے کہ: اگلی صف کو پوری کرو پھر اس صف کو جو اس کے قریب ہو۔ جو کچھ کمی ہو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔ (ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ امام کو بیچ میں کر لو اور (صف کے درمیان) چھٹی ہوئی جگہوں کو بند کرو۔ (ابوداؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: نماز کی صفوں میں برابر کھڑے ہوا کرو اور بے ڈھنگے طریقہ پر کھڑے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ (مسلم)

حدیث : (۲۶) فرمایا خاتم الانبیاءﷺ نے کہ: بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے نمازی کی صفوں میں داہنی طرف کھڑے ہونے والوں پر (خاص) رحمت بھیجتے ہیں۔

(ابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

حدیث : (۲۷) فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ: صفوں کو ٹھیک قائم کیا کرو اور مونڈھوں کو ایک سیدھ میں برابر رکھا کرو اور درمیان میں چھٹی ہوئی جگہ کو بند کیا کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم پڑ جایا کرو (جب کہ وہ تم کو برابر کرنے کے لئے اپنی طرف کھینچیں) اور شیطان کے (گھسنے کے) لئے جگہیں مت چھوڑا کرو اور جس نے صف کاٹ دی اللہ تعالیٰ اُسے کاٹ دیں گے۔ (ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

نماز کے لئے دوڑتے ہوئے نہ آؤ :

حدیث : (۲۸) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: جب نماز کھڑی ہو جائے تو نماز کے لئے دوڑ کر مت آؤ (بلکہ) عموماً جیسے چلا کرتے ہو اسی طرح چل کر آؤ اور (اس بارے میں) اطمینان کو لازم پکڑ لو۔ پھر جس قدر نماز ملے (امام کے ساتھ) پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اسے پوری کر لو۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

مشک کے ٹیلوں پر :

حدیث : (۲۹) فرمایا سیّد المرسلین ﷺ نے کہ: تین اشخاص قیامت کے روز مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے :

(۱) وہ غلام جس نے اللہ کا حق ادا کیا اور اپنے آقا کا بھی۔

(۲) وہ شخص جو اس حالت میں کسی جماعت کا امام بنا کہ وہ لوگ اس سے راضی ہیں۔

(۳) وہ شخص جو روزانہ پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔ (ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

امام کو نصیحت :

حدیث : (۳۰) فرمایا فخر عالم ﷺ نے کہ: جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے (یعنی خلاف سنت لمبی قرأت پڑھ کر نماز کو لوگوں کے لئے بوجھ نہ بنادے)۔ کیونکہ حاضرین میں بیمار، کمزور اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تنہا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے لمبی کرے۔ (مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

مقتدی کو نصیحت :

حدیث : (۳۱) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جو شخص امام سے پہلے سر اُٹھاتا ہے کیا اس سے نہیں ڈرتا کہ (کہیں اس کے سر کو اللہ تعالیٰ گدھے کا سر نہ بنا دیں۔ (ایضاً)

امام ضامن اور موٴذن امانت دار ہے :

حدیث : (۳۲) فرمایا حضورِ انور ﷺ نے کہ: امام (مقتدیوں کی نماز کا) ضامن ہے اور موٴذن امانت دار ہے (وقت کی دیکھ بھال کر کے اذان دینا لازم ہے)۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ : اے اللہ! اماموں کو ہدایت پر رکھ اور موٴذنوں کو بخش دے۔ (احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

کھانے اور پیشاب پاخانہ کا تقاضہ ہو تو پہلے اسے پورا کریں :

حدیث : (۳۳) فرمایا فخرِ دو عالم ﷺ نے کہ: کھانا سامنے ہوتے ہوئے کوئی نماز نہیں اور جس کو پاخانہ، پیشاب کی حاجت ہو اس کی (بھی) نماز نہیں۔ (مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

تشریح مطلب یہ ہے کہ اگر خوب بھوک لگ رہی ہے اور کھانا موجود ہے تو پہلے کھانا کھا لو۔ اسی طرح پاخانہ پیشاب روک کر نماز میں نہ لگو، بلکہ بھوک اور پاخانہ پیشاب کی بے چینی کو دور کر کے دلجمعی کے ساتھ نماز پڑھو۔ اگر نماز میں کھڑے ہیں اور کھانے میں دل لگا ہوا ہے یا پاخانہ پیشاب سے جنگ جاری ہے تو ایسی نماز نہ پڑھنے کے برابر ہے۔

نماز میں سانپ بچھو کو قتل کرنا :

حدیث : (۳۴) فرمایا حضورِ پُرنور ﷺ نے کہ: سانپ، بچھو کو نماز میں (بھی) قتل کر دو۔

(احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح لیکن اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ ہاں! نماز توڑنے کا گناہ نہ ہوگا۔

تکبیر اولیٰ کی فضیلت :

حدیث : (۳۵) فرمایا حضورِ اقدس ﷺ نے کہ: جس نے چالیس روز جماعت سے اس طرح نماز پڑھی کہ تکبیر اولیٰ پاتا رہا تو اس کے لئے دو پروانے لکھ دیئے گئے۔ ایک پروانہ اس بات کا کہ وہ دوزخی نہیں ہے اور دوسرا اس بات کا کہ وہ منافق نہیں ہے۔

(ترمذی عن انس ﷺ)

کوشش کے باوجود اگر جماعت نکل جائے :

حدیث : (۳۶) فرمایا حضور اکرم ﷺ نے کہ: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح پر کیا پھر (مسجد کی طرف کو) چلا (اور وہاں) پہنچ کر لوگوں کو پایا کہ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں کے ثواب کے برابر ثواب دے گا جنہوں نے حاضر ہو کر وہ نماز (باجماعت) پڑھی ہے (اور) ان لوگوں کے ثواب سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔

(ابوداؤد عن ابی ہریرہ ﷺ)

نماز پڑھنے کا طریقہ :

حدیث : (۳۷) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: جب تُو (نماز کے لئے) قبلہ رُخ کھڑا ہو تو تکبیر کہہ، پھر (ثناء، تعوذ و تسمیہ کے بعد) سورۂ فاتحہ پڑھ اور (اس کے بعد) جو اللہ چاہے (کوئی سورت یا چند آیات) پڑھ۔ پھر جب تُو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ دے اور جماؤ کے ساتھ رکوع کر اور اپنی کمر کو پھیلا دے (نہ کُب نکلے نہ سر سے اُونچی نیچی رہے)۔ پھر جب تُو رکوع سے سر اُٹھائے تو اپنی کمر کو سیدھی کر دے اس طرح کہ جسم کی ہڈیاں اپنی اپنی جگہ آ جائیں۔ پھر جب سجدہ کرے تو دونوں ہاتھوں کو سجدہ کے لئے جما دے۔ پھر تُو (سجدہ سے) سر اُٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا۔ پھر اسی طرح ہر رکوع اور ہر سجدہ میں کرتا رہ۔ یہاں تک کہ اطمینان کے ساتھ تیرے ارکان ادا ہوتے رہیں۔ (مصابیح السنۃ عن رفاعہ ﷺ)

حدیث : (۳۸) فرمایا فخرِ دو عالم ﷺ نے کہ: انسان کی نماز نہیں ہوتی جب تک کہ رکوع اور سجدہ (کے درمیان) میں کمر کھڑی نہ کرے (یعنی رکوع سے اُٹھ کر اور دونوں سجدوں کے درمیان جو بالکل سیدھا نہ ہو۔ اس شخص کا نماز پڑھنا نہ پڑھنا برابر ہے۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی مسعود ؓ)

نماز کی چوری :

حدیث : (۳۹) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ: لوگوں میں سب سے بُرا چور وہ ہے جو اپنی نماز سے چوری کرتا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! نماز سے کیسے چوری کرتا ہے؟ فرمایا: نماز کا رکوع اور سجدہ پورا ادا نہیں کرتا۔

(احمد عن ابی قتادہ ؓ)

عشاء اور فجر باجماعت پڑھنے کا ثواب :

حدیث : (۴۰) فرمایا خاتم المرسلین ﷺ نے کہ: جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھ لی گویا وہ آدھی رات نماز میں کھڑا رہا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت پڑھ لی گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی۔ (مسلم عن عثمان ؓ)

سنن مؤکدہ :

حدیث : (۴۱) فرمایا سیّد العابدین ﷺ نے کہ: جس شخص نے رات دن میں بارہ رکعتیں (فرضوں کے علاوہ) پڑھ لیں اُس کے لئے جنّت میں گھر بنا دیا جائے گا۔ چار رکعتیں نمازِ ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کی نماز کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ (مسلم و ترمذی عن اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا)

غیر مؤکدہ سنّتیں :

حدیث : (۴۲) فرمایا سیّد دو عالم ﷺ نے کہ: اللہ رحم فرمائے، اُس شخص پر جس نے نمازِ عصر سے پہلے چار رکعات پڑھ لیں۔ (ترمذی و ابوداؤد عن ابن عمر ؓ)

نمازِ تہجد :

حدیث : (۴۳) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: تم رات کے قیام (یعنی نمازِ تہجد) کو لازم پکڑلو، کیونکہ وہ ان مسلمانوں کی عادت رہی ہے جو تم سے پہلے تھے اور وہ تمہارے لئے ربّ تعالیٰ شانہ کی نزدیکی کا ذریعہ ہے اور گناہوں کی معافی کرانے والی چیز ہے اور گناہوں سے روکنے والی ہے۔ (ترمذی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۴۴) فرمایا سیّد المرسلین ﷺ نے کہ: بلاشبہ جنّت میں بالاخانے ہیں۔ ان کے شفاف ہونے کا یہ عالم ہے کہ اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بالاخانے اس شخص کے لئے تیار کئے ہیں جو اچھی باتیں کرے اور کھانا کھلائے اور جو کثرت سے نفلی روزے رکھے اور جو رات کو نماز پڑھے جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔ (ترمذی عن علی رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۴۵) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ: میری اُمت کے شرف والے لوگ وہ ہیں جو حاملینِ قرآن ہوں اور جو راتوں کو قیام کرنے والے ہیں۔

(ابوداؤد عن ابی سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم)

وتر کی نماز :

حدیث : (۴۶) فرمایا سیّد الانبیاء ﷺ نے کہ: وتر پڑھنا حق ہے یعنی ضروری چیز ہے۔ سو جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا۔

(ابوداؤد عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۴۷) فرمایا نبی الرحمۃ ﷺ نے کہ: بلاشبہ یہ رات کا جاگنا مشقت کی چیز ہے، جب تم میں سے کوئی شخص وتر پڑھ لے تو ان کے بعد دو رکعات نفل بھی پڑھ لے پھر اگر رات کو قیام کرلیا تو اچھا ہی ہے ورنہ یہ دو رکعتیں رات کے قیام میں شمار ہو جائیں گی۔ (دارمی عن ثوبان رضی اللہ عنہ)

اشراق کی نماز :

حدیث : (۴۸) فرمایا سیّد الانبیاء ﷺ نے کہ: جس نے باجماعت فجر کی نماز پڑھی پھر سورج طلوع ہونے تک بیٹھے بیٹھے اللہ کا ذکر کرتا رہا اور اس کے بعد (سورج چڑھ جانے پر) دو رکعتیں پڑھ لیں تو اس کے لئے پورے ایک حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا۔

(ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ)

چاشت کی نماز :

حدیث : (۴۹) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جس نے چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھنے کی پابندی کر لی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح چاشت کے وقت نماز پڑھنے کی رکعات کے بارے میں دو رکعتیں اور بارہ رکعتیں اور آٹھ رکعتیں پڑھنا روایت سے ثابت ہے جس سے جتنا ہو سکے عمل کرے۔

مغرب کے بعد نفل نماز :

حدیث : (۵۰) فرمایا سرورِ کائنات ﷺ نے کہ: جس شخص نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھ لیں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔

تشریح مغرب کے بعد چھ رکعات نفل پڑھنا بھی حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے، لیکن وہ حدیث سند کے اعتبار سے قوی نہیں ہے۔

تحیۃ المسجد :

حدیث : (۵۱) فرمایا فخرِ بنی آدم ﷺ نے کہ: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات پڑھ لے۔ (بخاری و مسلم عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ)

تحیۃ الوضو :

حدیث : (۵۲) فرمایا سیّدالاوّلین والآخرین ﷺ نے (حضرت بلال ؓ کو خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: جب میں جنّت میں داخل ہوا، وہاں اپنے سامنے تمہاری آہٹ سنی۔ کس عمل کے سبب تم جنّت میں مجھ سے پہلے پہنچے ؟ عرض کیا : یارسول اللہ ! جب کبھی میں نے اذان دی، دو رکعتیں پڑھیں اور جب کبھی میرا وضو ٹوٹا تو میں نے وضو کیا اور عملی طور پر میں نے وضو کے بعد دو رکعتیں پڑھنا لازم کرلیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ! ان کاموں کے وجہ سے تمہیں یہ مرتبہ ملا۔ (ترمذی عن بریدہ ؓ)

وھذا آخر الاحادیث من ھٰذہ الرسالۃ
واللہ الموفق والمعین

متعلقہ

زکوٰۃ

و

صدقات

چہل حدیث ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہل حدیث ۵

زکوٰۃ وصدقات

زکوٰۃ نہ ادا کرنے کا وبال :

حدیث : ① فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جسے اللہ نے مال دیا پھر اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے روز اس کا مال گنجا سانپ بنا دیا جائے گا جس (کی آنکھوں) پر دو نقطے ہوں گے۔ وہ سانپ اس کے گلے میں طوق کی طرح لٹک جائے گا پھر اس شخص کی باچھوں کو پکڑ کر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اپنی بات کی تائید میں یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ ـــ (الآیۃ) (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اور ایک روایت میں ہے کہ: مال والا اس سانپ کو دیکھ کر بھاگتا پھرے گا اور سانپ اسے طلب کرتا رہے گا یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کا لقمہ بنا لے گا۔ (احمد)

تشریح گنجا سانپ وہ ہوتا ہے جس کے سر کے بال بہت زیادہ زہریلا ہونے کی وجہ سے اُڑ جاتے ہیں۔

حدیث : ② فرمایا فخرِ دو عالم نے کہ: سونے چاندی کا جو مالک ان کا حق ادا نہیں کرتا (یعنی زکوٰۃ نہیں دیتا اور شرعاً جن موقعوں میں خرچ کرنا واجب ہے وہاں خرچ کرنے سے جی چراتا ہے اور کنجوسی کرتا ہے) تو قیامت کا دن ہوگا اس کے لئے آگ

کی تختیاں بنائی جائیں گی پھران کودوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور (پھر) اس شخص کے پہلو، پیشانی اور کمر کوان سے داغ دیا جائے گا جب بھی وہ تختیاں (گرم کرنے کے لئے دوزخ کی آگ میں) لوٹائی جائیں گی تو (داغ دینے کے لئے) پھر واپس کردی جائیں گی (یہ اس کے ساتھ برابر ہوتا رہے گا) اس دن میں جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلے ہوں، پھر (میدانِ حشر میں) یہ شخص اتنا عذاب بھگتا کر حساب کے بعد اپنا راستہ جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف دیکھ لے گا۔ (بخاری و مسلم وعن ابی ہریرہ ﷺ، وھو حدیث طویل)

تشریح اگر سونا چاندی نہیں ہے بلکہ نوٹ ہیں یا دوسرا سکہ ہے یا سوداگری کا مال ہے تو وہ بھی سونا چاندی ہی کے حکم میں ہے چونکہ سونا چاندی اصل مالیت مانی گئی ہے اور ہر سکہ اور ہر مال کا حساب لوٹ کر سونے چاندی پر ہی پہنچتا ہے، اس لئے حدیث شریف میں سونے چاندی کا ذکر ہے۔

مویشیوں کی زکوٰۃ :

حدیث : (۳) فرمایا نبی الرحمت ﷺ نے کہ: جو شخص اُونٹوں یا گائیوں یا بکریوں کا مالک ہو اور ان کا حق (شرعی یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اس کے جانوروں کو لایا جائے گا جو خوب بڑے بڑے اور موٹے موٹے ہوں گے (اور اس شخص کو زمین میں لٹا کر ان جانوروں کو اس کے اُوپر چلایا جائے گا) وہ جانور کھروں سے اس کو روندتے ہوں گے اور سینگوں سے مارتے ہوں گے۔ جب جانوروں کا آخری گروہ گزر جائے گا تو اس شخص کے اوپر دوسرا گروہ (پھر) لوٹا دیا جائے گا (غرض یہ کہ پچاس ہزار برس کے دن میں یہی ہوتا رہے گا)۔ (ایضاً عن ابی ذر ﷺ)

تشریح مویشیوں میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے۔ علمائے کرام سے پوچھ کر عمل کریں۔

اگر زکوٰۃ کا مال مخلوط ہو جائے ؟

حدیث : (۴) فرمایا سیّد الکونین نے کہ: جب کبھی کسی مال میں زکوٰۃ مل جائے گی وہ اس مال کو ہلاک کیے بغیر نہ چھوڑے گی۔ (شافعی عن عائشہ)

تشریح اس پاک ارشاد کے دو مطلب ہو سکتے ہیں: ایک مطلب یہ ہے کہ جس مال میں زکوٰۃ واجب ہوئی اور ادا نہ کی گئی اور زکوٰۃ کا مال پورے مال میں ملا رہ گیا تو یہ زکوٰۃ کا مال باقی مال کو ہلاک کر دے گا۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو زکوٰۃ لینا جائز نہ ہو اگر وہ زکوٰۃ کا مال لے کر اپنے مال میں ملا لے تو یہ زکوٰۃ کا مال اس کے اپنے اصل مال کو ضائع کر دے گا۔

قرض دینے کا ثواب :

حدیث : (۵) فرمایا ہادی عالم نے کہ: جو مسلمان کسی مسلمان کو ایک مرتبہ قرض دیتا ہے تو (اس کا ثواب ایسا ملتا ہے) جیسے اس نے اس قدر مال کا دو مرتبہ صدقہ کیا۔

(ابن ماجہ عن ابن مسعود ﷺ)

تشریح یہ تو بہت ہی نفع کا سودا ہے کہ باوجودیکہ روپیہ واپس مل جائے گا تب بھی اس قدر مال کو دوبارہ صدقہ دینے کا ثواب پا لیا۔ بعض روایات میں ہے کہ: صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔ (ابن ماجہ)

قرض دار کو مہلت دینے کی فضیلت :

حدیث : (۶) فرمایا سیّد الانبیاء ﷺ نے کہ: جس نے تنگ دست (قرض دار) کو مہلت دے دی (یا پورا یا تھوڑا) قرض معاف کر دیا تو اللہ اسے (قیامت کے روز) اپنے عرش کے سایہ میں رکھے گا جب کہ اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(ترمذی عن ابی ہریرہ ﷺ)

شوہر کی کمائی سے صدقہ کیا تو عورت بھی ثواب میں شریک :

حدیث : (۷) فرمایا رحمتِ عالم ﷺ نے کہ: جب عورت اپنے گھر کے کھانے سے (فی سبیل اللہ) خرچ کرے، بشرطیکہ بگاڑ کی راہ پر چلنے والی نہ ہو تو اسے خرچ کرنے کا اور اس کے شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا اور خادم کو (بھی) اس جیسا ثواب ملے گا (جس نے غریبوں تک پہنچایا)۔ ہر ایک کے ثواب کی وجہ سے دوسرے کا ثواب کم نہ ہوگا۔

(بخاری ومسلم عن عائشہؓ)

تشریح بگاڑ کا طریقہ یہ ہے کہ اندھا دھند خرچ کر ڈالے یا شوہر کی اجازت کے بغیر دیا کرے یا شوہر سے چھپا کر اپنے عزیزوں کو دے دے۔

عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم :

حدیث : (۸) فرمایا رحمتِ عالم ﷺ نے کہ: اے عورتو! صدقہ دو اگرچہ زیور ہی سے ہو کیونکہ قیامت کے روز دوزخیوں میں زیادہ تر تم ہی ہوگی۔ (ترمذی عن زینبؓ)

تشریح مطلب یہ ہے کہ عورتیں اپنے معاصی کی وجہ سے زیادہ تر دوزخی ہوں گی اور دوزخ سے بچنے کے لئے صدقہ کرنا بہت ضروری ہے، اگر صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو تو زیور ہی سے دے دو یہ نہ سوچو کہ پیسہ یا غلہ نہیں ہے پھر کیا دیں ؟

حنفی مذہب میں زیور پر بھی زکوٰۃ ہے بشرطیکہ زیور تنہا یا دوسرے مال کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچ جائے۔

بیوہ بیٹی پر خرچ کرنا :

حدیث : (۹) فرمایا فخرِ دو عالم ﷺ نے کہ: تم کو افضل صدقہ نہ بتا دوں؟ سنو! (افضل صدقہ یہ ہے کہ) تیری بیٹی (بیوہ ہو کر یا طلاق پا کر) تیرے پاس آجائے (اور تو اس کا خرچ اٹھائے، تیرے سوا اس کے لئے کوئی کمائی کرنے والا نہ ہو۔ (ابن ماجہ عن سراقہؓ)

جہاد کے برابر ثواب :

حَدیث : (۱۰) فرمایا ہادی عالم ﷺ نے کہ: بیوہ عورتوں اور مسکینوں (کی خیر خبر اور خدمت) پر محنت لگانے والا (ثواب) میں اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے راستہ (یعنی جہاد) میں کوشش کرتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں کہ!) میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ: وہ شخص راتوں کو نماز میں قیام کرنے والے کے برابر ہے، جو سست نہیں ہوتا اور اس روزہ دار کے برابر ہے جو (کوئی روزہ) نہیں چھوڑتا۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ ﷺ)

زکوٰۃ ادا کرنے کے ذریعہ مالوں کی حفاظت کرو :

حَدیث : (۱۱) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ: زکوٰۃ ادا کرنے کے ذریعہ اپنے مالوں کی حفاظت کرو اور اپنے مریضوں کا علاج صدقہ کے ذریعہ کرو (یعنی صدقہ کرو تاکہ بیماری کی مصیبت ٹل جائے) اور اللہ سے دعا کرکے اور اس کے سامنے عاجزی ظاہر کرکے مصیبت کی موجوں کا استقبال کرو (یعنی مصیبت آنے پر دعا کرتے ہوئے اور اللہ کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے مصیبت کے مقابلہ میں کھڑے ہو جاؤ، وہ بھاگ جائے گی)۔ (ابوداؤد فی المراسیل عن الحسن ﷺ)

صدقۂ جاریہ کا ثواب :

حَدیث : (۱۲) فرمایا خاتم الانبیاء ﷺ نے کہ: مؤمن کی موت کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو اس کو پہنچتا ہے، اس کا وہ علم ہے جسے اس نے سیکھا اور پھیلایا اور وہ نیک اولاد ہے جسے وہ چھوڑ گیا یا قرآن شریف ترکہ میں چھوڑ گیا یا مسجد بنا گیا یا مسافر خانہ تعمیر کر گیا یا نہر جاری کر گیا یا تندرستی اور زندگی میں اپنے مال سے ایسا صدقہ نکال گیا جو مرنے کے بعد اس کو پہنچتا ہے۔ (ابن ماجہ عن ابی ہریرہ ﷺ)

بندوں پر خرچ کرو، اللہ تعالیٰ تم پر خرچ فرمائے گا :

حدیث : (۱۳) فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے انسان! تو (دوسروں پر) خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

زندگی میں صدقہ کردو، دیا کرو، دیتے رہو :

حدیث : (۱۴) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: ثواب کے اعتبار سے یہ بڑا صدقہ ہے کہ تُو اس حال میں خرچ کرے کہ تندرست ہو (اور) خرچ کرنے کو دل نہ چاہتا ہو۔ تنگ دستی کا تجھے خوف ہو اور مالداری کی امید ہو اور صدقہ کرنے میں دیر نہ کر، یہاں تک کہ جب رُوح (نکلتے وقت) حلق کو پہنچ جائے تو تُو کہے کہ فلاں کو اتنا دیا جائے اور فلاں کو اتنا دیا جائے۔ حالانکہ (اب مال خود بخود) فلاں کا ہو ہی چکا۔

(بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح یعنی اب تُو کہہ یا نہ کہہ، بہر حال دَم نکلتے ہی تیرا مال دوسروں (وارثین) کا مال ہو ہی جائے گا۔

حدیث : (۱۵) فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ: اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں ایک درہم (یعنی چار آنے) فی سبیل اللہ خرچ کرے تو یہ موت کے وقت سو (درہم) خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۱۶) فرمایا سیّد المخلوقات ﷺ نے کہ: جو شخص موت کے وقت صدقہ کرتا ہے یا (غلام) کو آزاد کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو پیٹ بھر جانے کے بعد ہدیہ دیتا ہے (جب کہ اپنے کو ضرورت نہ رہی)۔ (احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

جو اللہ کے نام پر سوال کرنے پر نہ دے :

حدیث : (۱۷) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے : (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا خطاب کرتے ہوئے) کیا تم کو وہ شخص نہ بتادوں جس کا مرتبہ لوگوں میں سب سے بُرا ہے؟

عرض کیا گیا، جی ہاں! ارشاد فرمایئے۔ فرمایا: یہ وہ شخص ہے جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جاتا ہے اور وہ نہیں دیتا۔ (احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

صدقہ کے فوائد:

حدیث: (۱۸) فرمایا فخر بنی آدم ﷺ نے کہ: صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ مصیبت اس کو پھاند کر نہیں آئے گی۔ (رزین عن علی رضی اللہ عنہ)

تشریح یعنی انسان اور مصیبت کے درمیان صدقہ دیوار کی طرح آڑ بن جاتا ہے۔ مصیبت اس کو کود کر صدقہ دینے والے پر نہ پہنچے گی۔

حدیث: (۱۹) فرمایا ہادی عالم ﷺ نے کہ: بلاشبہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو بجھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ)

تشریح یعنی صدقہ کی وجہ سے مرتے وقت موت کی سختی سے حفاظت ہو جاتی ہے۔ اور خراب الفاظ زبان سے نہیں نکلتے ہیں۔

کپڑا پہنانے کی فضیلت:

حدیث: (۲۰) فرمایا سیّد البشر ﷺ نے کہ: جو مسلمان کسی مسلمان کو برہنگی (یعنی اس کے پاس کپڑا نہ ہونے) کی حالت میں کپڑا پہنا دے تو اللہ اس کو جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پیاسا ہونے کی حالت میں پانی پلا دے تو اللہ اسے "رَحِیْقُ الْمَخْتُوْم" پلائے گا۔ (ابوداؤد و ترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

تشریح "رحیق" خالص شراب اور "مختوم" کا معنی ہے سیل (مُہر) لگی ہوئی۔ اس سے جنت کی شراب مُراد ہے، جس میں نشہ نہ ہوگا۔

حدیث: (۲۱) فرمایا فخر کونین ﷺ نے کہ: جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دے تو (اس کی وجہ سے اس وقت تک) اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس کپڑے کا ٹکڑا بھی اس کے بدن پر رہے گا۔ (احمد و ترمذی عن بن عباس رضی اللہ عنہ)

زکوٰۃ کا بہت بڑا نفع :

حدیث : (۲۲) فرمایا سید البشر ﷺ نے کہ: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو ایسا کرنے سے مال کا شر جاتا رہے گا۔ (طبرانی فی الاوسط عن جابر رضی اللہ عنہ)

تشریح | مال کا گناہوں میں خرچ ہو جانا اور دنیا و آخرت کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا سبب بننا یہ مال کا شر ہے۔ جو زکوٰۃ ادا کرنے سے دُور ہو جاتا ہے۔

مالِ حرام سے صدقہ دینا :

حدیث : (۲۳) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جب تُو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی مال (مال سے متعلق) جو حق تجھ پر (فرض) تھا اسے تو نے ادا کر دیا اور جس نے حرام مال جمع کیا اور پھر اسے صدقہ دے دیا تو اس کے لئے اس میں ثواب نہ ہوگا (بلکہ) اُس پر اس مال کا وبال ہوگا۔ (ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح | اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو حرام کما کر تھوڑا سا صدقہ کر کے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ باقی حلال ہو گیا۔ باقی کیا حلال ہوگا جو دیا ہے وہی قبول نہیں ہوا۔

زکوٰۃ روک لینے سے کال پڑ جاتا ہے :

حدیث : (۲۴) فرمایا نبی معظم ﷺ نے کہ: جو قوم بھی زکوٰۃ روک لے گی، اللہ تعالیٰ اس کو قحط (کال) میں مبتلا فرما دیں گے۔ (طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: جو لوگ زکوٰۃ روک لیں گے ان سے بارش روک لی جائے گی۔ اگر جانور نہ ہوں تو (بالکل) بارش نہ ہو۔ (ترغیب عن البیہقی)

دوزخ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کا صدقہ کر دو :

حدیث : (۲۵) فرمایا فخر کونین ﷺ نے کہ: تم کو اپنا چہرہ دوزخ سے بچانا چاہئے۔ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو۔ (احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

تشریح مطلب یہ ہے کہ صدقہ دوزخ سے محفوظ کراتا ہے۔ اگر آدھی کھجور صدقہ میں دوگے تو وہ بھی کام آئے گی۔

صدقہ کا سایہ :

حدیث : (۲۶) فرمایا شافع محشر ﷺ نے کہ: لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک قیامت کے روز ہر آدمی اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔ (ایضاً عن عقبہ رضی اللہ عنہ)

رشتہ داروں کو صدقہ دینا :

حدیث : (۲۷) فرمایا فخر عالم ﷺ نے کہ: (غیر رشتہ دار) مسکین کو صدقہ دینا ایک صدقہ ہے اور (غریب) رشتہ دار کو صدقہ دینا ڈبل نیکی ہے۔ (۱) صدقہ ، (۲) صلہ رحمی۔

(نسائی عن سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ)

تشریح اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک کرنے کو صلہ رحمی کہتے ہیں۔ شریعت میں اس کا بڑا مرتبہ ہے۔ بطور ہدیہ پیش کردیں، یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ صدقہ ہے۔

سلامتی کے ساتھ جنّت کا داخلہ :

حدیث : (۲۸) فرمایا سیّد عالم ﷺ نے کہ: اے لوگو! سلام پھیلاؤ اور (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات کو (تہجد کی) نماز پڑھو، اس حال میں کہ لوگ سو رہے ہوں۔ تم سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(ترمذی عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ)

پرانا کپڑا صدقہ کرنے کا ثواب :

حدیث : (۲۹) فرمایا رحمت عالم ﷺ نے کہ: جس نے نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھی :

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ"

اور اس کے بعد اس کپڑے کو صدقہ کردیا جسے پرانا کرچکا ہے تو زندگی میں اور موت کے بعد اللہ کی حفاظت اور پردہ پوشی میں رہے گا۔ (ترمذی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

نمک دینے کا ثواب :

حَدیث : (۳۰) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: جس نے کسی کو آگ دے دی گویا اس نے وہ سب (کھانا) صدقہ کیا جو اس آگ نے پکایا اور جس نے نمک دے دیا گویا اس نے وہ سب (کھانا) صدقہ کیا جسے اس نمک نے اچھا بنایا اور جس نے کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی کا گھونٹ پلا دیا جہاں پانی ملتا ہے گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جس نے کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی نہیں ملتا تو گویا اس نے ایک جان زندہ کر دی۔ (ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

اہل وعیال پر خرچ کرنے کا ثواب :

حَدیث : (۳۱) فرمایا رسول رب العالمین ﷺ نے کہ: جب مسلمان ثواب کی نیت کرتے ہوئے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے تو اس کے لئے صدقہ (کرنے کا ثواب) ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ)

جانور کا پیٹ بھرنے کا ثواب :

حَدیث : (۳۲) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے جگر والے جاندار کا پیٹ بھرے۔ (بیہقی فی شعب عن انس رضی اللہ عنہ)

تشریح بھوک بُری بلا ہے۔ کسی کا پیٹ بھر دینا بڑے مرتبہ کی بات ہے۔ ہر بھوکے جاندار کو کھلا دینا خواہ انسان ہو خواہ حیوان ہو، بڑے ثواب اور فضیلت کا کام ہے اور افضل صدقہ ہے۔

مخلوق سے سوال کرنا :

حَدیث : (۳۳) فرمایا ہادی عالم ﷺ نے کہ: تین باتیں ہیں، جن کے متعلق میں قسم کھاتا ہوں :

(۱) صدقہ کی وجہ سے بندہ کا مال کم نہ ہوگا۔

(۲) جس بندہ پر ظلم ہوگا اور وہ صبر کرے گا تو اس کی وجہ سے اللہ ضرور اس کی عزت بڑھادے گا۔

(۳) جو شخص مخلوق سے مانگنے کا دروازہ کھول دے گا اللہ اس کی وجہ سے اس پر تنگ دستی کا دروازہ کھول دے گا۔ (ترمذی عن کبشہ ﷺ الحدیث طویل)

حدیث : (۳۴) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: مالدار کے لئے اور طاقتور صحیح ہاتھ پاؤں والوں کے لئے صدقہ (لینا) حلال نہیں ہے۔ (ترمذی عن عبداللہ بن عمرو ﷺ)

حدیث : (۳۵) فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ: جس نے لوگوں سے سوال کیا تاکہ مالدار بن جائے۔ اس کا یہ عمل دوزخ کے انگاروں کا سوال کرنا ہے۔ اب چاہے کم کرلے چاہے زیادہ کرلے۔ (مسلم عن ابی ہریرہ ﷺ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: جو شخص لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر ایک بوٹی بھی ہوگی، جس سے لوگ پہچان لیں گے کہ یہ مانگنے والا شخص تھا۔ (بخاری ومسلم عن عبداللہ بن عمر ﷺ)

واقعی مسکین کون ہے ؟

حدیث : (۳۶) فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ: مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس آتا جاتا اور چکر لگاتا ہے۔ لقمہ دو لقمہ اور کھجور دو کھجور اسے اِدھر اُدھر لئے پھرتی ہے۔ لیکن مسکین (رحم اور سلوک کے قابل) وہ ہے جو ضرورت پورا کرنے کے لئے (اس قدر) نہیں پاتا جو اسے بے نیاز کردے اور (اس کی ضرورت کا) پتہ بھی نہیں چلتا کہ اس کو صدقہ دیا جائے اور نہ لوگوں سے سوال کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ ﷺ)

تشریح | یعنی خصوصیت کے ساتھ پتہ چلا کر ایسے لوگوں کو دینا چاہئے جو سوال نہیں کرتے اور ضرورت کو چھپائے رہتے ہیں۔

سخاوت کی ترغیب :

حدیث : (۳۷) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جو ہاتھ نیچے ہو اس سے اُونچا ہاتھ بہتر ہے۔ (پھر فرمایا کہ:) اُونچا ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرنے والا (اور دوسرے کو دینے والا) ہے اور نیچا ہاتھ وہ ہے جو سوال کرنے والا ہے۔ (بخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

تشریح | یعنی جہاں تک ہوسکے دوسروں پر خرچ کرنے والے بنو اور اپنے ہاتھ کو اُونچا رکھو۔ دوسروں سے سوال کرنے والے مت بنو۔ (جو دوسروں سے لیتا ہے اس کا ہاتھ نیچا ہوتا ہے)۔

حَدیث: (۳۸) فرمایا فخر کائنات ﷺ نے کہ: اگر اُحد پہاڑ کے برابر (بھی) میرے پاس سونا ہوتو ضرور مجھے یہ خوشی ہوگی تین راتیں گزرنے سے پہلے (اس کو صدقہ کردوں اور) میرے پاس اس میں سے کچھ نہ رہے سوائے اس قدر مال کے جو ادائیگی قرض کے لئے روک لوں۔ (بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح | معلوم ہوا کہ قرض کی ادائیگی صدقہ کرنے سے مقدم ہے اور ہمیں ہر صورت میں ادائیگی قرض کا پہلے اہتمام کرنا چاہیے۔

سیّدوں کے لئے زکوٰۃ حلال نہیں:

حَدیث: (۳۹) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: بلاشبہ زکوٰۃ کا مال لوگوں کا میل ہے اور یہ محمد ﷺ اور آلِ محمد (ﷺ) کے لئے حلال نہیں۔ (مسلم عن عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ)

تشریح | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ: سیّدوں کو زکوٰۃ کا مال لینا کسی صورت بھی حلال نہیں ہے۔

اللہ کے لئے خرچ کرو، تنگ دستی سے نہ ڈرو:

حَدیث: (۴۰) فرمایا رحمت عالم ﷺ نے کہ: (حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے) اے بلال! خرچ کر اور یہ خطرہ مت رکھ کہ عرش والا تنگ دست بنادے گا۔

(بیہقی فی شعب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

وھٰذا اخر الاحادیث من ھٰذہ الاربعینۃ
والحمد للہ تعالیٰ اوّلا و اخرًا وباطنًا وظاھرًا

متعلقہ

رمضان

و

صیام

چہل حدیث ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہل حدیث ۶

رمضان وصیام

حدیث : ① فرمایا نبی الرحمت ﷺ نے کہ: انسان کے ہر عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: روزہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے، کیونکہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ اس لئے کہ بندہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے کو میرے لئے چھوڑتا ہے۔ پھر فرمایا کہ: روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں: ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت ہوگی جب اللہ سے ملاقات کرے گا اور روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے اور روزے ڈھال ہیں (جو گناہوں سے اور دوزخ سے بچاتے ہیں)۔ جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو گندی باتیں نہ کرے اور شور نہ مچائے۔ پس اگر کوئی شخص تم سے گالی گلوچ کرنے لگے یا لڑنے لگے تو کہہ دو کہ: میں روزہ دار ہوں، (لڑنا، جھگڑنا، گالی کا جواب دینا میرا کام نہیں)۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ ؓ)

حدیث : ② فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ رمضان ختم ہونے تک کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جن میں سے کوئی دروازہ (رمضان ختم ہونے تک بند نہیں کیا جاتا اور اللہ کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر کے

طلب کرنے والے! آگے بڑھ اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رُک جا۔ اور بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتے ہیں اور ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے۔

(ترمذی عن ابی ہریرہ ؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

حدیث: (۳) فرمایا رسولِ مقبول ﷺ نے کہ: جس نے ایک دن اللہ کی راہ میں روزہ رکھ لیا، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اس قدر دور کر دیں گے کہ ستر سال میں جتنی دور پہنچا جائے۔ (بخاری عن ابی سعید ؓ)

حدیث: (۴) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام ''ریان'' ہے۔ اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔

(بخاری ومسلم عن سہل ؓ)

تشریح: جنت کے جس دروازے کا نام ''ریان'' حدیث میں وارد ہوا ہے اس کا مطلب ہے ''سیرابی والا''۔

حدیث: (۵) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: جس نے بلا کسی شرعی رخصت اور بلا کسی مرض کے (جس میں روزہ چھوڑنا جائز ہو) رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو اگر چہ (بعد میں) اس کو رکھ لے تب بھی ساری عمر کے روزوں سے اس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔

(احمد عن ابی ہریرہ ؓ)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ: رمضان کے روزوں کی فضیلت اور برتری اس قدر ہے کہ اگر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر روزے رکھنے سے بھی وہ فضیلت اور اجر وثواب نہ پائے گا جو رمضان میں روزہ رکھنے سے ملتا ہے گو قضاء کا ایک روزہ رکھنے سے حکم کی تعمیل ہوجائے گی۔

روزہ کی حفاظت:

حدیث: (۶) فرمایا فخرِ بنی آدم ﷺ نے کہ: بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کے لئے (حرام کھانے یا حرام کام کرنے یا غیبت کرنے کی وجہ سے) پیاس کے علاوہ

کچھ بھی نہیں اور بہت سے تہجد گزار ایسے ہیں جن کے لئے (ریا کاری کی وجہ سے) جاگنے کے سوا کچھ نہیں۔ (دارمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث: ⑦ فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: روزہ (شیطان کی شرارت سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے جب تک روزہ دار جھوٹ بول کر یا غیبت وغیرہ کر کے اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ (نسائی عن ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ)

حدیث: ⑧ فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ: جس نے روزہ رکھ کر بُری بات اور برے عمل کو نہ چھوڑا تو اللہ کو اس کی کچھ حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

(بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

قیامِ رمضان:

حدیث: ⑨ فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان میں قیام کی (تراویح وغیرہ پڑھی) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جس نے شبِ قدر میں قیام کیا ایمان کے ساتھ اور ثواب سمجھ کر تو اس کے اب تک کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث: ⑩ فرمایا فخرِ دو عالم ﷺ نے کہ: روزے اور قرآن بندہ کے لئے سفارش کریں گے۔ روزے کہیں گے اے ربّ! ہم نے اس کو دن میں کھانے سے اور دیگر خواہشات سے روک دیا تھا لہٰذا اس کے حق میں ہماری سفارش قبول فرمالیجئے۔ قرآن عرض کرے گا کہ: میں نے رات کو اسے سونے نہ دیا، لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمالیجئے۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔

(بیہقی فی الشعب عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)

رمضان اور قرآن :

حَدیث : (۱۱) فرمایا حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے کہ: رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ ﷺ کی سخاوت بہت ہی زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ رمضان کی ہر رات میں جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ﷺ ان کو قرآنِ مجید سناتے تھے۔ جب جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ ﷺ اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے جو بارش لے کر بھیجی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

رمضان میں سخاوت :

حَدیث : (۱۲) فرمایا حضرت ابن عباس ﷛ نے کہ: جب رمضان داخل ہوتا تھا تو حضور اقدس ﷺ ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ (بیہقی فی الشعب)

تشریح اس حدیثِ مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ: آپ ﷺ یوں ہی عام حالات میں کسی سائل کو محروم نہ فرماتے تھے مگر رمضان میں تو اس کا اہتمام مزید بڑھ جاتا تھا۔

روزہ افطار کرانا :

حَدیث : (۱۳) فرمایا خاتم الانبیاء ﷺ نے کہ: جس نے روزہ دار کا روزہ کھلوایا یا مجاہد کو سامان دے دیا تو اس کو روزہ دار جیسا اجر ملے گا۔ اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے۔ (بیہقی فی الشعب عن زید بن خالد ﷛)

روزہ میں بھول کر کھا پی لینا :

حَدیث : (۱۴) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: جو شخص روزہ میں بھول کر کھا پی لے تو روزہ پورا کر لے کیونکہ (اس کا کچھ قصور نہیں) اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا۔

(بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ ﷛)

سحری کھانا :

حدیث : (۱۵) فرمایا نبی مکرم ﷺ نے کہ: سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔ (بخاری ومسلم عن انس رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۱۶) فرمایا نبی مکرم ﷺ نے کہ: ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔ (مسلم عن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۱۷) فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ سحری کھانے والوں پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ (طبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

افطار :

حدیث : (۱۸) فرمایا نبی الرحمت ﷺ نے کہ: لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے یعنی غروبِ آفتاب ہوتے ہی فوراً روزہ کھول لیا کریں گے۔ (بخاری ومسلم عن سہل رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۱۹) فرمایا رحمتِ کائنات ﷺ نے کہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندوں میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والا ہے، یعنی غروب ہوتے ہی فوراً افطار کرتا ہے اور اسے اس میں جلدی کا خوب اہتمام رہتا ہے۔

(ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۲۰) فرمایا سیّد الکونین ﷺ نے کہ: جب ادھر سے (یعنی مشرق سے) رات آگئی اور ادھر سے (یعنی مغرب سے) دن چلا گیا تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہو گیا (آگے انتظار کرنا فضول ہے بلکہ مکروہ ہے)۔ (مسلم عن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۲۱) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جب تم روزہ کھولنے لگو تو کھجوروں سے افطار کرو کیونکہ کھجور سراپا برکت ہے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے روزہ کھول لو کیونکہ وہ (ظاہر و باطن کو) پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی عن سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ)

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے :

حَدیث : (۲۲) فرمایا خاتم النبیین ﷺ نے کہ: ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

سردی میں روزہ :

حَدیث : (۲۳) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: موسمِ سرما میں روزہ رکھنا مفت کا ثواب ہے۔ (ترمذی عن عامر رضی اللہ عنہ)

تشریح | مفت کا ثواب اس لئے کہ اس میں پیاس نہیں لگتی اور دن جلدی سے گزر جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اس پر بھی روزہ سے گریز کرتے ہیں۔

جنابت روزہ کے منافی نہیں :

حَدیث : (۲۴) فرمایا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ: رمضان المبارک میں حضورِ اقدس ﷺ کو بحالتِ جنابت صبح ہو جاتی تھی اور یہ جنابت احتلام کی نہیں (بلکہ بیویوں کے ساتھ مباشرت کرنے کی وجہ سے ہوتی تھی) پھر آپ ﷺ غسل فرما کر نماز پڑھ لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

تشریح | مطلب یہ ہے کہ صبح صادق سے قبل غسل نہیں فرمایا اور روزہ کی نیت فرمالی پھر طلوعِ آفتاب سے قبل غسل فرما کر نماز پڑھ لی۔ اس طرح سے روزہ کا کچھ حصہ حالتِ جنابت میں گزرا، اس لئے کہ روزہ بالکل ابتدائے صبح صادق سے شروع ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر روزہ میں احتلام ہو جائے تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ جنابت روزہ کے منافی نہیں ہے۔ ہاں! اگر عورت کے ماہواری کے دن ہوں تو روزہ نہ ہوگا۔ ان دنوں کی قضا بعد میں فرض ہے یہی مسئلہ نفاس کے ایام کا ہے، نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے۔

روزہ میں مسواک :

حدیث : (۴۵) فرمایا حضرت عامر بن ربیعہ ؓ نے کہ: رسول اللہ ﷺ کو بحالتِ روزہ اتنی بار مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ جس کا میں شمار نہیں کرسکتا۔ (ترمذی)

تشریح | مسواک تر ہو یا خشک روزہ میں ہر وقت کرسکتے ہیں۔ البتہ منجن، ٹوتھ پاؤڈر، ٹوتھ پیسٹ یا کوئلہ وغیرہ سے روزہ میں دانت صاف کرنا مکروہ ہے۔

روزہ میں سرمہ :

حدیث : (۴۶) فرمایا حضرت انس ؓ نے کہ: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری آنکھ میں تکلیف ہے، کیا میں روزہ میں سرمہ لگالوں؟ فرمایا: لگالو۔ (ترمذی)

اگر روزہ دار کے پاس کھایا جائے :

حدیث : (۴۷) فرمایا فخرِ بنی آدم ﷺ نے کہ: جب تک روزہ دار کے پاس کھایا جاتا رہے اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

(بیہقی فی الشعب عن ابی ہریرہ ؓ)

آخری عشرہ میں عبادت کا خاص اہتمام :

حدیث : (۴۸) فرمایا سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ نے کہ: نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں جس قدر عبادت میں محنت فرماتے تھے، دوسرے ایام میں اس قدر محنت نہیں فرماتے تھے۔ (مسلم)

حدیث : (۴۹) فرمایا سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ نے کہ: جب آخری عشرہ آتا تھا تو سرورِ دو عالم ﷺ تہبند کس لیتے تھے (تاکہ خوب عبادت کریں) اور پوری رات عبادت کرتے تھے اور گھر والوں کو بھی (عبادت کے لئے) جگاتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

شبِ قدر :

حَدیث : (۳۰) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: بلاشبہ یہ مہینہ آچکا ہے، اس میں ایک رات ہے (شبِ قدر) جو (عبادت کی قدر و قیمت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے،، جو اس رات سے محروم ہو گیا وہ کُل خیر سے محروم ہو گیا اور اس شب کی خیر سے وہی محروم ہو گا جو پورا پورا محروم ہو (جسے ذوقِ عبادت بالکل نہیں اور جو فکرِ سعادت سے خالی ہے)۔ (ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۳۱) فرمایا محبوب ربّ العالمین ﷺ نے (اعتکاف کرنے والے کے متعلق) کہ، وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اسے وہ ثواب بھی ملتا ہے جو (اعتکاف سے باہر) تمام نیکیاں کرنے والے کو ملتا ہے۔ (ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

تشریح یعنی اعتکاف میں بیٹھ کر اعتکاف والا خارجِ مسجد جو نیکیاں کرنے سے عاجز ہے تو وہ ثواب کے اعتبار سے محروم نہیں ہے اگر اعتکاف نہ کرتا تو مسجد سے باہر جو نیکیاں کرتا، ان کا ثواب بھی پاتا ہے۔

آخری رات میں بخشش :

حَدیث : (۳۲) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: رمضان کی آخری رات میں اُمتِ محمدیہ (ﷺ) کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا اس سے شبِ قدر مراد ہے؟ فرمایا: نہیں! (یہ فضیلت آخری رات کی ہے، شبِ قدر کی فضیلتیں اس کے علاوہ ہیں)۔ بات یہ ہے کہ عمل کرنے والے کا اجر اس وقت پورا دے دیا جاتا ہے جب کام پورا کر دیتا ہے اور آخری شب میں عمل پورا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بخشش ہو جاتی ہے۔ (احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

عید کا دن :

حَدیث : (۳۳) فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب شبِ قدر ہوتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل

ہوتے ہیں، جو ہراس بندۂ الٰہی کے لئے دعا کرتے ہیں جو اللہ عزّ وجل کا ذکر کررہا ہو پھر جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں کہ دیکھو ان لوگوں نے ایک ماہ کے روزے رکھے اور حکم مانا اور فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! بتاؤ اس مزدور کی کیا جزا ہے جس نے عمل پورا کر دیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا بدلہ پورا دے دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کر دیا جو ان پر لازم تھا اور اب دعا میں گڑگڑانے کے لئے نکلے ہیں۔ قسم ہے میری عزت وجلال اور کرم کی اور میرے علو وارتفاع کی! میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا، پھر (بندوں کو) ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ: میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ لہٰذا اس کے بعد (عیدگاہ سے) بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں۔

(بیہقی فی شعب الایمان)

نفلی روزے

حدیث: (۳۴) فرمایا سرورِ دوعالم ﷺ نے کہ: جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھ لئے (اور ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہا) تو یہ ثواب کے اعتبار سے ایسا ہوگا جیسے اس نے عمر بھر کے روزے رکھے۔ (مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح اللہ تعالیٰ کا مزید فضل یہ ہے کہ اگر رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو تب بھی چھ روزے اور رکھ لینے سے پورے سال کے روزوں کا ثواب عطا فرمانے کا وعدہ فرمالیا۔

حدیث: (۳۵) فرمایا فخرِ بنی آدم ﷺ نے کہ: ہر مہینہ میں تین روزے رکھ لینا اور ہر رمضان کے روزے رکھ لینا اس کا ثواب وہی ہے جو عمر بھر روزے رکھنے کا ثواب ہے (پھر فرمایا) کہ بقرعید کی نویں تاریخ کا روزہ رکھنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ گزشتہ سال کے اور اگلے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ پھر فرمایا: محرم کی دسویں تاریخ کے روزے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔ (مسلم عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۳۶) فرمایا رحمتِ کائنات ﷺ نے کہ: جس نے ایک روزہ اللہ کی رضا کے لئے رکھ لیا اللہ تعالیٰ اس کی ذات کو جہنم سے اتنی دور کردیں گے جتنی دور کوئی اُڑنے والا کوا پیدا ہوتے ہی بوڑھا ہوکر مرتے دَم تک اُڑتا رہے۔ (مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۳۷) فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ: پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں، لہٰذا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل ایسی حالت میں پیش کیا جائے تو کہ میرا روزہ ہو۔ (ترمذی عن ابی ہریرہ ﷺ)

رمضان کے بعد دو اہم کام

صدقۂ فطر :

حَدیث : (۳۸) فرمایا حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے کہ: مقرر فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے: صدقۂ فطر روزوں کو لغو اور گندی باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کی روزی کے لئے۔ (ابوداؤد شریف)

شش عید کے روزے :

حَدیث : (۳۹) فرمایا فخر کونین ﷺ نے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ (نفل) روزے شوال (یعنی عید) کے مہینہ میں رکھے تو (پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہوگا۔ اگر ہمیشہ ایسا ہی کیا کرے گا تو) گویا اس نے ساری عمر روزے رکھے۔ (مسلم عن ابی ایوب ﷺ)

چند مسنون دعائیں

حدیث : (۴۰) فرمایا حضرت معاذ بن زہرہ ﷺ نے کہ: رسول اللہ ﷺ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے :

" اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ " (ابوداؤد)

ترجمہ : "اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر روزہ کھولا"۔

حدیث : (۴۱) فرمایا ابنِ عمر ﷺ نے کہ: افطار کے وقت (یعنی بعد افطار) رسول کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے :

" ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللهُ "

(ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: "پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہوگیا"۔

افطار کی ایک اور دعا :

حدیث : (۴۲)

" اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ "۔

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ کی رحمت کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو سمائے ہوئے ہے کہ آپ میرے گناہ معاف فرمادیں"۔

یہ دعا حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ سے منقول ہے۔ (ابن ماجہ)

حَدیث : (۴۳) جب کسی کے یہاں افطار کرے تو اہلِ خانہ کو یہ دعا دے :

" اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ
وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ "

ترجمہ: روزہ دار تمہارے یہاں افطار کیا کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعا کریں"۔

ایک جگہ افطار کرکے رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا پڑھی تھی۔ (ابن ماجہ)

شب قدر کی دعا :

حَدیث : (۴۴) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کونسی ہے تو (اس رات) میں کیا دعا کروں؟ فرمایا: دعا میں یوں کہنا :

" اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ " (ترمذی)

ترجمہ: "اے اللہ! تُو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے۔ لہٰذا مجھے معاف فرمادے"۔

رمضان المبارک کے چار اہم کام :

(۱) " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ " کی کثرت۔

(۲) استغفار میں لگے رہنا۔

(۳) جنّت نصیب ہونے کا سوال۔

(۴) دوزخ سے پناہ میں رہنے کی دعا کرنا۔ (فضائل رمضان بحوالہ صحیح ابن خزیمہ)

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

متعلقہ

فضائل
و
مسائل
حج وعمرہ

چہل حدیث ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہل حدیث ⑦

فضائل ومسائل حج وعمرہ

حج کی فرضیت اور فضیلت :

حدیث : ① حضرت ابوہریرہ ﷛ نے بیان فرمایا کہ: رسولِ کریم ﷺ نے ہم کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ تم پر حج فرض کیا گیا ہے۔ لہٰذا تم حج کیا کرو۔ (صحیح مسلم)

حدیث : ② حضرت عبداللہ بن عمر ﷛ نے بیان فرمایا کہ: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے جو حج کو واجب کردیتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ زادِ راہ اور سواری ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث : ③ حضرت عمرو بن العاص ﷛ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمرو! کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام ختم کردیتا ہے ان گناہوں کو جو اسلام لانے سے پہلے کیے ہوتے ہیں اور ہجرت ختم کردیتی ہے ان گناہوں کو جو اس سے پہلے کیے ہوتے ہیں۔ اور حج ختم کردیتا ہے ان گناہوں کو جو اس سے پہلے کیے ہوتے ہیں۔ (مسلم)

حج مبرور :

حدیث : ④ حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: کونسا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے

رسول (ﷺ) پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا: اس کے بعد کونسا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کیا گیا: اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا: وہ حج مبرور ہے۔ (بخاری ومسلم)

تشریح اس حدیث میں حج مبرور کا درجہ جہاد کے بعد بیان فرمایا ہے۔ حج مبرور کی تشریح حضرات علمائے کرام نے کئی طرح سے کی ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ: حج مبرور وہ ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہوا ہو۔ (جیسا کہ آئندہ حدیث میں آرہا ہے)

اور بعض حضرات نے فرمایا کہ: جو حج مقبول ہو جائے، وہ حج مبرور ہے۔ اور بعض اکابر نے فرمایا کہ حج مبرور وہ ہے جو حلال مال سے ہو، اور جس میں ریا اور نام ونمود نہ ہو۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: حج مبرور وہ ہے جس کے بعد دنیا کی جانب سے قلب بے رغبت ہو جائے اور آخرت کی طرف رغبت ہو جائے۔ اسی کو بعض حضرات نے یوں فرمایا کہ: جس حج کے بعد گناہ نہ ہو وہ حج مبرور ہے۔

حجاج کرام کو چاہئے کہ اپنے مال اور نیت کا احتساب کریں کہ: ان کا حج قبول ہونے کے درجے میں آسکتا ہے یا نہیں؟ حلال مال سے حج کیا جائے اور حج کے زمانہ میں گناہوں سے بچنے اور حج کے بعد بھی گناہوں سے پرہیز کرنے کا خاص اہتمام کیا جائے۔

حدیث: ⑤ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ: سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور عورتوں کے سامنے وہ باتیں نہ کیں جو مرد و عورت کے درمیان ہوتی ہیں اور گناہ نہ کئے تو وہ (پچھلے گناہوں سے پاک ہو کر اپنے گھر کو) ایسا لوٹے گا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ (بخاری ومسلم)

تشریح اس روایت سے معلوم ہوا کہ: اللہ کی خوشنودی کے لئے حج کیا جائے اور حج بھی ایسا ہو کہ جس میں گناہ نہ کئے جائیں اور عورتوں کے سامنے وہ باتیں نہ کی جائیں جو مرد و عورت کے درمیان خاص ہوتی ہیں۔ تو ایسا حج گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

حجاجِ کرام کی فضیلت :

حدیث : (٦) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم حج کرنے والے سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے کہو کہ: وہ تمہارے لئے استغفار کرے، اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو جائے۔ کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے۔ (مسند احمد)

حدیث : (٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادے سے نکلے، پھر اس کو اس راستے میں موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مجاہد اور حاجی اور عمرہ کرنے والے کا اجر لکھ دیں گے۔

(بیہقی فی شعب الایمان)

حجاج کی دعا کی اہمیت :

حدیث : (٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے وفد (مہمانِ خصوصی) ہیں۔ اگر وہ دعا کریں تو اللہ قبول فرمائے۔ استغفار کریں تو ان کی مغفرت فرمادے۔ (ابن ماجہ)

گناہوں سے معافی اور تنگ دستی سے خلاصی :

حدیث : (٩) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یکے بعد دیگرے حج و عمر کیا کرو، کیونکہ وہ دونوں یقیناً تنگ دستی اور گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں، جیسا کہ آگ کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے زنگ اور میل کچیل کو دُور کر دیتی ہے اور مقبول حج کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

(ترمذی ، نسائی)

حج عورتوں کا جہاد ہے :

حدیث : (۱۰) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے جہاد میں شرکت کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا (یعنی عورتوں کا) جہاد حج ہے۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ :

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! ہم دیکھتے ہیں کہ: جہاد سب اعمال سے افضل ہے۔ کیا ہم عورتیں جہاد نہ کریں؟ اس کے جواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے افضل جہاد حج مقبول ہے۔

(الترغیب)

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا کہ :

بچوں، بوڑھوں، ضعیفوں اور عورتوں کا جہاد حج و عمرہ ہے۔ (کنز العمال)

تشریح اس سے معلوم ہوا کہ عورتیں چونکہ جہاد نہیں کرسکتیں، اس لئے وہ بہت بڑے ثواب کے لئے حج اور عمرہ کرلیا کریں۔

واضح رہے کہ عورت کا بغیر محرم کے حج یا عمرہ کے لئے سفر کرنا گناہ ہے اور پردے کا اہتمام بھی واجب ہے۔ اگر بغیر محرم کے جائے گی یا بے پردہ مردوں کے سامنے آئے گی تو اس کا وبال بہت زیادہ ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ نفل حج کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر جانا جائز نہیں۔ اگرچہ محرم بھی ساتھ ہو۔ (محرم کے بارے میں آئندہ حدیث غور سے پڑھیں)

عورت کے لئے محرم کی شرط :

حدیث : (۱۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: فخر دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ہرگز کوئی مرد کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور

کوئی عورت سفر نہ کرے۔ مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔ یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا نام فلاں جہاد میں لکھ لیا گیا اور میری بیوی حج کے لئے گھر سے نکل چکی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ! اپنی عورت کے ساتھ حج کرو۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی عورت کو خواہ وہ جوان ہو یا بوڑھی محرم یا شوہر کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

محرم اُسے کہتے ہیں جس سے عمر بھر کبھی بھی کسی حال میں نکاح درست نہ ہو۔ جیسے باپ، بھائی، بیٹا، چچا، ماموں وغیرہ۔

اور جس سے کبھی بھی نکاح درست ہو جیسے جیٹھ، دیور یا ماموں زاد، چچازاد، پھوپھی، خالہ کے بیٹے اور بہنوئی وغیرہ۔ یہ لوگ محرم نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ سفر حج یا دوسرا کوئی سفر جائز نہیں۔ تو جو لوگ بالکل رشتے دار نہیں ان کے ہمراہ سفر کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

بہت سی عورتیں محض شوق اور ذوق کو دیکھتی ہیں، شریعت کے قانون کو نہیں دیکھتیں اور غیر محرم کے ساتھ حج کے لئے چل دیتی ہیں، یہ سراسر حرام ہے۔ بھلا جس حج میں شروع سے آخر تک شریعت کی خلاف ورزی کی گئی ہو وہ کیسے مبرور اور مقبول ہو سکتا ہے۔

بغیر محرم کی ۴۸ میل اور اس سے زیادہ کا سفر عورتوں کے لئے جائز نہیں۔ اگرچہ وہ ہوائی جہاز یا ریل سے ہی ہو۔

نابالغ کا حج :

حدیث : (۱۲) حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ: نبی اکرم ﷺ سفر حج میں تھے۔ مقام روحاء میں کچھ ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی جو سواریوں پر جارہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم مسلمان ہیں، پھر ان سے لوگوں نے دریافت کیا: آپ (ﷺ) کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا

رسول ہوں۔ یہ سُن کر ایک عورت نے اپنا بچہ اُوپر اُٹھایا اور نبی اکرم ﷺ کی نظروں کے سامنے کر کے دریافت کیا: کیا اس کا حج ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس کا حج ہوجائے گا اور تجھے ثواب ملے گا۔ (مسلم)

تشریح بچے کو اگر ماں باپ احرام بندھوا دیں اور حج کے کاموں میں اسے ساتھ رکھ کر فرائض اور واجبات ادا کریں تو اس کا بھی حج ہوجاتا ہے۔ ماں باپ نے اس کو جو احرام بندھوایا اور حج کے کام کروائے اور احرام میں جو چیزیں منع ہیں ان سے باز رکھا تو اس کی وجہ سے ان کو بھی ثواب ملتا ہے۔

احرام بندھوانے کے بعد نابالغ سے اگر احرام کے احکام کی خلاف ورزی ہو جائے یا بالکل ہی حج یا عمرہ چھوٹ جائے تو اس پر دَم یا قضاء واجب نہیں ہوتی۔

واضح رہے کہ بچہ اگر نابالغی میں حج کرلے، اگرچہ ہوش منداور سمجھ دار ہو اور بالغ ہونے کے بعد پھر اس کی ملکیت میں اتنی رقم آجائے جس سے حج فرض ہو جاتا ہے تو دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔

حج نہ کرنے پر وعید :

حدیث : (۱۳) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص زادِراہ اور سواری کا مالک ہو جو اس کو بیت اللہ تک پہنچا دے، پھر حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں۔ اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مر جائے یا نصرانی ہو کر۔ اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے :

"وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً" (ترمذی)

زادِراہ سے سفرخرچ مراد ہے۔

جو شخص کھانے پینے اور دوسری ضروری حاجات کے پورا کرتے ہوئے مکہ معظمہ تک پہنچنے کی مالی استطاعت رکھتا ہو اور سواری کا انتظام ہو اور بیوی بچوں کے ضروری اخراجات کا بھی انتظام ہو اس شخص پر حج فرض ہے۔

حج بدل :

حدیث : (۱۴) حضرت ابورزین ؓ سے روایت ہے کہ: انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں حج اور عمرہ کی استطاعت ان میں نہیں اور وہ سفر بھی نہیں کرسکتے: آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرلو۔ (مشکوٰۃ)

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص اتنا بوڑھا ہوگیا کہ خود حج یا عمرہ کے لئے نہیں جاسکتا اور اس کی طرف سے کسی نے حج یا عمرہ کیا تو جس کی طرف سے حج یا عمرہ کیا گیا اُسے ثواب مل جائے گا۔ (اور جس نے حج یا عمرہ کیا ہے وہ بھی ثواب سے محروم نہ رہے گا)

حج بدل فرض کی ادائیگی کے لئے بہت سی شرطیں ہیں جو فقہ کی کتابوں میں لکھی ہیں اور کوئی شخص خود اپنے مال سے زندہ یا مردہ ماں باپ یا دوسرے رشتے داروں کی طرف سے حج بدل کرلے۔ جس سے ثواب پہنچانا مقصود ہو تو اس میں کوئی شرط نہیں۔ جس میقات سے چاہے جاکر حج کرلے یا کسی دوسرے شخص سے حج کروادے۔ مرد عورت کی طرف سے اور عورت، مرد کی طرف سے حج و عمرہ کرسکتے ہیں۔

عمرہ کی فضیلت :

حدیث : (۱۵) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ کرنے کے بعد آئندہ عمرہ کرنے تک درمیان میں جو گناہ ہوجائیں، یہ دونوں عمرے اُن کا کفارہ ہوجاتے ہیں اور حج مقبول کا بدلہ تو سوائے جنت کے کچھ نہیں۔ (بخاری و مسلم)

رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب :

حدیث : (۱۶) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کا ایک عمرہ حج کے برابر ہے۔ (بخاری و مسلم)

تشریح اس مبارک حدیث سے رمضان شریف میں عمرہ کرنے کی فضیلت معلوم ہوئی۔ حضوراقدس نے ارشادفرمایا کہ: رمضان المبارک میں ایک عمرہ، ایک حج کرنے کے برابر ہے۔ بخاری ومسلم میں (تَعْدِلُ حَجَّةً) ہی ہے۔ لیکن محدث ابنِ حبان رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ نقل کئے: (تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِیْ) یعنی رمضان المبارک میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (جیسا کہ الترغیب والترہیب میں مذکور ہے)

احرام کا بیان

احرام کے کپڑے :

حدیث : (۱۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تم میں سے ہر شخص ایک چادر اور ایک لنگی اور دو چپلوں کو پہن کر احرام میں داخل ہو جائے۔ (مسند احمد)

تشریح یہ مردوں کے احرام کا بیان ہے۔ عورتیں بدستور سلے ہوئے کپڑے پہنے رہیں۔

احرام سے پہلے خوشبو لگانے کی سُنّت :

حدیث : (۱۸) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ: میں نے جناب رسولِ کریم ﷺ کو اس سے پہلے کہ آپ احرام کی نیت کریں احرام کے لئے خوشبو لگایا کرتی تھی۔ (بخاری ومسلم)

احرام کے لئے غسل کرنا :

حدیث : (۱۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے احرام کے لئے کپڑے اُتارے اور غسل فرمایا۔ (ترمذی)

تشریح یہ غسل آنحضرت ﷺ نے ذوالحلیفہ میں کیا تھا، جسے آج کل "ابیارعلی" اور (بیرعلی) کہتے ہیں۔ یہ اہلِ مدینہ کی میقات ہے۔

احرام کی دو رکعات :

حَدیث : (۲۰) حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں احرام کے واسطے دو رکعتیں ادا کیں۔ (بخاری و مسلم)

تلبیہ :

حَدیث : (۲۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ: جناب رسولِ کریم ﷺ کا تلبیہ یہ تھا :

"لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ، لَا شَرِیْکَ لَکَ "

(مؤطا امام مالک)

ترجمہ: "میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک ساری تعریفیں اور سب نعمتیں تیری ہی ہیں اور (سارا) ملک (تیرا ہی ہے) تیرا کوئی شریک نہیں"۔

تشریح صرف احرام کے کپڑے پہن لینے سے احرام میں داخلہ نہیں ہوتا۔ احرام میں داخلے کے لئے تلبیہ پڑھنا لازم ہے جس کے الفاظ اُوپر لکھ دیئے گئے ہیں۔

تلبیہ کی فضیلت :

حَدیث : (۲۲) حضرت سہل بن سعد ﷺ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حاجی "لبیک" کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں بائیں جو پتھر، درخت اور ڈھیلے ہوتے ہیں وہ بھی "لبیک" کہتے ہیں اور اس طرح زمین کے ختم

ہونے تک (ان چیزوں کے تلبیہ پڑھنے کا) سلسلہ چلتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

طواف کا بیان :

حدیث : (۲۳) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو سب سے پہلا کام یہ کیا کہ: وضو فرمایا اور پھر کعبہ شریف کا طواف کیا۔ (بخاری ومسلم)

طواف کی فضیلت اور حجر اسود کے استلام سے گناہوں کا کفارہ :

حدیث : (۲۴) حضرت عبید اللہ بن عمیر ﷺ سے روایت ہے کہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں رکنوں پر استلام کے لئے لوگوں کے ساتھ مزاحمت کرتے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو اس طرح مزاحمت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جس شخص نے سات چکروں سے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اس کی گنتی اچھی طرح کی تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملے گا اور یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: طواف کرنے والا جو بھی قدم رکھتا ہے اور اُٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ایک گناہ معاف فرماتا ہے اور ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ (ترمذی)

تشریح: مزاحمت کے معنی یہ ہے کہ رکن یمانی اور حجر اسود پر استلام کرنے کی خوب اہتمام کے ساتھ کوشش کرتے تھے۔ لڑنا، جھگڑنا، کسی کو ہٹانا۔ دفع کرنا مراد نہیں ہے۔ حجر اسود کو بوسہ دینے کا موقع نہیں ہوتا تھا تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو بوسہ دے دیتے تھے۔

رمل اور اضطباع :

حدیث : (۲۵) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ''جعرانہ'' سے (احرام باندھ کر)

عمرہ کیا اور تین چکروں میں رمل کیا اور اپنی چادروں کو اپنی بغلوں کے نیچے اور باقی حصے کو اپنے بائیں کندھے پر ڈال دیا۔ (ابوداود)

تشریح بغل کے نیچے سے چادر کا پلو نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال لیا جائے اس کو ''اضطباع'' کہتے ہیں اور ''رمل'' یہ ہے کہ دونوں مونڈھوں کو ہلاتے ہوئے تیزی سے قدم اُٹھا کر چلیں۔

رمل اور اضطباع صرف مردوں کے لئے ہے اور صرف اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہو۔

حدیث : (۲۶) حضرت علی بن اُمیہ ﷛ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کا طواف اس حال میں کیا کہ آپ ﷺ ہری چادر سے اضطباع کیے ہوئے تھے۔ (ابوداود، ابن ماجہ، داری)

سواری پر طواف :

حدیث : (۲۷) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: فرماتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیماری کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم جانور پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے ہونے کی حالت میں طواف کرلو۔ فرماتی ہیں کہ: میں نے طواف کیا اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف کے ایک طرف نماز پڑھ رہے تھے اور ''وَالطُّوْرِ وَ كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ'' تلاوت فر رہے تھے۔ (بخاری ومسلم)

حدیث : (۲۸) حضرت عبداللہ بن عباس ﷛ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے اُونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا اور جب بھی رکن یعنی حجر اسود پر پہنچتے اس کی طرف کسی چیز سے اشارہ کرتے تھے جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی اور ''اللہ اکبر'' کہتے تھے۔ (بخاری)

تشریح رسول اللہ ﷺ نے اُونٹ پر طواف کیا تا کہ طواف کرنے والے آپ کے عمل کو دیکھ لیں۔ قوت اور طاقت والے لوگوں کو آپ ﷺ کے عمل پر قیاس کر کے سواری پر طواف کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ آج کل اُونٹ پر طواف کرنے کا تو موقع ہی نہیں۔ اگر کوئی شخص مجبور اور معذور ہو تو کھٹولے پر یا ہاتھ سے چلانے والی گاڑی (وہیل چیئر) پر طواف کر سکتا ہے۔

حجر اسود کا استلام :

حدیث : (۲۹) حضرت زبیر بن عدی ﷛ کا بیان ہے کہ: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کے استلام کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ: میں نے حضور اقدس ﷺ کو اس کا استلام کرتے ہوئے اور اس کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ (بخاری)

حدیث : (۳۰) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ حجر اسود کو اپنا ہاتھ لگاتے تھے اور پھر اپنے ہاتھ کو چوم لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ: میں نے اس کا چومنا نہیں چھوڑا جب سے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری ومسلم)

حدیث : (۳۱) حضرت ابو طفیل ﷛ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ حجر اسود کو ایک لکڑی سے چھواتے ہیں پھر اس لکڑی کو بوسہ دے رہے ہیں۔ (مسلم)

تشریح حجر اسود اتنی اُونچائی پر لگا ہوا ہے کہ کھڑا ہوا آدمی اُس کو بوسہ دے سکتا ہے۔ جب طواف شروع کرے تو اس کو بوسہ دے، بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چوم لے۔ اگر دونوں ہاتھ لگا سکے تو دونوں ورنہ دایاں ہاتھ لگا کر چوم لے۔ اگر حجر اسود تک ہاتھ نہ پہنچ سکتا ہو تو دُور سے کوئی لکڑی لگا دے پھر اس لکڑی کو چوم لے۔ اور اگر کوئی لکڑی پاس نہ ہو تو حجر اسود کے سامنے آئے اور دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرے، اس کو استلام کرنا کہا جاتا ہے۔ اس حدیث میں اسی کا ذکر ہے۔

حجر اسود کے استلام کی اہمیت اور فضیلت :

حدیث : (۳۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا کہ: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قیامت کے دن

اُٹھائے گا اس حال میں کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی، جن سے وہ دیکھتا ہوگا۔ اور زبان ہوگی، جس سے وہ بولتا ہوگا اور اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

رُکنین کا استلام :

حدیث : (۳۳) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (طواف میں) کسی چیز کو استلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے یمن کی جانب کے دونوں گوشوں کے۔ (بخاری و مسلم)

تشریح کعبہ شریف کے چار گوشے ہیں :

(۱) حجر اسود والا ، (۲) رکن عراقی ، (۳) رکن شامی ، (۴) رکن یمانی

حجر اسود کے بالمقابل دوسرا گوشہ رکن یمانی ہے جو یمن کی طرف پڑتا ہے۔ صرف ان دونوں کا استلام مشروع ہے۔ اسی کو حدیثِ بالا میں بیان کیا ہے، چونکہ حجر اسود والا گوشہ رکن یمانی کے مقابل ہے اور دونوں ایک ہی جانب ہیں۔ اس لئے بطورِ اختصار دونوں کو ''رکنین یمانیین'' سے تعبیر فرمایا۔

طواف کرتے ہوئے کیا پڑھے ؟

حدیث : (۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بیت اللہ کا سات چکروں سے طواف کیا اور

'' سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ''

پڑھا اور اس کے علاوہ کوئی بات نہ کی تو اس کے دس گناہ نامۂ اعمال سے مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے اور جس نے طواف کیا (اور طوف کے درمیان دنیاوی) باتیں کیں تو وہ ایسا ہے جیسے وہ رحمت میں اپنے پاؤں سے گھس گیا جس طرح کوئی شخص اپنے پیروں سے پانی میں گھس جائے۔ (رواہ ابن ماجہ)

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی دعا :

حدیث : (۳۵) حضرت عبداللہ بن سائب ؓ بیان فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اکرم ﷺ کو طواف کرتے ہوئے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا :

" رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ "

(ابوداؤد)

رکن یمانی کی دعا :

حدیث : (۳۶) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی پر ستر فرشتے ہیں، جو شخص وہاں جا کر یہ دعا پڑھے تو وہ اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں :

" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ "

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے معافی کا طالب ہوں اور دونوں جہانوں میں عافیت مانگتا ہوں۔ اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی اور جہنم کے عذاب سے ہماری حفاظت فرمایا"۔

طواف میں باتیں کرنا :

حدیث : (۳۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کا طواف کرنا نماز کی طرح ہے، سوائے اس کے کہ تم اس میں باتیں کرتے ہو۔ پس جو شخص اس میں باتیں کرے تو اچھی بات کے علاوہ ہرگز کوئی بات نہ کرے۔ (ترمذی، نسائی، دارمی)

رکن اور مقامِ ابراہیم کی فضیلت :

حدیث : (۳۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: رکن (اس سے حجر اسود مراد ہے) اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی روشنی کو دنیا میں ختم کر دیا ہے اور اگر ان کی روشنی کو ختم نہ فرماتا تو وہ مشرق ومغرب کے درمیان جتنی دنیا ہے سب کو منور کر دیتے۔ (ترمذی)

طواف کے بعد دو رکعتیں :

حدیث : (۳۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ مسجد حرم میں تشریف لائے اور بیت اللہ کا سات چکروں سے طواف کیا اور آپ ﷺ نے مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا کیں، پھر آپ ﷺ صفا کی طرف تشریف لے گئے اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (صحیح بخاری)

سعی کا بیان :

حدیث : (۴۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور بیت اللہ کا طواف کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر صفا، مروہ کے درمیان سعی کی۔ (بخاری)

تشریح صفا ومروہ کے درمیان آنے جانے کو سعی کہتے ہیں۔ یہ حج وعمرہ میں صرف ایک ایک مرتبہ واجب ہے اور کوئی سعی اس وقت تک معتبر نہیں جب تک اس سے پہلے طواف نہ کر لیا جائے اور سعی نفل کے طور پر مشروع نہیں ہے۔

حدیث : (۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مکہ میں داخل ہوئے، پھر حجر اسود کی طرف بڑھے اور اس کو چوما، پھر بیت اللہ

کا طواف کیا، پھر صفا پر آئے اور اس کے اُوپر چڑھے، یہاں تک کہ کعبہ شریف نظر آنے لگا، پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور دعا کی، جب تک (ذکر اور دعا کا) قصد رہا۔ (ابوداؤد)

الدُّعاء بينَ الميلين :

حَدیث : (۴۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب (دوہرے ستونوں کے درمیان) دوڑتے تھے تو یوں کہتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ وَالْاَکْرَمُ"

(المعجم الاوسط للطبرانی)

حلق یا قصر :

حَدیث : (۴۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: اے اللہ! حلق کروانے والوں پر رحم فرما۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اور قصر کرانے والوں پر؟ آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ فرمایا: اے اللہ! حلق کروانے والوں پر رحم فرما۔ عرض کیا گیا: اور قصر کرانے والوں پر بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور قصر کرانے والوں پر بھی۔ (بخاری ومسلم)

تشریح اس حدیث مبارکہ میں "حلق" اور "قصر" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ حلق، سر منڈانے کو کہتے ہیں اور قصر، بال کٹوانے کو کہتے ہیں۔

دعائے یومِ عرفہ :

حَدیث : (۴۴) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دعا یومِ عرفہ کی دعا ہے اور بہترین بات جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں علیہم السلام نے کہی وہ یہ ہے :

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" (بخاری)

کعبہ شریف کا داخلہ :

حدیث : (۴۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ: حضور اقدس ﷺ کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ اُسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ (جن کے پاس کعبہ شریف کی چابی رہتی تھی) اور بلال رباح حبشی رضی اللہ عنہم داخل ہوئے۔ جب آپ ﷺ داخل ہو گئے تو دروازہ بند کر دیا گیا اور اس میں کچھ دیر تک رہے۔ جب باہر تشریف لائے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ: آپ ﷺ نے کعبہ کے اندر کیا عمل کیا؟ انہوں نے بتایا کہ: آپ ﷺ نے ایک ستون اپنی بائیں جانب کیا اور دو ستون داہنی جانب کیے اور تین ستون اپنے پیچھے کیے اور اس وقت بیت اللہ شریف کی چھت چھ ستونوں پر تھی۔ مذکورہ جگہ پر (ستونوں کے درمیان) کھڑے ہو کر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

تشریح اگر رشوت اور کسی مسلمان کو ایذاء دیئے بغیر کعبہ شریف کے اندر داخل ہونے کی سعادت نصیب ہو جائے تو اندر دو رکعات نماز نفل پڑھ لے۔ رشوت یا کسی مسلمان کو تکلیف دے کر داخل نہ ہو کیونکہ رشوت اور ایذاء مسلم حرام ہے اور کعبہ کے اندر داخل ہونا مستحب ہے۔

حج اور عمرہ کا کوئی عمل کعبہ شریف کے اندر نہیں ہوتا، اس لئے ایذاء مسلم کے بغیر داخل ہو سکتا ہو تو داخل ہو جائے۔

مسجدِ حرام میں نماز کا ثواب :

حدیث : (۴۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجدِ حرام میں ایک نماز دوسری مساجد کے مقابلے میں ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔ (رواہ احمد)

مسجدِ نبوی میں نماز کا ثواب :

حدیث : (۴۷) حضرت ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز بنسبت دوسری مسجدوں کے ایک ہزار نمازوں سے بھی زیادہ ہے۔ البتہ مسجدِ حرام اس سے مستثنیٰ ہے (کیونکہ اس کا ثواب ایک لاکھ نمازوں سے بھی زیادہ ہے)۔ (بخاری ومسلم)

تشریح اس حدیث مبارکہ میں مسجدِ نبوی کی ایک نماز کا ثواب دوسری مسجدوں کے مقابلے میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر بتایا ہے ہزار سے کتنا زیادہ ہے اس کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے۔ سنن ابن ماجہ کی ایک روایت میں مسجدِ نبوی کی ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر بتایا ہے۔

جنّت کا باغیچہ :

حدیث : (۴۸) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میرے گھر اور منبر کا درمیان، جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (بخاری ومسلم)

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ: مسجد نبوی کا وہ حصہ جو قبر اطہر اور منبر شریف کے درمیان ہے وہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہونے کے اعتبار سے یہ حصہ ایسا ہی ہے جیسا کہ جنّت کا باغ ہو۔ بعض اکابر نے اس کا یہ مطلب بتایا ہے کہ اس جگہ عبادت کرنا جنّت کا باغ ملنے کا ذریعہ ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہ جگہ حقیقت میں جنّت کا ٹکڑا ہے جو دنیا میں منتقل کیا گیا ہے۔ پھر بعینہ یہ ٹکڑا جنّت میں منتقل ہو جائے گا۔

یہ جو فرمایا کہ: ''میرا منبر میرے حوض پر ہے'' اس کا مطلب بعض علماء نے یہ بتایا ہے کہ: مسجدِ نبوی میں جو منبر شریف ہے وہ بعینہٖ حوضِ کوثر پر منتقل ہو جائے گا اور بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ: حضور اقدس ﷺ نے حوضِ کوثر کا ایک حال بیان فرمایا

ہے کہ: اس پر میرے لئے ایک منبر ہوگا۔ اس صورت میں مسجد کے منبر سے اس حدیث کا تعلق نہیں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ مسجد میں جو منبر ہے اس کے قریب عبادت کرنے کا ثمرہ یہ ہوگا کہ اس کی برکت سے قیامت میں حوضِ کوثر پر حاضری نصیب ہوگی۔

مسجدِ قُبا کا ثواب :

حدیث : (۴۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہر سنیچر کو پیدل چل کر اور کبھی سوار ہو کر مسجدِ قبا تشریف لے جاتے تھے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

تشریح قبا مدینہ منورہ کا ایک محلّہ ہے جو حرم شریف سے دو ڈھائی میل کے فاصلے پر ہے۔ جب مکہ معظمہ سے رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی تو شہر مدینہ میں پہنچنے سے قبل چند دن قبا میں قیام فرمایا۔ اس قیام کے زمانے میں آپ ﷺ نے اپنے صحابۂ کرامؓ کے ساتھ مل کر یہاں ایک مسجد تعمیر فرمائی، اسی کو ''مسجدِ قباء'' کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس مسجد کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ ''تقویٰ پر اس کی بنیاد رکھی گئی ہے''۔

حدیث : (۵۰) حضرت سہل بن حُنیف ؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر مسجدِ قباء میں آیا اور اس میں نماز پڑھی تو اس کو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (الترغیب والترہیب)

وهذا اخر الاحاديث من هٰذه الرسالة والحمد لله

اوّلًا واخرًا وباطنًا و ظاهرًا

متعلقہ

تلاوت، ذکر

و

درود شریف

چہل حدیث ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہل حدیث ⑧

تلاوت، ذکر و درود شریف

قرآن مجید کی تلاوت پر انعام :

حدیث : ① فرمایا فخر کائنات ﷺ نے کہ: بلاشبہ دلوں پر زنگ آجاتا ہے، جس طرح پانی کے پہنچنے سے لوہے پر زنگ آجاتا ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! (زنگ دُور کر کے) دلوں کو صاف کرنے کی کیا ترکیب ہے؟ آنحضرت ﷺ نے جواب دیا کہ اس کی ترکیب موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا ہے۔

(بیہقی فی شعب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

حدیث : ② فرمایا سیّد الانبیاء ﷺ نے کہ: نماز میں (کھڑے ہو کر) قرآن پڑھنا نماز کے علاوہ (یعنی نماز کے باہر) پڑھنے سے افضل ہے اور نماز کے علاوہ قرآن پڑھنا "سبحان اللہ، اللہ اکبر" پڑھنے سے بہتر ہے اور "سبحان اللہ" پڑھنا صدقہ (کرنے سے) افضل ہے اور صدقہ روزے سے افضل ہے اور روزہ دوزخ سے (بچانے والی) ڈھال ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

حدیث : ③ فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ: جو شخص قرآن پڑھ کر لوگوں سے کھانے کو مانگتا ہے قیامت کے روز وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ ہڈی (ہی ہڈی) ہوگا، اس پر ذرا گوشت نہ ہوگا۔ (بیہقی فی الشعب عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۴) فرمایا فخر عالم ﷺ نے کہ: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور پھر بھول جاتا ہے تو ضرور قیامت میں اس حال میں آئے گا کہ (کوڑھی کی طرح) اس کے ہاتھ پاؤں گرے ہوئے ہوں گے۔ (ابوداؤد عن سعد بن عبادہ ؓ)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ: قرآن کو یاد رکھنے کا اچھی طرح دھیان رکھو، کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ میں میری جان ہے جو اُونٹ اپنی رسیوں سے نکل کر (تیزی کے ساتھ) چھٹکارا پاجاتے ہیں قرآن ان سے بھی زیادہ سختی کے ساتھ، چھوٹ کر چل دینے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حَدیث : (۵) فرمایا سیّد البشر ﷺ نے کہ: (قیامت کے روز) قرآن والے سے کہا جائے گا کہ: پڑھتا جا اور (بلند درجات پر) چڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔ جس طرح دنیا میں پڑھتا تھا، کیونکہ تیری منزل وہیں ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے۔ (احمد عن عبداللہ بن عمرو ؓ)

حَدیث : (۶) فرمایا فخر بنی آدم ﷺ نے کہ: جس کے اندر ذرا بھی قرآن نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (ترمذی عن ابن عباس ؓ)

حَدیث : (۷) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: پروردگار عالم تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جس کو قرآن نے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے سوال کرنے کی فرصت نہ دی تو میں اس کو اس سے افضل دوں گا جو سوال کرنے والوں کو دوں گا اور کلام اللہ کی فضیلت باقی کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ کی فضیلت مخلوق پر ہے۔ (احمد عن ابی سعید ؓ)

تشریح یہ جو فرمایا کہ قرآن نے ذکر اور سوال کرنے کی فرصت نہ دی، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قدر تلاوت کرتا ہے کہ دعا و اذکار، اور اوراد و وظائف و تسبیحات کے لئے وقت نہیں ملتا۔ ایسے شخص کے متعلق یہ نہ سمجھا جائے کہ اس نے دعا تو مانگی ہی نہیں، اسے کیا ملے گا۔ قرآن کی برکت سے اللہ تعالیٰ جو کچھ اسے دیں گے وہ دعا مانگنے والوں کی مرادوں سے افضل ہوگا۔

حَدیث : (۸) فرمایا شفیع المذنبین ﷺ نے کہ: جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف تلاوت کیا تو اس ایک حرف کے بدلہ میں اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کو (کم از کم)

دس گنا کر دیا جاتا ہے۔ (پھر فرمایا کہ:) میں یہ نہیں کہتا کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے۔ (بلکہ) الف ایک حرف اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی عن ابن مسعودؓ)

حدیث: (۹) فرمایا فخر بنی آدم ﷺ نے کہ: جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے ماں باپ کو قیامت کے روز ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی (اس وقت کی) روشنی سے (بھی) اچھی ہوگی جب کہ سورج تمہارے گھروں میں ہو۔ سو اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس نے یہ عمل کیا، یعنی جب ماں باپ کا یہ انعام ہے تو عمل کرنے والے کو کس قدر ملے گا اس پر غور کرلو۔ (احمد عن معاذ جہنیؓ)

سورۂ یٰسٓ کی فضیلت:

حدیث: (۱۰) فرمایا ہادی عالم ﷺ نے کہ: بلاشبہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسٓ ہے اور جو شخص (ایک بار) سورۂ یٰسٓ پڑھے تو اس کے پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے دس مرتبہ قرآن شریف پڑھنے کا ثواب لکھ دیں گے۔ (ترمذی عن انسؓ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی رضا کے لئے یٰسٓ پڑھی اس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ پس تم اس کو مرنے والوں کے پاس (جان کنی کے وقت) پڑھا کرو۔ (بیہقی فی الشعب)

سورۂ کہف کی فضیلت:

حدیث: (۱۱) فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ: جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لی تو دونوں جمعوں کے درمیان اس کے لئے نور روشن رہے گا، یعنی اس کے دل میں نورانیت رہے گی۔ (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جس نے جمعہ کے روز سورۂ آلِ عمران پڑھ لی، رات (آنے) تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا بھیجتے رہیں گے (دارمی) اور ایک حدیث میں ہے کہ: جمعہ کے دن سورۂ ہود پڑھا کرو۔ (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

رات کو سورۃ واقعہ پڑھنا :

حَدیث : (۱۲) فرمایا سیّد البشر ﷺ نے کہ: جس نے روزانہ رات کو سورۃ واقعہ پڑھی اسے کبھی فاقہ نہ پہنچے گا۔ (بیہقی فی الشعب عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ)

سورۃ فاتحہ میں شفاء ہے

حَدیث : (۱۳) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: فاتحۃ الکتاب (یعنی سورۃ فاتحہ) میں ہر مرض کی شفاء ہے۔ (دارمی عن عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ مرسلا)

حَدیث : (۱۴) فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ (سورۃ) "اِذَا زُلْزِلَتْ" نصف قرآن پاک کے برابر ہے اور (سورۃ) "قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ" تہائی قرآن کے برابر ہے اور (سورۃ) "قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ" چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

ایک اور حدیث میں ہے کہ سورۃ "اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ" کا پڑھنا ہزار آیات پڑھنے کے برابر ہے۔ (بیہقی فی الشعب رضی اللہ عنہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: (سورۃ) "اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ" چوتھائی قرآن ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ (سورۃ) "فَتْح" مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوا۔ (حصن حصین)

تشریح مطلب یہ ہے کہ: ان سورتوں کی بڑی فضیلت ہے۔ ان کا پڑھنا اور تلاوت کرنا بڑی سعادت ہے۔ چھوٹی چھوٹی سورتیں ہیں اور ان کا اجر و ثواب بہت بڑا ہے۔ کوئی شخص ذرا بھی دھیان دے تو روزانہ سینکڑوں بار پڑھ سکتا ہے۔

سورۃ "الملک" اور سورۃ "الم سجدہ" کی فضیلت :

حَدیث : (۱۵) فرمایا رحمت عالم ﷺ نے کہ: بے شک قرآن میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیات ہیں۔ ایک شخص کے لئے اس نے یہاں تک سفارش کی ہے کہ وہ بخش دیا جائے گیا۔ وہ سورت "تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ" ہے۔

(احمد و ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح دوسری حدیث میں ہے کہ: یہ سورت عذابِ قبر سے نجات دلانے والی ہے اور سورۂ ''الم سجدہ'' کے متعلق بھی یہ فضیلت وارد ہوئی ہے۔ آنحضرت ﷺ ان دونوں سورتوں کو پڑھے بغیر (رات کو) نہ سوتے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف)

سورۂ ''الاخلاص'' کی فضیلت :

حدیث : (۱۶) فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ: جس نے دس مرتبہ سورۂ ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' پڑھ لی اس کے لئے جنّت میں ایک محل بنادیا جائے گا اور جس نے بیس مرتبہ پڑھ لی اس کے لئے دو محل بنادیئے جائیں گے اور جس نے تیس مرتبہ پڑھ لی اس کے لئے تین محل بنادیئے جائیں گے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم (اس طرح تو) ہم محلوں کی کثرت کرلیں گے! حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: (اللہ کی داد و دہش) اس سے بہت زیادہ ہے (تعجب نہ کرو)۔

(دارمی عن سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ مرسلا)

قرآن مجید سننے کا ثواب :

حدیث : (۱۷) فرمایا حضور اکرم ﷺ نے کہ: جو شخص اللہ کی کتاب کی ایک آیت سنے اس کے لئے دو چند نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص تلاوت کرے قیامت کے دن وہ آیت اس کے لئے نور ہوگی۔ (احمد عن ابی ہریرہ ؓ)

ذکر اللہ کے فضائل :

حدیث : (۱۸) فرمایا حضور انور ﷺ نے کہ: جو اپنے ربّ کو یاد کرتا ہے اور جو (اپنے ربّ کو) یاد نہیں کرتا اس کی مثال زندہ اور مُردہ کی ہے (یعنی ذکر کرنے والا زندہ ہے اور غافل مُردہ ہے)۔ (بخاری و مسلم عن ابی موسیٰ ؓ)

حدیث : (۱۹) فرمایا نبی الرحمت ﷺ نے کہ: جو لوگ کسی ایسی مجلس سے کھڑے ہوئے جس میں انہوں نے اللہ کی یاد نہ کی تو گویا یہ لوگ مُردار گدھے کی نعش چھوڑ کر اُٹھے اور یہ مجلس ان لوگوں کے حق میں حسرت (کا سبب) ہوگی۔ (احمد عن ابی ہریرہ ؓ)

تشریح "مُردار گدھے کی نعش" دُنیا کو فرمایا۔ جن لوگوں نے ذرا ذکر نہ کیا اور پوری مجلس دنیا کے ذکر و فکر میں گزار دی انہوں نے حقیر دنیا ہی کو سب کچھ سمجھا۔ لامحالہ ان کی مجلس آخرت میں حسرت اور نقصان کا سبب ہوگی۔

حدیث: (۲۰) فرمایا سرکارِ دو عالم ﷺ نے کہ: انسان کی ہر بات اس کے لئے وبال ہے مگر یہ کہ بھلائی کا حکم کرے یا بُرائی سے منع کرے یا اللہ کا ذکر کرے۔

(ترمذی عن اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا)

حدیث: (۲۱) فرمایا محبوب ربّ العالمین ﷺ نے کہ: اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ نہ بولا کرو کیونکہ ذکر اللہ کے علاوہ زیادہ بولنا دل کو سخت کر دینے والا ہے اور بلاشبہ لوگوں میں سب سے زیادہ جو اللہ سے دُور ہے وہ سخت دل والا ہے۔ (ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

حدیث: (۲۲) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ: بلاشبہ انسان کے دل پر شیطان مضبوطی کے ساتھ جما ہوا ہے۔ پس جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ہٹ جاتا ہے اور جب وہ غافل ہوتا ہے تو وسوسے ڈالنے لگتا ہے۔ (بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

حدیث: (۲۳) فرمایا شفیع المذنبین ﷺ نے کہ: ہر چیز کے لئے صفائی ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی اللہ کا ذکر ہے اور ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی چیز عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والی نہیں۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (اس معاملہ میں) جہاد فی سبیل اللہ بھی ذکر سے بڑھ کر نہیں؟ فرمایا: ہاں! جہاد بھی اس سے بڑھ کر نہیں اگرچہ لڑتے لڑتے مجاہد کی تلوار ٹوٹ جائے۔

(بیہقی فی الدعوات الکبیر عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

حدیث: (۲۴) فرمایا نبی الرحمت ﷺ نے کہ: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: میں بندہ کے ساتھ ہوں، جب تک وہ میرا ذکر کرے اور اس کے ہونٹ میرے (ذکر کے ساتھ ملتے رہیں۔ (بخاری عن ابی ہریرہ ؓ)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ: اس قدر اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہنے لگیں۔ (ترغیب)

ذکر کے کلمات :

حَدیث : (۲۵) فرمایا فخرِ کائنات ﷺ نے کہ: البتہ "سُبحَانَ اللہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکبَرُ" ایک بار کہہ لینا میرے لئے ان سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوا۔ (مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۲۶) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں (اور قیامت کے دن ترازو میں بھاری ہوں گے (اور) رحمٰن کو محبوب ہیں، وہ کلمات یہ ہیں :

"سُبحَانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ ، سُبحَانَ اللہِ العَظِیمِ"

(بخاری عن ابی ہریرہ)

حَدیث : (۲۷) فرمایا فخرِ بنی آدم ﷺ نے کہ جس نے "سُبحَانَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ" کہا اس کے لئے جنّت میں کھجور کا ایک درخت لگ گیا۔ (ترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۲۸) فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ: "اَفضَلُ الذِّکرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" اور "اَفضَلُ الدُّعَآءِ اَلحَمدُ لِلّٰہِ" ہے۔ (ایضاً)

حَدیث : (۲۹) فرمایا رسولِ معظم ﷺ نے کہ: موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ان کے رہنے والے اور ساتوں زمینیں یہ (سب) ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اور ایک پلڑے میں "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" رکھ دیا جائے تو "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" والا پلڑا ضرور جھک جائے گا۔ (شرح السنۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۳۰) فرمایا ہادیٔ عالم ﷺ نے کہ: "لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ" کی کثرت کیا کرو۔ کیونکہ وہ جنّت کے خزانہ سے ہے۔ (ترمذی عن مکحول مرسلاً) اور ایک حدیث میں ہے کہ: "لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ" ۹۹ مرضوں کی دوا ہے جن میں سب سے کم رنج ہے۔ (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

استغفار کی فضیلت :

حَدیث : (۳۱) فرمایا فخرِ عالم ﷺ نے کہ: اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے (قیامت کے دن) اپنے اعمال نامہ میں بہت استغفار پایا۔ (ابن ماجہ عن عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ)

ایک حدیث میں ہے کہ : جس نے

" اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ "

کہا اس کی مغفرت ہوجائے گی اگرچہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہو۔ (عن بلال بن یسار ﷺ)

حدیث : (۳۲) فرمایا حضور اقدس ﷺ نے کہ: جو شخص استغفار میں لگا رہے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ اور ہر غم سے چھٹکارے (کا ذریعہ) بنادیں گے اور ایسی جگہ سے اس کو رزق دیں گے جہاں سے اسے دھیان بھی نہ ہوگا۔ (احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

حدیث : (۳۳) فرمایا شافع محشر ﷺ نے کہ: بلاشبہ مؤمن جب گناہ کرتا ہے تو (گناہ کے اثر سے) اس کے دل پر سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے۔ پس اگر توبہ واستغفار کیا تو دل صاف ہوگیا اور اگر (توبہ استغفار نہ کیا بلکہ اور کوئی گناہ کی) زیادتی کردی تو وہ نقطہ بھی بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے دل پر غالب ہوتا رہے (یعنی پورے دل کو گھیر لیتا ہے)۔ یہ وہی زنگ ہے جس کا اللہ نے اس آیت میں (تذکرہ فرمایا ہے :

" كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ "

(احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۳۴) فرمایا سید البشر ﷺ نے کہ: اللہ کی قسم! میں روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔ (بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

فضائل درود شریف :

حدیث : (۳۵) فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ: قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والے ہیں۔ (ترمذی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ)

ایک حدیث میں ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: مجھ پر درود زیادہ بھیجا کرو کیونکہ وہ تمہارے لئے پاکیزگی ہے۔ (حصن)

حدیث : (۳۶) فرمایا حضور اکرم ﷺ نے کہ: بلاشبہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں چکر لگاتے رہتے ہیں جو مجھے میری اُمت کا سلام پہنچاتے ہیں۔ (نسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۳۷) فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ: تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔ (نسائی)

حَدیث : (۳۸) فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ: جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اس کے دس گناہ (نامۂ اعمال سے) گھٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے۔ (نسائی عن انس ﷺ)

اور ایک روایت میں (یہ بھی) ہے کہ: اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ (نسائی عن عمرو بن سعد ﷺ)

ایک اور حدیث میں یوں بھی ہے کہ: جو شخص نبی ﷺ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ اور اس کے فرشتے اس شخص پر ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں (رواہ احمد)۔ علماء نے فرمایا کہ: یہ فضیلت جمعہ کے روز درود پڑھنے کی ہے۔ جمعہ کے روز درود شریف پڑھنے کی زیادہ ترغیب ہے۔

حَدیث : (۳۹) فرمایا سیّد دو عالم ﷺ نے کہ: (اصل) بخیل وہ ہے جس کی موجودگی میں میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔ (ترمذی عن علی ﷺ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہلاک ہو جس کی موجودگی میں میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔ (ترمذی)

حَدیث : (۴۰) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے اور انہوں نے اس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کیا اور اس کے رسول پر درود نہ بھیجا تو وہ مجلس ان کے حق میں نقصان کا باعث ہوگی۔ پس اللہ چاہے گا تو ان کو عذاب دے گا اور چاہے گا تو بخش دے گا۔ (ترمذی عن ابی ہریرہ ﷺ)

تمت الاربعینة بتوفیق اللہ تعالیٰ وتیسیرہ

متعلقہ

جہاد

فی سبیل اللہ

چہل حدیث ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہل حدیث ⑨

جہاد فی سبیل اللہ

جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت :

حدیث : ① حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجاہد کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص برابر روزہ رکھے اور راتوں رات نمازوں میں کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ کی آیات تلاوت کرتا رہے۔ نہ روزے رکھنے میں سستی کرے اور نہ نمازیں پڑھنے میں، جب تک مجاہد واپس نہ آئے اسے ایسا ہی ثواب ملتا رہے گا۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۲۹ از بخاری و مسلم)

حدیث : ② حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میری آرزو ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۲۹ از بخاری و مسلم)

حدیث : ③ حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ: رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ کی راہ میں ایک صبح کو چلے جانا، ایک شام کو چلے جانا ساری دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۲۹ از بخاری و مسلم)

حدیث : ④ حضرت ابو مالک اشعری ؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص اللہ کی راہ میں نکلا پھر مر گیا یا قتل ہو گیا یا اسے گھوڑے یا اُونٹ نے

گرادیا جس سے وہ مرگیا یا کسی زہریلے جانور نے اسے ڈس لیا یا اپنے بستر پر کسی بھی طرح اللہ کی مشیت کے مطابق مرگیا تو وہ شہید ہے اور اس کے لئے جنّت ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص۳۳۲ از ابوداؤد)

حَدیث : ⑤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکین سے جہاد کرو اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اور اپنی زبانوں سے (مشکوٰۃ المصابیح ص۳۳۲ از بخاری ومسلم) مشرکین کو ڈرانا، دھمکانا، ان کے خلاف جذبات اُبھارنے والے اشعار کہنا اور بیان اور تقریر کے ذریعہ مسلمانوں کو جہاد کے لئے آمادہ کرنا یہ سب زبان کا جہاد ہے۔

حَدیث : ⑥ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور (دشمنوں کی) گردنوں کو اُڑاؤ۔ تمھیں جنّت عطا کی جائے گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص۳۳۲ از ترمذی)

حَدیث : ⑦ حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی بندہ کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار میں بھر گئے اسے دوزخ کی آگ نہ پہنچے گی۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص۳۲۹ از بخاری)

حَدیث : ⑧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر اور اس کا قاتل دوزخ میں جمع نہ ہوں گے (مطلب یہ ہے کہ کافر کو تو دوزخ میں جانا ہی ہے جس کسی مسلمان نے اسے قتل کردیا وہ مسلمان دوزخ میں نہیں جائے گا)۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص۳۳۳ از مسلم)

اسلامی ملک کی سرحد کی حفاظت :

حَدیث : ⑨ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلامی ملک کی سرحد کی حفاظت ایک دن کرلینا جو اللہ کی راہ میں ہو۔ ساری دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص۳۲۹ از بخاری ومسلم)

حَدیث : (۱۰) حضرت سلمان فارسی ﷺ نے فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ: ایک دن ایک رات اللہ کی راہ میں اسلامی سرحد کی حفاظت کرنا ایک ماہ کے روزے رکھنے اور ایک ماہ راتوں کو (نفلی نمازوں میں) قیام کرنے سے بہتر ہے اور اگر اسی حالت میں اسے موت آگئی تو اس کا وہ عمل جاری رہے گا جو وہ زندگی میں کیا کرتا تھا اور قبر میں عذاب دینے والوں سے مامون رہے گا (یعنی قبر میں عذاب دینے والے فرشتے اسے عذاب نہ دیں گے)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۲۹ از مسلم)

حَدیث : (۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں دوزخ کی آگ نہ پہنچے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئی، دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں (اسلامی سرحد کی یا مجاہدین کی) حفاظت کرتے ہوئے رات گزاری۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۲ از ترمذی)

جہاد میں کسی نہ کسی طرح ضرور شرکت کی جائے :

حَدیث : (۱۲) حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص مر گیا اور اس نے نہ جہاد کیا اور نہ جہاد کرنے کی نیت کی تو نفاق کے ایک شعبہ پر اس کی موت آئی۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۱ از مسلم)

حَدیث : (۱۳) حضرت ابو امامہ ﷺ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نہ تو جہاد کیا اور نہ کسی غازی کو سامان دیا اور نہ کسی غازی کے پیچھے اس کے گھر والوں کی خیر خبر رکھی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سے پہلے اسے کسی شدید مصیبت میں مبتلا فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۳۳۱ از ابو داؤد)

جہاد کے لئے جانے میں تاخیر نہ کریں :

حَدیث : (۱۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ ﷺ کو ایک فوجی دستہ کے ساتھ جانے کے لئے حکم فرمایا۔

یہ جمعہ کا دن تھا ان کے ساتھی تو صبح صبح چلے گئے اور انہوں نے (دل میں) سوچا کہ میں ٹھہر جاتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ جمعہ پڑھ کر نکل جاؤں گا پھر اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے جا کر مل جاؤں گا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو ان پر نظر پڑی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے اس بات سے روکا کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح صبح نکل جاتے؟ عرض کیا: میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ نماز (جمعہ) پڑھ لوں پھر ان لوگوں کے ساتھ جا کر مل جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: زمین میں جو کچھ ہے یہ سب بھی خرچ کر دو تب بھی تم وہ فضیلت نہیں پا سکتے جو انہیں صبح سویرے نکل جانے کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۴۰ از ترمذی)

جہاد میں مال خرچ کرنے کی فضیلت :

حدیث : (۱۵) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک اُونٹنی لے کر حاضر خدمت ہوا جس کے منہ میں مہار لگی ہوئی تھی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے اس کے بدلے قیامت کے دن سات سو اُونٹنیاں ہوں گی اور ہر ایک کے منہ میں مہار لگی ہوئی ہوگی۔

تشریح اس حدیثِ مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ: جہاد میں خرچ کرنے کا ثواب سات سو گنا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۰ از مسلم)

حدیث : (۱۶) حضرت ابو امامہ، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کی راہ میں خرچ ہونے کے لئے نفقہ بھیج دیا اور خود گھر میں ہی رہا تو اسے ایک درہم کے بدلہ سات سو درہم کا ثواب ہوگا اور جس شخص نے اپنی جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اللہ کی رضا کے لئے مال خرچ کیا تو اس کے لئے ہر درہم کے عوض سات لاکھ درہم کا ثواب ہوگا، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۵ از ابن ماجہ)

مجاہدین کوسامان دینا اور اس کے گھر بار کی خیر خبر رکھنا :

حدیث : (۱۷) حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان دے دیا (گویا کہ) اس نے بھی جہاد کیا اور جو شخص کسی جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر بار کی خبر لیتا رہا (گویا کہ) اس نے بھی جہاد کیا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۲۹ از بخاری و مسلم)

حدیث : (۱۸) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنی لحیان کی طرف ایک فوجی دستہ بھیجا اور فرمایا کہ: ہر دو آدمیوں میں سے ایک شخص چلا جائے اور ثواب دونوں کے درمیان ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۰ از مسلم)

تشریح: اس حدیثِ مبارکہ کا مطلب ہے کہ ایک شخص جہاد میں نکل گیا اور دوسرا اس کے گھر بار کی فکر رکھتا ہے تاکہ وہ اطمینان سے جہاد کرسکے تو دوسرا شخص بھی مستحق ثواب ہوگا۔

جہاد میں زخم آنا :

حدیث : (۱۹) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی شخص کو بھی اللہ کی راہ میں زخم پہنچ جائے اور اللہ ہی کو معلوم ہے کہ اس کی راہ میں کون زخمی ہوتا ہے تو ایسا شخص قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا۔ اس کا رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۰ از بخاری و مسلم)

شہید کا اعزاز و اکرام :

حدیث : (۲۰) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص جنت میں داخل ہو جائے گا اسے یہ بالکل پسند نہ ہوگا کہ دنیا میں واپس چلا جائے اور اسے وہ سب کچھ دے دیا جائے جو زمین میں ہے، البتہ شہید یہ آرزو کرے

گا کہ دنیا میں واپس کر دیا جاتا اور دس مرتبہ قتل ہوتا، چونکہ وہ اپنا بہت زیادہ اعزاز و اکرام دیکھے گا اس لئے ایسی آرزو کرے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۰ از بخاری و مسلم)

حدیث: (۲۱) حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: شہید کے لئے چھ انعام ہیں:

۱۔ اول وہلے (لحہ) ہی میں اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

۲۔ وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔

۳۔ قبر کے عذاب سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

۴۔ الفزع الاکبر (یعنی قیامت کے دن کی بہت بڑی ہولناکی) سے بے خوف کر دیا جائے گا۔

۵۔ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھ دیا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہوگا۔

۶۔ حور عین میں سے بہتر (۷۲) حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا اور مزید یہ کہ اس کے ستر اقرباء میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۲ از ترمذی)

قرض کے علاوہ شہید کا سب کچھ معاف ہے:

حدیث: (۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ کی راہ میں قتل ہو جانے سے ہر چیز کا کفارہ ہو جاتا ہے سوائے قرض کے (کیونکہ وہ حقوق العباد میں سے ہے)۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۰ از مسلم)

شہید کو کتنی تکلیف ہوتی ہے؟

حدیث: (۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید قتل کی تکلیف بس اتنی سی محسوس کرتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳ از ترمذی)

جہاد میں اخلاصِ نیت کی ضرورت :

حدیث : (۲۴) حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ: انہوں نے بیان فرمایا کہ: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک شخص مالِ غنیمت کے لئے جنگ کرتا ہے اور ایک شخص شہرت کے لئے لڑائی لڑتا ہے اور ایک شخص اس لئے جنگ کرتا ہے کہ اس کی بہادری کا چرچا ہو۔ سو ان میں سے وہ کونسا ہے جو اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس لئے جنگ کرے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۱ از بخاری و مسلم)

حدیث : (۲۵) حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اس نے اپنے جہاد سے صرف ایک رسّی حاصل کرنے کی نیت کی تھی تو اس کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۴ از نسائی)

حدیث : (۲۶) حضرت یعلیٰ بن اُمیہ ؓ نے بیان فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے جہاد کا اعلان فرمایا اور میں بوڑھا آدمی تھا، میرا کوئی خادم نہ تھا، میں نے مزدوری پر ایک آدمی تلاش کرلیا جو جہاد میں میری خدمت کرے۔ میں نے اس کے لئے تین دینار طے کردیئے پھر جب مالِ غنیمت تقسیم ہونے لگا تو میں نے چاہا کہ اس کو بھی مالِ غنیمت سے حصہ دے دیا جائے۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک تو اس کے لئے اس جہاد کی شرکت پر دنیا اور آخرت میں ان دیناروں کے علاوہ کچھ بھی نہیں جو اس کے لئے مقرر کئے گئے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۴ از ابوداؤد)

حدیث : (۲۷) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور ساتھ ہی اسے کچھ دنیا بھی مطلوب ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس کے لئے کچھ بھی اجر نہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۴ از ابوداؤد)

حَدیث : (۲۸) حضرت معاذ ﷜ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد دو طرح کا ہے جس نے اللہ کی رضا کو مقصود بنایا اور امیر کی اطاعت کی اور اچھا مال خرچ کیا اور اپنے ساتھی کے ساتھ آسانی کا معاملہ کیا اور فساد سے پرہیز کیا تو ایسے شخص کی نیند اور بیداری سب ثواب ہی ثواب ہے اور جس شخص نے فخر اور ریا کاری اور شہرت کے پیشِ نظر جہاد کیا اور امیر کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد کیا تو ایسا شخص ثواب کے اعتبار سے برابر سرابر ہو کر بھی واپس نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۴ از ابوداؤد و نسائی)

تشریح: اس حدیثِ مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ: ثواب تو اسے کیا ملنا تھا جیسا گیا تھا ویسا بھی واپس نہ لوٹے گا (بلکہ گناہ لے کر واپس ہوگا)۔

مقابلہ کی نوبت آجائے تو جم کر مقابلہ کرو :

حَدیث : (۲۹) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ﷜ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : اے لوگو! دشمن سے مقابلہ ہونے کی آرزو نہ کرو اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور جب مقابلہ ہو جائے تو جم کر لڑو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایوں میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی :

اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اِھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ ۔

ترجمہ : ”اے اللہ! کتاب کے نازل فرمانے والے اور بادل کو چلانے والے اور جماعتوں کو شکست دینے والے تو ان کو شکست دے (جن سے ہمارا مقابلہ ہو رہا ہے) اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما“۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۱ از بخاری و مسلم)

مالِ غنیمت میں خیانت کا وبال :

حَدیث : (۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر ﷜ سے روایت بیان کی ہے کہ: غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مقتولین کے بارے میں کہنے لگے کہ فلاں شہید ہے اور فلاں شہید ہے۔ اسی طرح سے جب ایک آدمی پر

گزرے اور کہا کہ یہ (بھی) شہید ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! میں نے اس کو دوزخ میں دیکھا ہے، ایک چادر کے بارے میں جو اس نے مالِ غنیمت میں خیانت کر کے رکھ لی تھی پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ! لوگوں میں تین مرتبہ پکارو کہ جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر مؤمنین۔ چنانچہ انہوں نے تین بار اس کا اعلان کر دیا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۵۲ از مسلم)

حدیث : (۳۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کا یہ طریقہ تھا کہ جب مالِ غنیمت حاصل ہوتا تھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اعلان کرنے کا حکم دیتے تھے کہ جس کے پاس جو کچھ ہے حاضر کر دے۔ چنانچہ لوگ اعلان سن کر مالِ غنیمت حاضر کر دیتے تھے (جس کو جو کچھ ملا وہ سب لے آتا تھا) آپ ﷺ اس میں سے پانچواں حصہ نکال لیتے تھے اور مالِ غنیمت کو تقسیم فرما دیتے تھے۔ ایک دن ایک شخص بالوں سے بنائی ہوئی ایک رسی لے کر حاضر ہوا جس سے مہار کا کام لیا جاتا ہے (لیکن یہ ایسے وقت میں لایا کہ مالِ غنیمت تقسیم ہو چکا تھا) اس نے عرض کیا: یہ مجھے مالِ غنیمت میں ملی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تُو نے بلال کی ندا تین مرتبہ سنی تھی؟ عرض کیا: جی ہاں! سنی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کیوں لے کر نہ آئے؟ اس نے کچھ معذرت پیش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہرگز قبول نہیں کرتا۔ اب تُو ہی اسے قیامت کے دن لے کر آنا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۵۰ از ابوداؤد)

دشمنوں سے مقابلہ کے لئے آلاتِ حرب تیار کرنے کا حکم :

حدیث : (۳۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے منبر پر یہ آیت تلاوت فرمائی :

"وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ"

ترجمہ: "جو کچھ ہو سکے دشمن کے مقابلہ کے لئے قوت تیار کرو"۔

یہ آیت تلاوت فرما کر آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! قوت تیر اندازی میں ہے، تین بار ایسا ہی فرمایا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۶ از مسلم)

تشریح عہدِ نبوت میں تیر اور تلوار سے جنگ ہوتی تھی، اس لئے آپ ﷺ نے تیراندازی سیکھنے اور مشق کرنے کی ترغیب دی اور اس کو قوت کی چیز بتایا۔ آج کل گولے اور بندوق کی گولیاں تیراندازی کے قائم مقام ہیں۔ آیت میں یہ جو فرمایا: "یعنی کافروں کے مقابلے کے لئے تیاری کرو جو کچھ تم سے ہو سکے" اس کے عموم میں ہر زمانہ میں کام دینے والے ہتھیار داخل ہیں۔

امیر کی اطاعت :

حدیث : (۳۳) حضرت امّ الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم پر ایسا شخص امیر مقرر کر دیا جائے جو غلام اور اس کے ناک، کان کٹے ہوئے ہوں اور وہ اللہ کی کتاب کے ساتھ تمہاری قیادت کرتا ہو تو اس کی (بھی) بات سنو اور فرمانبرداری کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۱۹ از مسلم)

حدیث : (۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی پر امیر کی فرمانبرداری کرنا لازم ہے ان سب حکموں میں جن کے کرنے کو دل چاہے اور جس کے انجام دینے میں نفس کو ناگواری ہو۔ جب تک کہ گناہ کا حکم نہ دیا جائے اگر گناہ کا حکم دے تو نہ بات سنتا ہے نہ فرمانبرداری کرتا ہے۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۱۹ از بخاری و مسلم

امیر کی ذمہ داری :

حدیث : (۳۵) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی بندہ کو اللہ نے لوگوں کی نگرانی سپرد فرمائی پھر اس نے ان کی خیر خواہی کا اچھی طرح خیال نہ رکھا تو یہ بندہ جنت کی خوشبو (بھی) نہ سونگھ سکے گا۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۲۱ از مسلم)

جان و مال سے رفقائے جہاد کی خدمت کرنا :

حدیث : (۳۶) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفر میں اپنے ساتھیوں کا سردار وہی ہے جو ان کا خادم ہو۔ جو شخص خدمت میں

بڑھ گیا، کسی عمل کے ذریعہ تو اس کے ساتھی اس سے نہیں بڑھ سکے۔ ہاں! اگر کوئی شہید ہی ہوگیا تو وہ اس سے بڑھ جائے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۰۴ از بیہقی فی شعب الایمان)

حدیث: (۳۷) حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ: رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس سواری پر فاضل جگہ ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس سواری نہیں ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے طرح طرح کے مالوں کے بارے میں فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم نے یہ سمجھ لیا کہ جو چیز ضرورت سے فاضل ہے، اس میں اپنا حق ہے ہی نہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۸۳ از مسلم ؓ)

پیدل چلنے کا ثواب:

حدیث: (۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے بیان فرمایا کہ: غزوۂ بدر کے موقعہ پر ہم (شرکائے جہاد) میں سے ہر تین آدمیوں کو ایک اُونٹ سواری کے لئے ملا تھا۔ اسی کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابولبابہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما ایک اُونٹ میں شریک تھے، (تینوں حضرات باری باری پیدل اور سواری پر چلتے تھے)۔ جب رسول اللہ ﷺ کی پیدل چلنے کی باری آتی تھی تو دونوں عرض کرتے کہ یا رسول اللہ! ہم ہی آپ کی طرف سے پیدل چل لیں گے (آپ ﷺ برابر سوار رہئے)۔ آپ ان کے جواب میں فرماتے تھے کہ تم مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور یہ بات بھی نہیں ہے کہ میں بنسبت تمہارے ثواب کا کم محتاج ہوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۴۰ از شرح السنہ)

۱۲ ہزار کبھی مغلوب نہیں ہوں گے:

حدیث: (۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عدد کے اعتبار سے سب سے زیادہ بہتر وہ ساتھی ہیں جن کی تعداد چار ہو۔ اور سب سے بہتر سریہ (فوجی دستہ) وہ ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو۔ اور سب سے بہتر لشکر وہ ہے جس کی نفری چار ہزار ہو اور ۱۲ ہزار افراد نفری کی کمی ہونے کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوں گے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۹ از ترمذی)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ بارہ ہزار کا لشکر بہت بڑا لشکر ہے، اس کے مغلوب ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دشمن جتنے بھی ہوں، ان کے مقابلہ میں اس لشکر کو کم نہ کہا جائے گا۔

اگر دشمن کی بہت بھاری تعداد ہو تب بھی بارہ ہزار مسلمان مغلوب نہیں ہوسکتے۔ قلت کی وجہ سے مغلوب نہ ہوں گے۔ ہاں! نیتوں میں فتور ہو یا کوئی دوسری وجہ ہو تو یہ اور بات ہے۔

جہاد سے واپس ہونا ایسا ہی ہے جیسا جہاد کے لئے جانا :

حَدیث : (۴۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد سے آنا ایسا ہی ہے جیسا جہاد کے لئے جانا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۳۳ از ابوداؤد ؒ)

تشریح اس کے دو مطلب ہیں :

اوّل یہ کہ جہاد کے لئے جانے کا جو ثواب ہے جہاد سے واپس آنے کا بھی وہی ثواب ہے، کیونکہ ابھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہیں۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ اب تو گھر جارہے ہیں اب کیا ثواب ملے گا۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ جس طرح جہاد کے لئے جاتے ہوئے آداب کا خیال رکھا، ساتھیوں کی خدمت کی، واپس آتے ہوئے بھی ان امور کا خیال رکھا جائے۔

وهذا اٰخر الحديث من هٰذا الرسالة والحمد لله الذى اجرى فى كبد السماء الغزالة والصلوٰة والسّلام على من انقذ الناس من الضلالة و على اٰله واصحابه ذوى العدل والعدالة واصحاب الحماسة والبسالة وعلى من تبعهم باحسان ممن اشاع العلم واخرج الناس من الجهالة .

چہل حدیث ۱۰

متعلقہ

نکاح، طلاق

و

حقوق ازواج

چہل حدیث ⑩

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چهل حدیث ⑩

نکاح، طلاق وحقوقِ ازواج

نکاح کی فضیلت :

حدیث : ① فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: اے جوانو! تم میں سے جو شخص نکاح کرسکتا ہو نکاح کرلے کیونکہ وہ نظر کو نیچی اور شرم کی جگہ کو پاک رکھتا ہے اور جس کو نکاح کی طاقت نہ ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کی قوتِ مردانہ کو توڑ دے گا۔

(بخاری ومسلم عن ابن مسعودؓ)

تشریح مطلب یہ ہے کہ نکاح شرعی، فطری وطبعی ضرورت ہے۔ اس سے نسل بڑھتی ہے، نفس پاک رہتا ہے، بدنظری کے گناہ سے حفاظت ہوتی ہے اور برے کام کی طرف خیال نہیں جاتا، جسے نکاح کرنے کا موقعہ ہو، تو ضرور نکاح کرلے اور اگر کسی وجہ سے نکاح نہ کرسکتا ہو اور نفس میں ابھار ہو تو لگاتار روزے رکھے اس سے نفس کا تقاضہ ٹوٹ جائے گا۔ روزہ اس لئے تجویز فرمایا کہ قوتِ مردمی کو خصی ہوکر یا دوا کے ذریعہ بالکل ختم کردینے کی اجازت نہیں۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے جو خصی بنے اور جو (کسی کو) خصی کرے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث : ② فرمایا ہادی عالم ﷺ نے کہ: چار چیزیں پیغمبروں کے طریقوں میں سے ہیں :

۱۔ حیاء کرنا۔ ۲۔ عطر لگانا۔ ۳۔ مسواک کرنا۔ ۴۔ نکاح کرنا۔

(ترمذی عن ابی ایوبؓ)

حدیث : (۳) فرمایا حضورِ اقدس ﷺ نے کہ: جب بندہ نے نکاح کرلیا تو اس نے آدھا دین کامل کرلیا، لہٰذا اس کو چاہئے کہ باقی آدھے کے بارے میں اللہ سے ڈرے۔ (بیہقی فی الشعب عن انس رضی اللہ عنہ)

تشریح پیٹ اور شرم گاہ دو چیزیں انسان کو گناہ کراتی ہیں اور گھوم پھر کر تقریباً تمام گناہ ان ہی دو چیزوں کی خواہش پوری کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ جب نکاح کرلیا تو شرمگاہ اور اس کے متعلقات کے گناہ سے تو پرہیز کرنے کا راستہ مل گیا اب باقی جو گناہ ہیں ان سے بچنے کا خاص خیال رکھے۔

حدیث : (۴) فرمایا فخرِ دو عالم ﷺ نے کہ: جو شخص مجھے ضمانت دے دے کہ اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (یعنی زبان) اور اپنی دونوں رانوں کے درمیان کی چیز (یعنی شرمگاہ) کو (حرام اور ناجائز سے) محفوظ رکھے گا میں اس شخص کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (بخاری عن سہل بن سعید رضی اللہ عنہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: لوگوں کو دوزخ میں سب سے زیادہ داخل کرنے والی دو چیزیں ہیں: منہ اور شرمگاہ۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث : (۵) فرمایا ہادی عالم ﷺ نے کہ: تین اشخاص کی مدد اللہ کے ذمہ ضروری ہے:

۱۔ وہ مکاتب جو ادائیگی کی نیت رکھتا ہے۔

۲۔ وہ نکاح کرنے والا جو پاک رہنے کے ارادہ سے نکاح کرے۔ ۳۔ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا۔ (ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: جس نے اللہ (کی رضا) کے لئے نکاح کیا (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ اس کو شاہی تاج پہنائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

تشریح اس حدیثِ مبارکہ میں لفظ ''مکاتب'' استعمال ہوا ہے۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس نے آقا سے مخصوص رقم کے عوض آزاد ہوجانے کا معاملہ طے کرلیا ہو۔

کیسی عورت سے نکاح کیا جائے؟

حدیث : (۶) فرمایا رحمتِ عالم ﷺ نے کہ: چار چیزوں کی وجہ سے عورت سے نکاح کیا جاتا ہے:

۱۔ مال کی وجہ سے۔

۲۔ خاندانی بڑائی کی وجہ سے۔

۳۔ خوبصورتی کی وجہ سے۔

۴۔ دینداری کی وجہ سے۔ پس دین والی عورت سے نکاح کراور اس کو بیوی بنا کر کامیاب ہوجا، تیرا بھلا ہو۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ ﷛)

تشریح اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ نکاح کے لئے عورت کے مال اور حسن و جمال وغیرہ کی طرف نہ دیکھو بلکہ دینداری کو دیکھو اور دیندار عورت سے نکاح کرو۔

حدیث : ⑦ فرمایا سیّد البشر ﷺ نے کہ: جس کو چار چیزیں دی گئیں اور اس کو دنیا وآخرت کی بھلائی مل گئی :

۱۔ شکر گزار دل۔

۲۔ اللہ کا ذکر کرنے والی زبان۔

۳۔ مصیبت پر صبر کرنے والا جسم۔

۴۔ ایسی بیوی جو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں خیانت نہیں کرتی (یعنی شوہر کے مال کو بے جا خرچ نہیں کرتی اور غیروں سے نظر اور دل نہیں ملاتی)۔

(بیہقی فی الشعب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

حدیث : ⑧ فرمایا شافعِ محشر ﷺ نے کہ: محبت والی عورت سے اور اس عورت سے نکاح کرو جس کی اولاد زیادہ ہو کیونکہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت کو دوسری اُمتوں کے مقابلہ میں پیش کر کے فخر کروں گا۔ (ابوداؤد عن معقل بن یسار ﷛)

یعنی جس عورت سے نباہ اور چاہ کی امید ہو اس سے نکاح کرو اور چونکہ قیامت کے روز امتِ محمدیہ (علی صاحبھا الصلوٰۃ التحیہ) کی کثیر تعداد کو دوسری امتوں کے مقابلہ میں پیش فرما کر آنحضرت ﷺ فخر فرمائیں گے اس لئے نکاح کے لئے ایسی عورت تلاش کرنے کی بھی فضیلت ہے جس سے بچے زیادہ پیدا ہونے کی امید ہو اور اس بات کا اندازہ عورت کے کنبہ اور اس کے خاندان کی دیگر عورتوں کی اولاد کو دیکھ کر بخوبی ہوجاتا ہے۔

دیندار مرد سے لڑکیوں کا نکاح کرو :

حدیث : ⑨ فرمایا شافعِ محشر ﷺ نے کہ: جب ایسا شخص تمہارے پاس (نکاح) کا پیغام بھیجے جس کی دینداری اور (خوش) اخلاق تم کو پسند ہو تو اس سے نکاح کروا گر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ اور لمبا) چوڑا فساد ہو جائے گا۔ (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

تشریح | مطلب یہ ہے کہ اپنی لڑکی کے نکاح کے لئے دینداری اور خوش اخلاق مرد تلاش کرو۔ اس قسم کا مرد اگر پیغامِ نکاح بھیجے تو نکاح کر دو۔ دیندار اور خوش اخلاقی بڑی چیز ہے اگر مالداری اور دنیاداری دیکھ کر لڑکیوں کی شادیاں کرو گے تو بڑا فتنہ وفساد ہو جائے گا۔ (فرمانِ رسول ﷺ کی خلاف ورزی کرنے پر جو فساد سامنے آرہا ہے، ظاہر ہے)

اولاد بالغ ہو جائے تو نکاح کر دو :

حدیث : ⑩ فرمایا ہادی عالم ﷺ نے کہ: جس کا کوئی بچہ پیدا ہو تو چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اس کو ادب سکھائے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے ، اگر (قدرت ہوتے ہوئے) بالغ ہونے پر اس کا نکاح نہ کیا اور اس نے کوئی گناہ کر لیا تو اس کا گناہ باپ ہی پر ہوگا۔ (بیہقی فی الشعب عن ابی سعید وابن عباس رضی اللہ عنہما)

حدیث : ⑪ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: توراۃ میں لکھا ہے کہ: جس کی لڑکی بارہ سال کو پہنچ گئی اور اس کا نکاح نہ کیا جس کی وجہ سے وہ گناہ کر بیٹھی تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔

(بیہقی فی شعب الایمان)

چونکہ لڑکیاں عموماً بارہ سال میں بالغ ہو جاتی ہیں، اس لئے اس عمر کا ذکر کر دیا گیا۔ اگر دین دار خوش خلق جوڑا ملنے میں کچھ دیر لگ جائے تو اور بات ہے ورنہ بالغ ہونے پر جلد از جلد نکاح کر دینا لازم ہے۔ جو لڑکا یا لڑکی زنا کرے گا اسے بہت بڑا گناہ ہوگا لیکن اگر اس کے والد نے رسم و رواج پورا کرنے کی غرض سے یا دنیاداری کی وجہ سے اس کے نکاح میں دیر لگائی تو وہ بھی گناہ کا سبب بن کر گناہ گار ہوگا۔

برکت والا نکاح :

حدیث : (۱۲) فرمایا شافعِ محشر ﷺ نے کہ: بلاشبہ برکت کے اعتبار سے سب سے بڑا نکاح وہ ہے جس میں اخراجات بہت کم ہوئے ہوں۔ (ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

تشریح معلوم ہوا کہ نکاح اور شادی بیاہ میں کم سے کم اخراجات کرنے چاہئیں۔ نکاح میں جس قدر اخراجات کم ہوں گے وہ نکاح اسی کے بقدر برکتوں والا ہوگا اور اس کے منافع جانبین کو ہمیشہ پہنچتے رہیں گے۔ ہمارے پیارے رسول، سرکارِ دو جہاں ﷺ نے اپنے نکاح بھی کیے اور اپنی لڑکیاں (رضی اللہ عنہن) بھی بیاہیں لیکن یہ شادیاں نہایت سادگی کے ساتھ انجام پاگئیں۔

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضورِ اقدس ﷺ کی سب سے زیادہ لاڈلی بیٹی تھیں۔ ان کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔ سرکارِ دو جہاں ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کو جنت کی عورتوں کی سردار بتایا۔ سب کو معلوم ہے کہ ان کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ ہوا تھا۔ جس وقت نکاح ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی مکان بھی نہ تھا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مکان لے کر رخصتی کردی گئی اور رخصتی کس شان سے ہوئی، حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دی گئیں۔ دولہا خود لینے نہیں آیا تھا اور دلہن کسی سواری میں بھی نہیں بیٹھی۔

اب جہیز کی بات بھی سن لیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کے جہیز میں ایک چادر اور ایک تکیہ اور دو چکیاں اور دو مشکیزے دیئے، تکیہ کا غلاف چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور بعض روایتوں میں ایک پلنگ ایک پیالہ، چاندی کے دو بازوبند دینے کا بھی ذکر ملتا ہے۔

حضورِ اقدس ﷺ دونوں جہاں کے سردار تھے اگر چاہتے تو دھوم دھام سے شادیاں کرتے لیکن آپ ﷺ نے اپنے عمل سے سادگی اختیار کر کے دکھائی اور مستقل طریقہ پر یہ فرمادیا کہ نکاح میں جس قدر اخراجات کم ہوں گے اسی قدر بڑی برکتوں والا ہوگا۔ ہم نے بیاہ شادی کو مصیبت بنا رکھا ہے غیر مسلموں کی دیکھا دیکھی، بُری بُری

رسمیں جاری کررکھی ہیں اور یہ رسمیں غرور اور شہرت کے لئے اختیار کی جاتی ہیں۔سودی قرض لے لے کر شادیاں کرتے ہیں، سب کو معلوم ہے کہ سود کا لینا اور دینا باعثِ لعنت ہے۔ دکھاوے کے لئے جہیز دیئے جاتی ہیں، سینکڑوں روپے دعوت نامے کے کارڈ پر خرچ ہوتے ہیں۔ان اخراجات کی وجہ سے بعض مرتبہ جوان لڑکیاں برسوں بیٹھی رہتی ہیں، ولیمے ہوتے ہیں جن میں سراپا ریا کاری ہوتی ہے۔نام سنت کا اور کام دکھاوے کا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

دنیا داری اور دکھاوے اور کالج و یونیورسٹی کی ڈگریاں حاصل کرنے کی جو مصیبت سوار ہوگئی ہے۔اس نے رسول اللہ ﷺ کی نصیحت کو پس پشت ڈلوا دیا ہے۔ تیس پینتیس سال کی لڑکیاں ہو جاتی ہیں ان کی شادی نہیں ہوتی۔شادی کریں تو کالج اور یونیورسٹی کیسے جائیں؟ شادی شدہ ہو کر تو گھر لے کر بیٹھنا پڑتا ہے۔دوسرے جب ڈگریاں حاصل کر لیتی ہیں تو اپنے برابر کا جوڑ (جسے اسی طرح کی ڈگریاں حاصل ہوں) نہیں ملتا۔اگر ملتا ہے تو وہ یورپ اور امریکہ کی لیڈی پر نظر ڈالتا ہے، مشرقی عورت کو پوچھتا ہی نہیں اور ظاہر ہے کہ ڈگریاں لینے سے نفسِ امارہ نہیں مرجاتا، شرعی نکاح نہیں ہوتا اور فلمیں دیکھ کر خواہشات کو اُبھار ہوتا رہتا ہے پھر ان خواہشات کو پورا کرنے کے لئے حلال نہ میسر ہونے پر حرام ہی کو اختیار کیا جاتا ہے اور غیر شادی شدہ عورتیں مائیں بن جاتی ہیں اور بے باپ کی اولاد سڑکوں پر پڑی ملتی ہے۔

اس گناہ کا وبال کرنے والوں پر تو ہے ہی، ماں باپ بھی اس گناہ میں شریک ہوتے ہیں کیونکہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی مؤخر کرتے ہیں اور اگر ماں باپ شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن لڑکا، لڑکی شادی پر راضی نہیں اور گناہ کرتے ہیں تو ماں باپ گناہ سے بچ جاتے ہیں۔اس صورت میں لڑکا، لڑکی ہی گناہ کے ذمہ دار ہوں گے۔

عورتوں کو بی۔اے، ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسلام نے بیوی کا خرچ مرد پر رکھ دیا ہے۔بالغ ہونے پر شادی کر دیں۔کالجوں اور

یونیورسٹیوں میں گھومنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ گھر میں پردہ کے ساتھ قرآن مجید، دینی تعلیم اور حساب وکتاب بقدرِ ضرورت پڑھ لینا کافی ہے۔

عفّت وعصمت کی حفاظت :

حدیث : (۱۳) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے (حضرت علی ؓ کو نصیحت فرماتے ہوئے) کہ اے علی! نظر کے پیچھے دوسری نظر مت ڈال، کیونکہ پہلی نظر (جو بغیر ارادہ کے پڑ گئی اس) پر تجھے گناہ نہ ہوگا اور دوسری نظر تیرے لئے (حلال) نہیں ہے (اس پر پکڑ ہوگی کیونکہ وہ اختیار سے ہے)۔ (احمد عن بریدہ ؓ)

تشریح لیعنی جب غیر محرم عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹالو اگر دیکھتے رہ گئے تو گناہ ہوگا کیونکہ دیکھتے رہ جانا اپنے ارادہ سے ہوگا۔

حدیث : (۱۴) فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ: (بلا اختیار) جس کسی مسلمان کی پہلی نظر کسی عورت کی خوبصورتی پر پڑ گئی اور پھر اس نے (فوراً ہی) اپنی نظر ہٹالی تو ضرور اللہ تعالیٰ اسے ایسی حلاوت نصیب فرمائیں گے جس کی وہ مٹھاس محسوس کرے گا۔

(احمد عن ابی امامہ ؓ)

حدیث : (۱۵) فرمایا حضورِ اقدس ﷺ نے کہ: جس مرد کی نظر کسی عورت پر پڑ جائے اور اس عورت پر دل آجائے کہ اپنی بیوی سے اپنا کام نکال لے (جماع کر لے)، کیونکہ بیوی کے ساتھ بھی وہی چیز ہے جو دوسری عورت کے ساتھ ہے۔ (دارمی عن ابن مسعود ؓ)

مسلم شریف کی روایت ہے کہ: اپنی بیوی سے ہمبستر ہونا اس خیال کو دفع کردے گا (جو اس عورت کے دیکھنے سے آیا تھا)۔

حدیث : (۱۶) فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ: عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عصمت محفوظ رکھے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

(ابونعیم فی الحلیہ عن انس ؓ)

حدیث : ⑰ فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ: عورت چھپی ہوئی چیز ہے جب (باہر) نکلتی ہے تو اسے شیطان تکنے لگتا ہے۔ (ترمذی عن ابن مسعود ؓ)

تشریح اس حدیث مبارکہ سے واضح ہو رہا ہے کہ: عورت کے لئے خیر اسی میں ہے کہ پردہ میں رہے۔

حدیث : ⑱ فرمایا سیدالبشر ﷺ نے کہ: (غیر) عورت کے ساتھ تنہائی میں کوئی (غیر) مرد ہوگا تو تیسرا (وہاں) شیطان بھی ضرور موجود ہوگا (جو اُن دونوں کو برے کام پر آمادہ کرے گا)۔ (ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

تشریح جیٹھ، دیور، نندوئی، خالہ، ماموں اور پھوپھی کا بیٹا بھی شریعت میں غیر ہیں۔ اس سے گہرا پردہ لازم ہے اور اس کے ساتھ تنہائی میں رہنا منع ہے۔

حدیث : ⑲ فرمایا فخر عالم ﷺ نے کہ: تین اشخاص پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرمادی ہے :

۱۔ ہمیشہ شراب پینے والا۔

۲۔ ماں باپ کو دُکھ دینے والا۔

۳۔ دیوث جو اپنے گھر والوں میں گندے کام کی روک تھام نہیں کرتا۔

(احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

میاں بیوی کے حقوق اور آپس میں مل جل کر رہنے کے طریقے :

حدیث : ⑳ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : بلاشبہ کامل ایمان والے مؤمن وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں (پھر فرمایا کہ:) تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیوی کے لئے سب سے بہتر ہیں۔ (ترمذی عن ابی ہریرہ ؓ)

حدیث : ㉑ فرمایا رسول اکرم ﷺ نے (ایک صحابی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ بیوی کا حق ہے) کہ: جب تو کھائے تو اس کو بھی کھلائے اور جب تو (نئے کپڑے بنا کر) پہنے تو اس کو بھی (اسی طرح) پہنائے اور یہ کہ تو (اگر کسی موقعہ پر باجازت شرع سزا دینا

چاہے) تو اس کے چہرے پر نہ مارے اور (غصہ میں) برے الفاظ نہ نکالے اور (اگر سلام کلام ترک کر کے ایک دو دن سزا دینا ہو تو (گھر ہی سے مت چلا جا) گھر میں رہتے ہوئے ہی (میل محبت) چھوڑے رکھ۔ (احمد عن نعیم بن معاویہ ﷺ)

حدیث : (۲۲) فرمایا سیّد دو عالم ﷺ نے کہ: تین اشخاص کی نہ نماز قبول ہوتی ہے، نہ اُن کی کوئی نیکی اوپر چڑھتی ہے :

۱۔ بھاگا ہوا غلام جب تک واپس آ کر اپنے آقا کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دے دے۔

۲۔ وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہو۔

۳۔ جو نشہ سے بیہوش ہو جب تک کہ ہوش میں نہ آ جائے۔

(بیہقی فی الشعب عن جابر ﷺ)

حدیث : (۲۳) فرمایا رحمتِ کائنات ﷺ نے کہ: جب کسی شخص کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں کے برتاؤ میں انصاف نہ رکھے تو قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو گرا ہوا ہوگا۔ (ترمذی عن ابی ہریرہ ﷺ)

حدیث : (۲۴) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ: بلاشبہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے (اور اس وجہ سے عورت کے مزاج میں ٹیڑھا پن ہے) پس اگر تُو عورت سے فائدہ حاصل کرنا چاہے گا تو اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ (ہی) فائدہ حاصل کر سکے گا اور اگر اس کو سیدھی کرنے لگے گا تو توڑ ڈالے گا اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔ (مسلم عنہ)

تشریح یعنی عورت کو تنبیہ اور تاکید کر کے زندگی گزارتے رہو اور یہ سمجھ لو کہ اس میں جو فطری ٹیڑھا پن ہے وہ نہ جائے گا، اگر بالکل سیدھی کرنا چاہو گے تو سیدھی نہ ہوگی ہاں! ٹوٹ جائے گی یعنی اس کا انجام یہ ہوگا کہ طلاق دینے پر آمادہ ہو جاؤ گے اور طلاق بُری چیز ہے۔

حدیث : (۲۵) فرمایا فخرِ موجودات ﷺ نے کہ تم: میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے (کیونکہ) پھر دن کے آخری حصہ میں اس کو پاس لٹائے گا۔ (بخاری و مسلم عن عبداللہ بن زمعہ ﷺ)

تشریح یعنی اگر کسی وجہ سے بیوی کو سزا دینا ہو تو تھوڑی سی سزا دے دو۔ یہ نہ کرو کہ زرخرید غلام کی طرح پیٹ ڈالو۔ آخر تو چند گھنٹوں کے بعد اس کے پاس ہی لیٹو گے۔

حدیث : (۲۶) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: وہ شخص ملعون ہے جو اپنی بیوی کے پیچھے والے مقام میں اپنا خاص کام کرے۔ (احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: اس مرد کی طرف اللہ (رحمت کی نظر سے) نہ دیکھے گا جس نے کسی مرد یا عورت کے پیچھے والے مقام میں اپنا خاص کام کیا۔ (ترمذی)

حدیث : (۲۷) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: کوئی مرد مؤمن اپنی مؤمن (بیوی) سے بغض نہ رکھے۔ اگر اس کی ایک خصلت ناپسند ہوگی تو دوسری پسند آجائے گی۔

(مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۲۸) فرمایا حضور ﷺ نے کہ: بلاشبہ وہ شخص بدترین لوگوں میں سے ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ تنہائی میں رہ کر (ہنسی، دل لگی وغیرہ کی) راز (کی باتوں) کو (دوستوں میں) پھیلاتا ہے۔ (مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۲۹) فرمایا رحمتِ عالم ﷺ نے کہ: جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کردے اور پھر اس کا شوہر غصہ میں رات گزارے تو اس عورت پر صبح تک فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۳۰) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: جب مرد اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو آجائے اگرچہ تنور پر (کام کررہی) ہو۔ (ترمذی)

حدیث : (۳۱) فرمایا حضورِ انور ﷺ نے کہ: ایک عورت، دوسری عورت کے ساتھ ہم مجلس ہونے کے بعد اپنے شوہر کے سامنے اس عورت کا (پورا پورا) حال (حسن و جمال وغیرہ) اس طرح بیان نہ کردے کہ جیسے وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ (بخاری ومسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

تشریح اپنے شوہر کے سامنے کسی عورت کے حالات بیان کرنا بُری بات ہے، کہیں اس کا دل اس غیر عورت پر آگیا تو پشیمانی ہوگی۔

حدیث : (۳۲) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جب تُو سفر سے (واپس ہو کر) رات کو (بستی میں) داخل ہو تو (فوراً ہی) اپنے گھر والوں کے پاس نہ پہنچ جا (بلکہ آمد کی خبر بھیج کر اتنی دیر مسجد وغیرہ میں رہ) کہ (تیری بیوی) جس کے پاس تُو غیر حاضر تھا زیرِ ناف بال صاف کر لے اور بکھرے بالوں میں کنگھی کر لے۔

(بخاری و مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ)

تشریح مطلب یہ کہ تمہارے پیچھے بیوی بناؤ سنگھار سے نہ تھی۔ اچانک اس پر نظر پڑے گی تو دل بُرا ہوگا اس لئے اس کو مہلت دو کہ وہ اپنا حال درست کر لے۔

طلاق کی مذمّت :

حدیث : (۳۳) فرمایا خاتم النبیین ﷺ نے کہ: جس عورت نے بغیر کسی سخت مجبوری کے (اپنے شوہر سے) طلاق کا سوال کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

حدیث : (۳۴) فرمایا نبی آخر الزماں ﷺ نے کہ: اللہ نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب کوئی چیز زمین پر پیدا نہیں فرمائی اور طلاق سے زیادہ قابلِ نفرت کوئی چیز (بھی) زمین پر پیدا نہیں فرمائی۔ (دار قطنی عن معاذ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۳۵) فرمایا حضور اکرم ﷺ نے کہ: کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا سوال نہ کرے، تاکہ اس کے پیالہ کو اپنے لئے خالی کر لے (بلکہ) چاہئے کہ (کسی دوسرے مرد سے) اپنا نکاح کر لے کیونکہ اس کی تقدیر کا (جو ہوگا) مل جائے گا۔

(بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح مطلب یہ ہے کہ کسی عورت کو طلاق دلا کر اس کے شوہر سے اپنا نکاح کرنے کی کوشش اور نیت نہ کرو۔ اس کے پیالہ میں جو کچھ ہے اس کے پاس رہنے دو اور اپنا نکاح دوسرے مرد سے کر لو تمہارے مقدر میں جو ہوگا وہ وہاں تمہیں مل جائے گا۔

(احمد عن ثوبان رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۳۶) فرمایا سیّد العالمین ﷺ نے کہ: تین چیزیں ایسی ہیں جو ارادہ کر کے زبان سے نکالنے سے بھی واقع ہو جاتی ہیں اور مذاق میں بول دینے سے بھی واقع ہو جاتی ہیں :

۱۔ نکاح۔ ۲۔ طلاق۔ ۳۔ رجعی طلاق کے بعد رجوع کر لینا۔

(ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلا ارادہ محض مذاق میں طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور یہی حکم نکاح اور رجعت کا ہے۔ بہت سے لوگ طلاق دے کر کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے مذاق میں طلاق دی تھی اور عورت کو بیوی بنا کر رکھے رہتے ہیں اور مذاق کی طلاق کو طلاق شمار نہیں کرتے۔ یہ لوگ ارشادِ نبوی (ﷺ) کے صریح مخالف ہیں۔

کون سے رشتے حرام ہیں ؟

حَدیث : (۳۷) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے نسب کی وجہ سے جو رشتے حرام فرمائے ہیں وہ دودھ کی وجہ سے (بھی) حرام فرما دیئے ہیں۔ (بخاری)

تشریح مثلاً جیسے اپنے حقیقی بھائی اور باپ سے عورت کا نکاح درست نہیں، اسی طرح دودھ شریک بھائی اور دودھ پلانے والی ماں کے شوہر اور اس کے بھائی سے بھی نکاح درست نہیں۔ اسی طرح دودھ کے سلسلہ کے دوسرے رشتوں کو قیاس کر لو۔

حَدیث : (۳۸) فرمایا نبی الرحمت ﷺ نے کہ: (کسی مرد کے نکاح میں بیک وقت) عورت اپنی پھوپھی کے ساتھ اور خالہ کے ساتھ جمع نہ کی جائے۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہؓ)

تشریح جس طرح بیک وقت ایک مرد کے نکاح میں دو بہنوں کا رہنا حلال نہیں ہے اسی طرح حقیقی خالہ بھانجی اور حقیقی پھوپھی بھتیجی کسی کے نکاح میں بھی ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں۔

دو اہم نصیحتیں :

حَدیث : (۳۹) فرمایا سرورِ دو عالم ﷺ نے کہ: وہ شخص ہم میں سے (یعنی جماعت مسلمین سے) نہیں ہے جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف کر دے یا کسی غلام کو اس کے آقا کا مخالف بنا دے۔ (ابوداؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۴۰) فرمایا محبوب رب العالمین ﷺ نے کہ: پاخانہ کرنے اور بیوی کے پاس جانے کے علاوہ (یعنی ان اوقات کے علاوہ میں) ننگے نہ ہوا کرو کیونکہ تمہارے ساتھ فرشتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے، ان سے شرم کرو اور ان کی عزت کرو۔

(ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

تمت بالخیر والحمد للہ ربّ العالمین
والصلوٰة والسلام علیٰ سیّد رسله محمد
وآله واصحابه اجمعین

متعلقہ

تجارت

و

کسبِ حلال

چہل حدیث ⑪

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہل حدیث ⑪

تجارت وکسبِ حلال

حلال کمانے کا حکم

حدیث: ① فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: حلال کمائی کا طلب کرنا فرض کے بعد فرض ہے۔ (بیہقی فی الشعب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

تشریح: یعنی فرائض میں اوّل مرتبہ ان فرائض کا ہے جن پر اسلام کی بنیاد ہے اور حلال کمائی کا حاصل کرنا بھی فرض ہے۔ مگر اس قدر اس کی اہمیت نہیں ہے کہ اس کے لئے نماز، روزہ، زکوٰۃ و حج کو بھی چھوڑ دیا جائے۔

ایک اور حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حلال طریقہ پر دنیا اس لئے حاصل کی کہ سوال سے پرہیز کرے اور گھر والوں کی ضروریات پوری کرے اور پڑوسی پر شفقت کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جس نے حلال طریقہ پر دنیا اس لئے حاصل کی کہ مالداری میں لوگوں سے مقابلہ کرے اور شیخی بگھارے اور دکھاوا کرے تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس پر غصہ ہوگا۔

(بیہقی فی الشعب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث: ② فرمایا رحمت عالم ﷺ نے کہ اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور (رزق) طلب کرنے میں اچھا طریقہ اختیار کرو، کیونکہ کسی جان کو اس وقت تک موت نہ آئے گی

جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور طلب (رزق) میں اچھا طریقہ اختیار کرو اور رزق کا دیر میں ملنا تمہیں اس پر آمادہ نہ کردے کہ اسے اللہ کی نافرمانیوں کے ذریعہ طلب کرو۔ کیونکہ اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کی فرمانبرداری ہی سے مل سکتا ہے۔ (لہٰذا حلال رزق کمائیں اور حرام سے دُور بھاگیں)۔

(بیہقی فی الشعب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۳) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے، وہ پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔ اس نے مؤمنین کو وہی حکم دیا ہے جو پیغمبروں کو حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا"

ترجمہ: "اے رسولو! پاکیزہ مالوں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو"۔ اور ارشاد فرمایا "

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ"

ترجمہ: "اے ایمان والو! جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں مرحمت فرمائی ہیں ان میں سے کھاؤ"۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص لمبے سفر کرتا، اس طرح کہ اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں، غبار سے اَٹا ہوا ہے۔ وہ آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا کر (دعا کرتا ہے اور) یَارَبِّ! یَارَبِّ! (کہہ کر پکارتا ہے)۔ حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے اور پینا حرام ہے اور لباس حرام ہے اور اسے حرام سے غذا دی گئی ہے۔ سو اس کی ایسی حالت کی وجہ سے کہاں دعا قبول ہوگی؟ (مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

صنعت کی فضیلت :

حدیث : (۴) فرمایا فخر عالم ﷺ نے کہ: کسی نے کبھی کوئی کھانا اپنے ہاتھوں کی کمائی سے بہتر نہیں کھایا اور بلاشبہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے تھے۔ (بخاری عن مقداد عن معدی کرب رضی اللہ عنہ)

تشریح ہاتھوں کی کمائی سے صنعت اور کاریگری مراد ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام بادشاہ تھے، لیکن بیت المال سے اپنے اُوپر خرچ نہیں کرتے تھے، لوہے زرہیں بناتے تھے اور ان کو بیچ کر صدقہ بھی کرتے تھے اور خود بھی کھاتے تھے۔

حرام مال کا وبال :

حدیث : ⑤ فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: کوئی بندہ حرام مال کما کر صدقہ کردے گا تو وہ قبول نہ ہوگا اور مالِ حرام سے خرچ کرے گا تو برکت نہ ہوگی اور حرام مال کو اپنے پیچھے (موت کے بعد) چھوڑ دے گا تو یہ مال دوزخ کا توشہ بنے گا۔ بلاشبہ بُرائی کو اللہ بُرائی کے ذریعہ نہیں مٹاتا ہے، بلکہ بُرائی کو اچھائی کے ذریعہ مٹاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ بلاشبہ ناپاک، ناپاک کو نہیں مٹاتا۔ (احمد عن ابی بن مسعود رضی اللہ عنہ)

تشریح یعنی ناپاک مال کو صدقہ کے نام سے دینا خود گناہ ہے۔ یہ گناہ حرام کی کمائی کے گناہ کو کیسے ختم کرے گا؟ گناہ کو گناہ ختم نہیں کرتا، بلکہ اس کو نیکی ختم کرتی ہے۔

حدیث : ⑥ فرمایا رحمت عالم ﷺ نے کہ: جس نے دس درہم میں کپڑا خریدا اور ان میں ایک درہم بھی حرام کا تھا تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہ فرمائیں گے۔ (احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

حدیث : ⑦ فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: وہ جسم جنت میں داخل نہ ہوگا جس نے حرام سے غذا پائی ہو۔ (بیہقی فی الشعب عن ابی بکر رضی اللہ عنہ)

سود والوں پر لعنت :

حدیث : ⑧ فرمایا شافع محشر ﷺ نے کہ: لعنت ہو سود کھانے والے پر اور اس کے کھلانے والے پر اور (اس کا معاملہ) لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر اور آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ: یہ سب لوگ گناہ میں برابر ہیں۔ (مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ)

حدیث : ⑨ فرمایا نبی معظم ﷺ نے کہ: جانتے ہوئے جس نے سود کا ایک درہم کھالیا تو چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔ (احمد عن عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ)

ایک اور حدیث میں سود کو ماں کے ساتھ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت بتایا گیا ہے۔ (رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۱۰) فرمایا سولِ اکرم ﷺ نے کہ: بے شک سود کا (مال) اگر چہ بہت ہو جائے (لیکن اس کا انجام کم ہو جانے ہی کی طرف ہے (یعنی بالآخر وہ مال ہلاک ہو کر رہے گا)۔ (ابنِ ماجہ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۱۱) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: جس رات مجھے سیر کرائی گئی (یعنی معراج کی رات میں) ایسے لوگوں پر میرا گزر ہوا کہ ان کے پیٹ گھڑوں کے برابر تھے، اندر سانپ تھے جو پیٹوں کے باہر سے نظر آرہے تھے، میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ: یہ سود خور ہیں۔ (احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۱۲) فرمایا سرکارِ دو عالم ﷺ نے کہ: جب تم میں سے کوئی شخص قرض دے دے تو (اگر) قرض دار کچھ ہدیہ دے یا اپنے جانور پر سوار کرے تو نہ اس پر سوار ہو اور نہ ہدیہ قبول کرے۔ ہاں! اگر قرض کے معاملہ سے پہلے دونوں میں ہدیہ کا لینا دینا ہوتا تھا تو درست ہے۔ (ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ)

تشریح مطلب یہ ہے کہ قرضداری کے باعث تم سے دب کر یا تمہارا لحاظ کر کے قرضدار اگر کچھ ہدیہ دے یا نفع پہنچا دے تو یہ سود ہے اور اگر قرض کی وجہ سے اس نے ہدیہ نہیں دیا بلکہ پرانی دوستی اور تعلق کی وجہ سے دیا ہے تو درست ہے۔

شراب والوں پر لعنت

حَدیث : (۱۳) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ لعنت کرے شراب پر اور اس کے پینے والے پر اور اس کے پلانے والے پر اور اس کے فروخت کرنے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اور اس کے بنانے والے پر اور اس کے بنوانے والے پر اور اس کو اُٹھا کر لے جانے والے پر اور اس پر بھی جس کے پاس لے جائی جائے۔

(ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

حدیث : (۱۴) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر کہ: بے شک اللہ نے اور اس کے رسول (ﷺ) نے حرام قرار دے دیا شراب، مُردار جانور، خنزیر اور بتوں کے بیچنے کو۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! مُردہ جانور کی چربی کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ اس کو لوگ کشتیوں پر ملتے ہیں اور چمڑوں پر ملتے ہیں اور چراغ جلاتے ہیں۔ فرمایا: وہ بھی حرام ہے پھر ارشاد فرمایا: اللہ کی لعنت ہو یہودیوں پر بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان پر مُردار جانوروں کی چربیوں کو حرام قرار دے دیا تو انہوں نے اسے اچھی صورت دے دی پھر اسے بیچ کر اس کی قیمت کھا گئے۔ (بخاری و مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ)

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ: اسلام کے قانون میں جو چیز حرام ہے اس کا رنگ بدل کر یا نام بدل کر یا خوشبو ڈال کر کسی بھی طرح کیمیکل طریقہ پر اچھی شکل دے کر فروخت کے قابل بنا لینے سے اس کی قیمت حلال نہیں ہو جائے گی اور یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ جس چیز کا بیچنا حرام ہے اس کا استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

خیانت کا وبال اور امانت دار سچے تاجروں کا مرتبہ :

حدیث : (۱۵) فرمایا حضورِ انور ﷺ نے کہ: بے شک اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ میں دو ساتھیوں کا تیسرا ہوں جب تک کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کی خیانت نہ کرلے۔ پس جب ایک خیانت کر لیتا ہے تو میں دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں ہوں۔ (ابوداؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح مطلب یہ ہے کہ: دو آدمی ساتھ مل کر کاروبار کریں تو وہ صرف دو ہی نہیں ہوتے بلکہ ان کا تیسرا ساتھی خداوند عالم ہوتا ہے جو ان کی مدد فرماتا ہے اور ان کے مال میں برکت دیتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کا ساتھ اس وقت تک ہوتا ہے جب تک کہ دونوں میں سے کوئی خیانت نہ کرے اور اگر کسی نے خیانت کرلی تو اللہ تعالیٰ ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ بیچ میں شیطان کود پڑتا ہے (امانتداری کے خلاف کرنے کو خیانت کہتے ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۵۴)

حدیث : (۱۶) فرمایا فخرِ کائنات ﷺ نے کہ: جو شخص تیرے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کردے اور جو تیری خیانت کرے تو اس کی خیانت نہ کر۔ (ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۱۷) فرمایا ہادی عالم ﷺ نے کہ: سچا (اور) امانتدار تاجر (قیامت کے دن) نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

عام تاجروں کا حشر :

حدیث : (۱۸) فرمایا محبوب رب العالمین ﷺ نے کہ: قیامت کے روز تاجروں کا حشر بدکاروں میں ہوگا (ہاں!) مگر جو پرہیزگار رہا اور بھلائی کے کام کئے اور سچ کو اختیار کیا وہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے)۔ (ترمذی عن عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ)

تاجروں کو ہدایات :

حدیث : (۱۹) فرمایا شفیع المذنبین ﷺ نے کہ : اے تاجروں کی جماعت! بے شک بیع میں قسم اور لایعنی باتیں موجود ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا صدقہ کی آمیزش رکھو۔

(ابوداؤد عن قیس رضی اللہ عنہ)

تشریح | یعنی تاجر کو چاہئے کہ: معاملہ کرتے وقت کھانے سے بچے اور اپنے مال کی تعریف میں مبالغہ نہ کرے اور وہ بات بیان نہ کرے جو مال میں نہ ہو، لیکن جو لوگ احتیاط کرتے ہیں کبھی ان کی زبان سے بھی قسم اور لایعنی بات نکل جاتی ہے، لہٰذا صدقہ دیتے رہنا چاہئے، تاکہ بے دھیانی سے جو لغزش ہوگئی ہے، اس کے مقابلہ میں کچھ نہ کچھ نیکی بھی ہو جائے۔

حدیث : (۲۰) فرمایا حضورِ انور ﷺ نے کہ: اللہ اس شخص پر رحم کرے جو خرید و فروخت اور تقاضہ کرتے وقت نرم ہو۔ (بخاری عن جابر رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۲۱) فرمایا نبی الرحمت ﷺ نے کہ: جس نے کسی مسلمان کی بیع توڑ دی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی لغزشوں کو معاف فرمادے گا۔ (ابوداؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح یعنی اگر کسی نے بھولے پن میں کچھ بیچ دیا اور پھر پریشان اور پشیمان ہو کر اپنی چیز لے کر دام واپس کرنا چاہے تو اگرچہ خریدار کے ذمہ بیع توڑ کر اس کی چیز واپس کرنا لازم نہیں ہے، لیکن اگر رحم کر کے اس کی چیز واپس کر دے تو یہ عمل قیامت کے دن کام آئے گا اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بنے گا۔ اسی طرح کوئی شخص مال خرید کر پشیمان ہو تو مال لے کر دام واپس کر دینے کی یہی فضیلت ہے۔

حَدیث : (۲۲) فرمایا فخرِ دو عالم ﷺ نے کہ: کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اس کی منگنی پر منگنی کا پیغام نہ بھیجے (ہاں!) مگر وہ اجازت دے دے (تو کچھ حرج نہیں)۔ (مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

حَدیث : (۲۳) فرمایا حضورِ انور ﷺ نے کہ: دو چیزیں تمہارے سپرد کی گئی ہیں: ۱۔ ناپنا اور ۲۔ تولنا۔ ان دونوں کے بارے میں گذشتہ اُمتیں ہلاک ہو چکی ہیں۔

(ترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

تشریح یعنی ناپ تول کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ ٹھیک ٹھیک ناپ تول کرو، کم دینے سے بربادی آئے گی۔ گزشتہ اُمتیں ناپ تول میں کمی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو چکی ہیں۔

حَدیث : (۲۴) فرمایا فخرِ عالم ﷺ نے (ایک تولنے والے کو نصیحت فرماتے ہوئے) کہ: تول اور جھکا کر (دے)۔ (احمد عن سوید بن قیس رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۲۵) فرمایا فخرِ دو عالم ﷺ نے کہ: جس نے بغیر بتائے عیب والا مال فروخت کر دیا وہ ہمیشہ اللہ کے غصہ میں رہے گا یا (فرمایا کہ:) اس پر ہمیشہ فرشتے لعنت کرتے رہیں گے۔ (ابن ماجہ عن واثلہ رضی اللہ عنہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: جس نے (مال میں ملاوٹ کر کے یا اور کسی طرح) خیانت کی، وہ ہم میں سے نہیں ہے اور مکر اور دھوکہ دوزخ میں ہے۔ (طبرانی)

حَدیث : (۲۶) فرمایا حضورِ اقدس ﷺ نے کہ: جب کسی ذریعہ سے تمہارے رزق کا سبب اللہ تعالیٰ جاری فرما دیں تو اس کو نہ چھوڑو، جب تک کہ وہ خود ہی نہ بدل جائے یا ناموافق حالات پیدا ہو جائیں۔ (احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

حدیث : (۲۷) فرمایا فخرِ کائنات ﷺ نے کہ: (مال فروخت کرنے میں) قسم کھانا مال کو فروخت کرا دینے والا ہے اور برکت کو ختم کر دینے والا ہے۔

(بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ف : یعنی قسم کھانے سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔

جس سے کام لیا ہو اس کی مزدوری جلد دے دو :

حدیث : (۲۸) فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ: مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔ (ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

کسی کی زمین دبا لینے کا وبال :

حدیث : (۲۹) فرمایا رحمتِ عالم ﷺ نے کہ: جس نے (کسی کی) بالشت بھر زمین ظلم سے لی یا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے فرمائیں گے کہ (اس زمین کو) ساتویں زمین کی تہہ تک کھودتا چلا جا پھر (جب وہ کھود لے تو) لوگوں کے درمیان فیصلے ہو چکنے تک اس زمین کو اس کے گلے کا طوق بنا دیں گے۔ (احمد عن یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۳۰) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: جس نے ناحق (کسی کی) زمین لے لی اس کو قیامت کے روز اس (ظلم) کی وجہ سے ساتویں زمین تک دھنسا دیا جائے گا۔

(بخاری عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

طیب خاطر کے بغیر کسی کا مال حلال نہیں :

حدیث : (۳۱) فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ: خبردار ظلم نہ کرو، خبردار کسی شخص کا مال اس کے نفس کی خوشی کے بغیر حلال نہیں ہے۔ (بیہقی فی الشعب حرۃ عن عمہ رضی اللہ عنہ)

تشریح اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگر دباؤ یا لحاظ سے کچھ دے دے یا بلا اجازت لینے والے کو نہ ٹوکے تو اس طرح مال لینا حلال نہ ہوگا، خوب دیکھ لو کہ اندر سے اس کی مرضی ہے یا نہیں۔

حدیث : (۳۲) فرمایا ہادی عالم ﷺ نے کہ: تم میں سے کوئی شخص دل لگی کرتے ہوئے سچ مچ ہی اپنے بھائی کی لاٹھی نہ لے لے۔ پس جو شخص اپنے بھائی کی لاٹھی لے لے تو واپس کر دے۔ (ترمذی عن السائب بن یزید رضی اللہ عنہ)

تشریح اس حدیث کا مقصد ان لوگوں کو نصیحت اور تنبیہ کرنا ہے جو مذاق میں چیز لے کر رکھ لیتے ہیں اور پھر سچ مچ اپنی بنا لیتے ہیں اور واپس نہیں کرتے۔ تعلقات والوں میں ایسا ہوا کرتا ہے، جس کی چیز ہے وہ شرم سے کچھ کہتا نہیں اور یہ سمجھتا رہتا ہے کہ آج کل میں مل جائے گی اور لینے والے نے چونکہ رکھ لینے کے لئے لی ہے اس لئے وہ واپس نہیں کرتا اس صورت میں چونکہ مالک کی رضامندی نہیں ہوتی ہے اس لئے اس کی چیز کا رکھ لینا حلال نہیں ہے۔ لاٹھی، بطور مثال کے فرمایا ورنہ ہر چھوٹی بڑی چیز کا یہی حکم ہے۔

قرض لینے دینے کے بارے میں ہدایات :

حدیث : (۳۳) فرمایا سیّد عالم ﷺ نے کہ جو شخص ادا کرنے کے ارادہ سے لوگوں کا مال (اُدھار) لیتا ہے، اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ ادا فرمائیں گے اور جو شخص تلف کرنے کے ارادے سے لوگوں کا مال لیتا ہے اللہ تعالیٰ (بھی) تلف فرمادیں گے۔ (بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح مطلب یہ ہے کہ: جس نے رقم یا مال ادھار لیا اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائیں گے اور ایسا راستہ نکال دیں گے کہ وہ اس قرض سے سبکدوش ہو جائے گا اور جس نے مار لینے کی نیت سے کسی کا مال لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ فرمائیں گے اور ادائیگی کا راستہ اس کے لئے نہ نکلے گا۔

حدیث : (۳۴) فرمایا نبی مکرم ﷺ نے کہ: جو شخص اس حال میں مرے کہ تکبر اور خیانت اور قرض سے پاک وصاف ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی عن ثوبان رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۳۵) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: پیسہ ہوتے ہوئے ٹالنا ظلم ہے اور جب تمہارا قرضدار تم کو کسی حیثیت والے سے وصولیابی کرنے کے لئے بھیجے تو اس کی بات پر عمل کرو۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح یعنی جب حقدار اپنا حق طلب کرنے کے لئے آئے اور تمہارے پاس ادائیگی کا انتظام ہو تو اس کا حق ادا کردو، انتظام ہوتے ہوئے آج کل پر ٹالنا اور بار بار بلانا ظلم کی بات ہے۔ اسی طرح حقدار کو بھی چاہئے کہ قرضدار سے ضد نہ کرے کہ میں تم سے ہی لوں گا بلکہ اگر قرضدار کہے کہ اس وقت میرے پاس نہیں ہے، میرے نام سے فلاں ملنے والے سے جا کر لے لو یا فلاں پر میرا قرض ہے اس سے وصول کرلو تو تمہیں اس کی بات پر عمل کرنا چاہئے۔

حَدِیث : (۳۶) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ: جسے اس بات کی خوشی ہو کہ اللہ اسے قیامت کے دن کی بے چینیوں سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ تنگ دست (قرضدار) کو مہلت دے دے یا بالکل ہی معاف کر دے۔ (مسلم عن ابی قتادہ ؓ)

حَدِیث : (۳۷) فرمایا فخرِ کائنات ﷺ نے کہ: جس کا کسی شخص پر کوئی حق ہو تو اس کو دیر سے وصول کرنے پر روزانہ صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔ (احمد عن عمران بن حصین ؓ)

ضرورت کے وقت غلّہ روکنے کی سزا :

حَدِیث : (۳۸) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: برا بندہ وہ ہے جو (ضرورت کے وقت) غلّہ کی فروختگی روکے رکھے (اور اس کا یہ مزاج ہو) کہ اللہ تعالیٰ بھاؤ سستا کردے تو رنجیدہ ہو اور مہنگا کردے تو خوش ہو۔ (بیہقی فی شعب الایمان عن معاذ ؓ)

حَدِیث : (۳۹) فرمایا سرکارِ دو عالم ﷺ نے کہ: جس نے مسلمانوں کی ضرورت کا غلّہ روکے رکھا اور مہنگا ہونے کے انتظار میں فروخت نہیں کیا، اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ اور مفلسی کی سزا دیں گے۔ (ابن ماجہ عن عمر بن الخطاب ؓ)

حَدِیث : (۴۰) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جو شخص (کھیتوں سے اور دور دراز آبادیوں سے) غلّہ لے کر آتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق دیا جائے گا اور جو شخص ضرورت کے وقت غلّہ کی فروختگی کو روکے رکھتا ہے (تا کہ اور زیادہ مہنگا ہو جائے) وہ ملعون ہے۔ (ابن ماجہ عن عمر ؓ)

غلّہ کی تجارت درست ہے اور فصل پر خرید کر بعد میں دام چڑھ جانے پر فروخت کردینا بھی درست ہے، لیکن جب لوگوں کو غلّہ کی ضرورت ہو اور عام طور پر نہ ملتا ہو تو اس صورت میں مہنگائی کے انتظار میں بچا کر رکھنا گناہ ہے ایسا کرنے والے کو حدیثِ بالا میں ملعون فرمایا ہے۔

وھذا آخر الاحادیث من ھذہ الاربعینۃ
وللہ الحمد اوّلاً وآخرًا

متعلقہ

اخلاقِ حسنہ

چہل حدیث ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخلاقِ حسنہ

اخلاقِ حسنہ کی ضرورت اور اہمیت :

حدیث : (۱) فرمایا رحمۃ للعالمین ﷺ نے کہ: میں (اللہ کی طرف سے اس لئے) بھیجا گیا ہوں کہ اچھے اخلاق کی تکمیل کردوں۔ (مؤطا مالک)

تشریح ہمیشہ سے انبیاء کرام علیہم السلام نے اچھے اخلاق کی تعلیم دی ہے اور اس تعلیم کو درجۂ کمال تک پہنچانے کے لئے نبی آخر الزماں ﷺ کی بعثت ہوئی۔ آپ ﷺ نے عمل سے اور قول سے جن اخلاق کی تعلیم دی وہی اخلاق سب سے بلند اور اعلیٰ ہیں۔ ان سے اچھے اخلاق کوئی پیش نہیں کرسکتا۔ اخلاقِ نبوت کو اختیار کرنا ہی صحیح انسانیت ہے۔

حدیث : (۲) فرمایا معلم الاخلاق ﷺ نے کہ بلاشبہ میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ میں تو رحمت ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم عن ابی ہریرہ ؓ)

حدیث : (۳) فرمایا معلم انسانیت ﷺ نے کہ: بلاشبہ قیامت کے روز سب سے زیادہ بھاری چیز جو مؤمن کے ترازو میں رکھی جائے گی وہ اس کا اچھا اخلاق ہوگا۔ (پھر فرمایا کہ:) بلاشبہ فحش گو (اور) بدکلام سے اللہ تعالیٰ کو بغض (یعنی دشمنی) ہے۔

(ترمذی عن ابی الدرداء ؓ)

حدیث : (۴) فرمایا فخرِ بنی آدم ﷺ نے کہ: ایمان والوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔ (ابوداؤد عن ابی ہریرہ ؓ)

حَدیث : ⑤ فرمایا سیّد دو عالم ﷺ نے کہ: بلاشبہ اچھے اخلاق کی وجہ سے مؤمن (بندہ) اس شخص کا مرتبہ پالیتا ہے جو رات کو (تہجد میں) کھڑا رہے اور دن میں (نفلی) روزہ رکھا کرے۔ (ابوداؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

حَدیث : ⑥ فرمایا رحمت عالم ﷺ نے کہ: (اپنے) ساتھیوں میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو (اپنے) ساتھیوں کے لئے (حسن اخلاق میں) سب سے بہتر ہو اور پڑوسیوں میں سب سے بہتر پڑوسی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کے لئے سب سے بہتر ہو۔ (ترمذی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

حَدیث : ⑦ فرمایا حضورِ انور ﷺ نے کہ: جب تُو سُنے کہ پڑوسی کہہ رہے ہیں کہ تُو نے اچھا کیا تو (سمجھ لے کہ) تُو نے اچھا کیا اور اگر وہ کہہ رہے ہیں کہ تُو نے بُرا کیا تو (جان لے کہ) تُو نے بُرا کیا۔ (ابن ماجہ عن ابن مسعود ؓ)

حَدیث : ⑧ فرمایا حضورِ انور ﷺ نے کہ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس سے خیر کی امید کی جاتی ہو اور (لوگوں کو یوں) اطمینان ہو کہ اس سے شر (یعنی) بُرائی نہ پہنچے گی اور تم میں سب سے بُرا وہ ہے جس سے خیر کی امید نہ کی جاتی ہو اور جس کے شر سے (لوگوں کو) بے خوفی نہ ہو۔ (ترمذی عن ابی ہریرہ ؓ)

تواضع کی فضیلت :

حَدیث : ⑨ فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جو اللہ کے لئے تواضع کرے اسے اللہ تعالیٰ بلند فرمائیں گے۔ (جس کا نتیجہ یہ ہوگا) وہ اپنے نفس میں چھوٹا ہوگا اور لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوگا اور جس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ اسے گرادیں گے۔ (جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) وہ لوگوں کی نظر میں چھوٹا اور اپنے نفس میں بڑا ہوگا۔ (پھر فرمایا کہ:) لوگوں کے نزدیک وہ کُتّے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔ (بیہقی فی الشعب عن عمر ؓ)

ڈھل مل ارادے والے نہ بنو :

حَدیث : ⑩ فرمایا نبی الرحمت نے کہ: تم ڈھل مل ارادہ والے بن کر یوں نہ کہو کہ لوگ اچھا سلوک کریں گے تو ہم بھی اچھائی سے پیش آئیں گے اور لوگ ظلم کریں

گے تو تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ اپنے نفسوں کو اس پر آمادہ کرو کہ (برابر) خوبی ہی کا برتاؤ رکھو۔ اگر لوگ خوبی سے پیش آئیں تو (بھی) تم خوبی سے پیش آؤ اور اگر لوگ بُرا برتاؤ کریں تو تم (جواب میں) ظلم نہ کرو۔ (ترمذی عن حذیفہ ﷺ)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا خطاب :

حدیث : (۱۱) فرمایا نبی کریم نے ﷺ کہ: موسیٰ علیہ السلام نے (اللہ پاک سے) عرض کیا: اے پروردگار! آپ کو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ کون عزیز ہے؟ اللہ پاک نے جواب دیا: جو (انتقام کی) قدرت ہوتے ہوئے معاف کردے۔

(بیہقی فی الشعب عن ابی ہریرہ ﷺ)

مؤمن اُلفت والا ہوتا ہے :

حدیث : (۱۲) فرمایا حضورِ اقدس ﷺ نے کہ: مؤمن اُلفت والا ہوتا ہے اور اس میں کوئی بھلائی نہیں جو اُلفت نہیں رکھتا اور جس سے لوگ اُلفت نہیں رکھتے۔

(احمد عن ابی ہریرہ ﷺ)

مسلمان آپس میں مل کر کیسے رہیں ؟

حدیث : (۱۳) فرمایا حضورِ انور نبی ﷺ کہ: سب مؤمن (آپس کی محبت واُلفت اور وحدت میں) ایک ہی شخص کی طرح ہیں۔ اگر آنکھ کو تکلیف ہوتی ہے تو پورے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر سر میں تکلیف ہوتی ہے تو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔

(مسلم عن نعمان بن بشیر ﷺ)

تشریح یعنی آپس میں مسلمانوں کو ایسا ہونا چاہئے جیسے وہ سب ایک جسم کے حصے ہیں۔ ایک کی تکلیف سے سب کو بے قرار ہونا چاہئے۔

حدیث : (۱۴) فرمایا رحمت عالم نبی ﷺ کہ: مؤمن مؤمن کے لئے (کھڑی ہوئی) عمارت کی طرح ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے

(مسلمانوں کی وحدت و یگانگت کی مثال بتانے کے لئے) ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈال کر جال بنا کر دکھایا۔ (بخاری و مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

حدیث: (۱۵) فرمایا خاتم الانبیاء ﷺ نے کہ تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے۔ سو اگر اپنے بھائی کو کسی تکلیف میں دیکھے تو اس کو دُور کر دے۔

(ترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث: (۱۶) فرمایا فخرِ بنی آدم ﷺ نے کہ: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو مصیبت میں ڈالے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی پریشانی دُور کر دے قیامت کے روز پریشانیوں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی ایک پریشانی دُور فرما دے گا اور جس نے مسلمان کی عیب پوشی کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی عیب پوشی فرمائے گا۔ (بخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

حدیث: (۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو بے کس چھوڑے (کہ اس کی مصیبت میں کام نہ آئے) اور نہ اس کو حقیر جانے۔ پھر اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرما کر آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، یہاں ہے، یہاں ہے۔ (مزید فرمایا کہ:) انسان کے بُرا ہونے کے لئے کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ مسلمان کا مسلمان پر سب کچھ حرام ہے۔ اس کا خون بھی، اس کا مال بھی اور اس کی آبرو بھی۔ (رواہ مسلم)

تشریح یعنی ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو نہ قتل کرے، نہ بلا طیب خاطر کے اس کا مال لے، نہ اس کی بے آبروئی کرے۔

حدیث: (۱۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے کسی اُمتی کی حاجت پوری کر دی تا کہ اس کو خوش کرے، اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا، اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

اللہ کے لئے محبت کرنا اور آپس میں مل کر بیٹھنا :

حدیث : (۱۹) حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے بیان کیا کہ: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جنت میں یاقوت کے ستون ہیں، جس پر زبرجد کی کھڑکیاں ہیں، جن کے کھلے ہوئے دروازے ہیں جو روشن ستارہ کی طرح چمکتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں کون رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی محبت کرنے والے اور اللہ کے لئے ساتھ بیٹھنے والے اور اللہ کے بارے میں آپس میں ملاقات رکھنے والے۔ (بیہقی فی الشعب عن ابی ہریرہ ﷛)

حدیث : (۲۰) فرمایا سرکارِ دو عالم ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائیں گے کہ: کہاں ہیں میری عظمت کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے۔ آج میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا، جبکہ میرے سایہ کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا۔ (مسلم عن ابی ہریرہ ﷛)

حدیث : (۲۱) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: اے ابوذر! بتاؤ ایمان کا کونسا کڑا زیادہ مضبوط ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اچھا سنو! وہ کڑا یہ ہے) اللہ کے بارے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا اور اللہ کے بارے میں محبت کرنا اور اللہ کے بارے میں بغض رکھنا۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا :

حدیث : (۲۲) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ (ترمذی عن عبداللہ بن عمرو ﷛)

حدیث : (۲۳) فرمایا شافع محشر ﷺ نے کہ: باپ جنت کے دروازوں میں سب سے اچھا دروازہ ہے۔ اب تجھ کو اختیار ہے کہ اس دروازے کی حفاظت کرے یا ضائع کردے۔

حدیث : (۲۴) حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اولاد پر والدین کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں تیرے لئے جنّت اور دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ عن ابی امامہ ﷺ)

تشریح مطلب یہ ہے کہ ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے میں دوزخ کی سزا بھگتنی ہوگی۔

بڑے بھائی کا رُتبہ :

حدیث : (۲۵) سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائیوں پر ایسا ہے جیسے والد کا حق اولاد پر۔ (بیہقی فی الشعب عن سعید بن العاص ﷺ)

صلہ رحمی کی فضیلت :

حدیث : (۲۶) فرمایا شفیع المذنبین ﷺ نے کہ: جس کی خواہش ہو کہ اس کا رزق بڑھادیا جائے اور اس کی عمر بڑھادی جائے اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری عن انس ﷺ)

تشریح آپس میں رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے اور میل ومحبت سے رہنے کو صلہ رحمی کہا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں اس کے دو فائدے بتائے گئے ہیں: (اوّل) رزق زیادہ ہوجانا۔ (دوم) عمر بڑھنا۔ آپس میں رشتہ دار جلتے جلتے تو ہیں رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کا حکم دیا ہے، لیکن جو شخص اسلام کا حکم سمجھ کر یہ عمل کرے گا اسے ثواب بھی ملے گا اور وہ فائدے بھی حاصل ہوں گے جن کا حدیث شریف میں ذکر فرمایا گیا ہے بہت سے لوگ آپس میں بگاڑ کرلیتے ہیں اور تعلقات باقی نہیں رکھتے یہ لوگ صلہ رحمی کے ثواب اور برکات سے محروم رہتے ہیں اور گناہ گار بھی ہوتے ہیں۔

حدیث : (۲۷) فرمایا سیّد البشر ﷺ نے کہ: بدلہ اُتارنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ: جب رشتہ داروں کی طرف سے تعلق توڑا جائے تو وہ صلہ رحمی کرتا رہے۔ (بخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

تشریح اس حدیث میں ہے کہ: رشتہ دار تم سے تعلق توڑیں تو تم جوڑے رکھو۔ یہ نہ سوچو کہ وہ لوگ نہیں ملتے تو میں کیوں ملوں۔ یہ نظریہ بدلہ اُتار دینے کا ہے۔ مؤمن بندہ کا یہ طریقہ نہیں، وہ اللہ کے لئے تعلق رکھتا ہے۔

حدیث : (۲۸) فرمایا شافع محشر ﷺ نے کہ: میرے ربّ نے نو چیزوں کا حکم فرمایا ہے۔ (یعنی احکام تو بہت ہیں مگر یہ نو حکم بہت خاص الخاص ہیں) :

(۱) پوشیدہ اور اعلانیہ اللہ سے ڈرنا۔
(۲) غصہ اور رضامندی میں انصاف کا کلمہ کہنا۔
(۳) امیری اور غریبی میں درمیانہ طریقہ پر خرچ کرنا۔
(۴) اور یہ کہ جو شخص مجھ سے تعلق توڑے میں اس سے تعلق جوڑے رکھوں۔
(۵) اور یہ کہ جو شخص مجھے (میرے حق سے) محروم کرے میں اُسے دوں۔
(۶) اور یہ کہ جو شخص مجھ پر ظلم کرے اسے معاف کروں۔
(۷) اور یہ کہ میری خاموشی غور و فکر (کی خاموشی) ہو اور
(۸) میرا بولنا (اللہ) کا ذکر ہو اور
(۹) میری نظر عبرت (کی نظر) ہو اور یہ بھی حکم فرمایا کہ بھلائی کا حکم کروں۔

(رزین عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

قطع تعلق کا وبال :

حدیث : (۲۹) فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے کہ: ہر ہفتہ میں دو دن بارگاہِ الٰہی میں اعمال پیش کئے جاتے ہیں : پیر کے دن اور جمعرات کے دن، پھر ہر مؤمن بندہ کی مغفرت کردی جاتی ہے سوائے اس شخص کے جس کے دل میں مسلمان بھائی کی طرف سے کینہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوتا ہے کہ: ان دونوں کو چھوڑ دو جب تک کہ آپس میں صلح نہ کرلیں۔ (مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۳۰) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قطع رحمی کرنے والا جنّت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۳۱) فرمایا خاتم النبیین ﷺ نے کہ: کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلق کرے۔ جس نے تین دن سے زیادہ تعلق توڑے رکھا اور اسی حال میں مرگیا تو دوزخ میں داخل ہوگا۔

(ابوداؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ایک حدیث میں ہے کہ: جب تین دن گزر جائیں تو اس سے ملاقات کرے جس سے تعلق توڑ رکھا تھا اور اس کو سلام کرے اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو دونوں ثواب میں شریک ہوگئے اور اگر اس نے جواب نہ دیا تو وہ گناہگار ہوگا اور سلام کرنے والا قطع تعلقی کے گناہ سے نکل جائے گا۔

صلح کرادینے کا ثواب :

حدیث : (۳۲) حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کرکے فرمایا: تم کو وہ عمل نہ بتادوں جو روزوں کے درجہ سے اور صدقہ کے درجہ سے اور نماز کے درجہ سے افضل ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! ارشاد فرمایئے: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عمل آپس میں صلح کرادینا، (پھر فرمایا:) اور آپس کا بگاڑ دین کو مونڈ دینے والا ہے۔ اس سے نفلی نماز اور روزہ اور نفلی صدقہ مراد ہے۔

(ترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

عیادت کا ثواب :

حدیث : (۳۳) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور ثواب کی امید لے کر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے تو جہنم سے اتنا دور کردیا جائے گا جتنی دُور کوئی ساٹھ سال تک چلے۔ (ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۳۴) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی یہ ندا دیتا ہے کہ تُو خوش رہے اور تیرا چلنا بابرکت ہو اور تُو نے جنت میں گھر بنالیا۔ (ابن ماجہ)

یتیم کے ساتھ حُسنِ سلوک :

حَدیث : (۳۵) فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: جس نے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا جتنے بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے، ہر بال کے بدلہ اس کے لئے بہت سی نیکیاں ہوں گی اور جس نے کسی ایسی یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ اچھا سلوک کیا جو اس کے پاس رہتے ہیں تو میں اور وہ جنّت میں اس طرح ساتھ ہوں گے، یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی دو اُنگلیاں ملا کر دکھائیں۔ (احمد و ترمذی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ)

پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سلوک :

حَدیث : (۳۶) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: وہ شخص جنّت میں داخل نہ ہوگا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی مطمئن نہ ہو۔ (مسلم عن انس رضی اللہ عنہ)

حَدیث : (۳۷) فرمایا شافع محشر ﷺ نے کہ: وہ شخص مؤمن نہیں ہے جو اپنا پیٹ بھر لے اور اس کا پڑوسی اس کی بغل میں بھوکا ہو۔ (بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

حَدیث : (۳۸) فرمایا فخرِ کائنات ﷺ نے کہ: جب تُو شوربہ پکائے تو اس میں پانی زیادہ ڈال دیا کر اور اپنے پڑوسیوں کا خیال کر (یعنی پانی بڑھا کر شوربہ زیادہ پکالے اور اس میں سے پڑوسیوں کو بھی دیا کر)۔ (مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

پردہ پوشی کا مرتبہ :

حَدیث : (۳۹) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: جس نے (کسی کے) عیب کی چیز دیکھی، پھر اس کو پوشیدہ رکھا تو گویا اس نے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو زندہ کر دیا۔ (احمد و ترمذی)

سفارش کا ثواب :

حَدیث : (۴۰) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی سائل یا صاحبِ حاجت آجاتا تو فرماتے تھے کہ: تم مجھ سے سفارش

کر کے ثواب میں شریک ہو جایا کرو اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے جو چاہے فیصلہ کر دے۔ (مطلب یہ ہے کہ: تم سفارش کر کے ثواب لیا کرو)۔ (بخاری عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

معذرت قبول کرنا :

حدیث : (۴۱) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: جس نے اپنے بھائی کے سامنے معذرت ظاہر کی (اور معافی چاہی) اور دوسرے نے اس کا عذر قبول نہ کیا (اس عذر قبول نہ کرنے والے) کو اتنا بڑا گناہ ہو گا جتنا ظلماً عشر (یعنی ٹیکس) وصول کرنے والے کو ہوتا ہے۔

(بیہقی فی الشعب عن جابر رضی اللہ عنہ)

خدمت کا ثواب :

حدیث : (۴۲) فرمایا رسولِ مکرم ﷺ نے کہ: (اپنی) جماعت کا سردار وہ ہے جو ان کا خادم ہے۔ جو شخص سفر کے ساتھیوں سے خدمت میں بڑھ گیا، اس کے ساتھی کسی بھی عمل کے ذریعہ اس سے نہ بڑھیں گے۔ ہاں! اگر کوئی شہید ہی ہو جائے تو وہ بڑھ جائے گا۔

(بیہقی فی الشعب عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ)

تشریح: ساتھیوں کی خدمت دوسری نفل عبادتوں سے افضل ہے۔ مرتبہ میں خدمت والے سے اگر کوئی بڑھے گا تو شہید ہی بڑھے گا۔

غیبت اور اس کا وبال :

حدیث : (۴۳) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے: (حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے سوال فرماتے ہوئے)۔ کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ (ہی) خوب جانتے ہیں؟ فرمایا: غیبت یہ ہے کہ اپنے (مسلمان) بھائی کو تُو اس طرح یاد کرے کہ اسے ناگوار ہو! کسی نے عرض کیا: اگر وہ (خرابی اور عیب) میرے بھائی کے اندر موجود ہو جو میں بیان کرتا ہوں تو اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر اس میں وہ بات موجود ہے جسے تُو بیان کرتا ہے تب ہی تو غیبت ہوئی اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے تب تو تُو نے اس پر بہتان لگایا۔

(مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ: غیبت یہ ہے کہ کسی کا ذکر اس طرح کیا جائے کہ اسے ناگوار ہو اور ان لوگوں کی غلطی بھی معلوم ہوگئی جو کسی کی بُرائی کرتے ہوئے یوں کہتے ہیں کہ: ہم نے غلط تو نہیں کہا، جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے۔ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا: جو کوئی عیب کسی کے اندر موجود ہو پھر اس کو بیان کرو گے تو غیبت ہوگی اور اگر اس کے اندر وہ خرابی اور عیب و بُرائی نہیں ہے جو بیان کر رہے ہو تو یہ بہتان ہوا جو غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے۔ بعض جاہل کہتے ہیں کہ: میں اس کے منہ پر کہہ دوں گا یا میں نے اس کے منہ پر کہا ہے پیٹھ پیچھے غیبت نہیں کی ہے۔ یہ دلیل شیطان نے سجھائی ہے۔ اس دلیل سے غیبت کرنا جائز نہیں ہو جاتا۔ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا: غیبت یہ ہے کہ کسی کا ذکر اس طرح کیا جائے کہ اُسے ناگوار ہو۔ معلوم ہوا کہ گناہ کی بنیاد دل دُکھانے اور ناگواری ہونے پر ہے۔ سامنے بُرائی کی جائے تب گناہ ہے۔ منہ پر کہا جائے تب بھی گناہ ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ کسی کے گناہ کا ذکر کرنا، کپڑے میں عیب بتانا، نسب میں کیڑے ڈالنا، بُرے القاب سے یاد کرنا، اس کی اولاد کو کالا، کو بے ڈھنگا بتانا اور ہر وہ چیز جس سے دل دُکھے، یہ سب حرام ہے اور غیبت میں داخل ہے۔

حدیث: (۴۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غیبت کا گناہ زنا سے (بھی) زیادہ سخت ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! غیبت زنا سے زیادہ سخت کیسے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی زنا کرتا ہے تو توبہ کر لیتا ہے، اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور جس نے غیبت کی اس کی مغفرت نہ ہوگی، جب تک وہی شخص معاف نہ کر دے جس کی غیبت کی ہے۔ (بیہقی)

تشریح: علماء نے لکھا ہے کہ: جس کی غیبت کی ہے اسے پتہ چل گیا ہو تو اس سے معافی مانگے اور اگر پتہ نہ چلا ہو تو اس کی مغفرت کی اتنی دعا کرے کہ دل گواہی دے دے کہ غیبت کی تلافی ہوگئی۔

صبر کی فضیلت :

حدیث : (۴۵) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جو مسلمان لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان سے تکلیف پہنچتی ہے۔ اس پر صبر کرتا ہے وہ اس شخص سے افضل ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور ان سے پہنچ جانے والی تکلیف پر صبر نہیں کرتا۔

(ترمذی عن ابنِ عمر رضی اللہ عنہما)

مخلوق سے احسان کرنا :

حدیث : (۴۶) فرمایا خاتم النبییّن ﷺ نے کہ: مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ پس اللہ کو سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

(بیہقی فی الشعب عن ابی ہریرہ ؓ)

تشریح | یعنی اللہ کی اولاد تو ہے ہی نہیں۔ اس کی مخلوق ہی اس کے کنبہ کے درجہ میں ہے۔ جیسے تم اس سے خوش ہوتے ہو جو تمہارے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے سے خوش ہوتے ہیں۔

وهذا آخر الاحاديث من هٰذه الا ربعينة والحمد لله

اوّلًا و آخرًا

متعلقہ

آدابِ زندگی

چھل حدیث ۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چھل حدیث ۱۳

آدابِ زندگی

کھانے کے آداب :

حدیث : ① فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے کہ: بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے پاس سے کھاؤ (یعنی برتن کا جو کنارہ تجھ سے قریب ہے اسی جگہ سے لے)۔ برتن کے درمیان میں یا دوسرے کنارہ کی طرف ہاتھ نہ چلا۔

(بخاری و مسلم عن عمر بن ابی سلمہ ﷺ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: کھانے کے درمیان میں برکت اُترتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کو شیطان (اپنے لئے) حلال کر لیتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

تشریح: یعنی بسم اللہ کے ساتھ کھانا شروع نہ کرنے سے اس کھانے میں شیطان کو شریک ہونے کا موقع مل جاتا ہے اور اگر بسم اللہ پڑھ دی جائے تو وہ نہیں کھا سکتا۔

حدیث : ② فرمایا ہادی عالم ﷺ نے کہ: تم میں سے کوئی شخص ہرگز بائیں ہاتھ سے نہ کھائے نہ پئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

(مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

حدیث : ③ فرمایا فخر عالم ﷺ نے کہ: تمہارے ہر کام کے وقت شیطان حاضر ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کھانے کے وقت (بھی پہنچ جاتا ہے)۔ پس جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اس میں جو (تنکا وغیرہ) لگ جائے اس کو ہٹا کر لقمہ کھا لے اور شیطان

کے لئے نہ چھوڑے۔ پھر جب (کھانے سے) فارغ ہوجائے تو (ہاتھ دھونے سے پہلے) اپنی اُنگلیوں کو چاٹ لے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے؟ (ہوسکتا ہے کہ اُنگلیوں میں جو تھوڑا بہت رہ گیا ہو، اُسی میں برکت ہو)۔ (مسلم عن جابر ﷺ)

حدیث: ④ فرمایا معلم الاخلاق ﷺ نے کہ: جمع ہوکر (یعنی آپس میں مل کر) کھایا کرو اور (کھاتے وقت) الگ الگ مت ہوا کرو، برکت جماعت کے ساتھ ہے۔
(ابن ماجہ عن عمر بن الخطاب ﷺ)

حدیث: ⑤ فرمایا حضورِ انور ﷺ نے کہ: میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔ (بخاری عن ابی جحیفہ ﷺ) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تکیہ لگا کر نہیں کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ: میں اس طرح کھاتا ہوں، جس طرح غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح غلام بیٹھتا ہے۔

تشریح یعنی میں اللہ کا غلام ہوں۔ بندہ کو تکبر زیبا نہیں۔ عاجزی اور خاکساری کے ساتھ کھاتا ہوں اور بیٹھتا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

حدیث: ⑥ فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اس کو (اچھی طرح صاف کرنے کے لئے اُنگلی سے) چاٹ لیا تو وہ پیالہ (اس شخص کو دعا دیتے ہوئے) کہتا ہے کہ: اللہ تجھے دوزخ سے آزاد رکھے، جس طرح تُو نے مجھے شیطان سے آزاد کردیا،، (کیونکہ صاف نہ کرتا تو بچا کھچا جو کچھ ہے اسے شیطان کھاتا)۔ (زرین عن نیشہ ﷺ)
ایک اور حدیث میں ہے کہ: اس شخص کے لئے پیالہ استغفار کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث: ⑦ فرمایا رحمت کائنات ﷺ نے کہ: جب کھانا رکھ دیا جائے (اور کھانے لگو) تو اپنے جوتے (پاؤں سے) نکال دو کیونکہ اس سے تمہارے قدموں کو آرام ملے گا۔ (دارمی عن انس ﷺ)

رات گزارنے کے آداب:

حدیث: ⑧ فرمایا معلم انسانیت ﷺ نے کہ: جب رات کا شروع حصہ ہوتو اپنے بچوں کو گلی کوچوں اور راستوں میں نکلنے سے روکے رکھو، کیونکہ اس وقت شیطان (یعنی

بدجنات) پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب تھوڑی دیر ہو جائے تو بچوں کو چھوڑ دو (یعنی باہر جانا چاہیں تو اجازت دے سکتے ہو اور (رات کو) بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کر دو۔ کیونکہ شیطان بند دروازہ کو نہیں کھولتا اور بسم اللہ پڑھ کر مشکیزوں کے منہ بند کر دو اور بسم اللہ پڑھ کر اپنے برتنوں کو ڈھانک دو۔ ڈھانکنے کو کچھ نہ ملے تو کم از کم برتن پر کچھ (لکڑی وغیرہ) ہی رکھ دو اور (سونے سے پہلے) چراغوں کو بجا دو۔ (بخاری ومسلم عن جابرؓ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے، لہٰذا جب (رات کو) سونے لگو تو اس کو بجھا کر سوؤ۔ (بخاری ومسلم عن ابی موسیٰؓ)

حدیث: ⑨ فرمایا رحمت عالم ﷺ نے کہ: جب دسترخوان لگا دیا جائے تو دسترخوان اُٹھائے جانے تک کوئی شخص نہ اُٹھے اور جب تک (ساتھ کے) لوگ فارغ نہ ہوں (کھانے سے) اپنا ہاتھ نہ اُٹھائیں، (اگر کسی ضرورت سے اُٹھنا اور ہاتھ روکنا ہی ہو تو) عذر کر دے (کہ آپ کھاتے رہیں، میں کھا چکا ہوں، کیونکہ اگر عذر نہ کیا اور یوں ہی اُٹھ گیا تو) اس کے پاس بیٹھنے والا شرمندہ ہو کر ہاتھ روک لے گا اور ہو سکتا ہے کہ ضرورت باقی ہوتے ہوئے ہاتھ اُٹھا لے۔ (ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

حدیث: ⑩ فرمایا نبی برحق ﷺ نے کہ: جب تم میں سے کوئی شخص کھانے لگے اور بسم اللہ (شروع میں) کہنا بھول جائے تو (درمیان میں یا ختم پر جب بھی یاد آجائے) "بسم اللہ اوله و آخرهٗ" کہہ لے۔ (ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

حدیث: ⑪ فرمایا ہادی عالم ﷺ نے کہ: جو شخص اس بدبودار درخت (یعنی پیاز) کو کھائے تو (بدبو جانے تک) ہرگز ہماری مسجد میں نہ آئے۔ کیونکہ جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ فرشتے (بھی) اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (بخاری ومسلم عن جابرؓ)

تشریح یعنی بدبو فرشتوں اور آدمیوں کو ناگوار ہے اور مسجد چونکہ فرشتوں اور نمازیوں کے آنے کی جگہ ہے، اس لئے وہاں بدبودار چیز کھا پی کر جانا یا بدبودار چیز کا لے کر جانا منع ہے۔ اگر منہ سے بیڑی، سگریٹ کی بدبو آرہی ہو تو بدبو دور کر کے مسجد میں جائے۔ مسجد میں مٹی کا تیل (یعنی کراسن تیل) جلانا بھی منع ہے۔

مہمان اور میزبان کے آداب :

حَدیث : (۱۲) فرمایا سیّد المرسلین ﷺ نے کہ: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے، (مہمان کے لئے خصوصی کھانا ایک دن رات ہونا چاہیئے۔ (پھر فرمایا کہ:) مہمانی تین دن ہے اس کے بعد (مہمان ٹھہر کر کھاتے رہے تو) صدقہ ہے اور مہمان کو چاہیئے کہ میزبان کے پاس اس قدر نہ ٹھہرے کہ تنگ کردے۔ (بخاری و مسلم عن ابی شریح ؓ)

حَدیث : (۱۳) فرمایا سیّد المرسلین ﷺ نے کہ: نبیوں علیہم السلام کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک نکلے۔ (ابن ماجہ عن ابی ہریرہ ؓ)

دعوت قبول کرنا :

حَدیث : (۱۴) فرمایا محبوب ربّ العالمین ﷺ نے کہ: بدترین کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لئے مالداروں کو دعوت دی جاتی ہو اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہو۔ (پھر فرمایا کہ:) جس نے دعوت منظور نہ کی، اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہ ؓ)

حَدیث : (۱۵) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: جب تم میں سے کوئی شخص کھانے کے لئے بلایا جائے تو بات مان لے، پھر اگر چاہے تو کھالے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔ (مسلم عن جابر ؓ)

تشریح یعنی دعوت کرنے والے مسلمان بھائی کی دل شکنی نہ کرے۔ اس کے گھر چلا جائے، پھر اگر کھانے کو طبیعت نہ چاہتی ہو یا کوئی تکلیف ہو جانے کا اندیشہ ہو تو عذر خواہی کر کے چھوڑ دے، لیکن اگر دعوت میں گناہ کا کام ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے دعوت رد کر دینا درست ہے۔

حَدیث : (۱۶) فرمایا سرورِ کونین ﷺ نے کہ: جس کی دعوت کی گئی اور قبول نہ کی تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی اور جو شخص بغیر دعوت کے (کھانے کے لئے) داخل ہو گیا، وہ چور بن کر اندر گیا اور لٹیرا بن کر نکلا۔ (ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

حدیث : (۱۷) فرمایا سرکارِ دوعالم ﷺ نے کہ: جب دو دعوت کرنے والے جمع ہوجائیں تو اس کی دعوت قبول کر جس کا دروازہ (تجھ سے) قریب ہو اور اگر دونوں میں سے پہلے ایک آگیا تو اسی کی دعوت قبول کر۔ (احمد عن رجل من الصحابہ رضی اللہ عنہم)

حدیث : (۱۸) فرمایا خاتم الانبیاء ﷺ نے کہ: ان دونوں شخصوں کی دعوت قبول نہ کی جائے اور ان کا کھانا نہ کھایا جائے جو آپس میں (فخر اور نام ونمود کے لئے دعوت کرنے میں) مقابلہ والے ہوں۔ (بیہقی فی الشعب عن ابی ہریرہ ﷺ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: فاسقوں کا کھانا قبول کرنے سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا۔ (مشکوٰۃ)

کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا :

حدیث : (۱۹) فرمایا سیّد المرسلین ﷺ نے کہ: کھانے کی برکت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے وضو کرنا اور کھانے کے بعد وضو کرنا۔ (ترمذی عن سلمان ﷺ)

تشریح کھانے سے پہلے وضو کر لینا بہتر ہے ورنہ کم از کم دونوں ہاتھ دھولے اور کلی کرلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے اور کلی کرلے۔ صرف ہاتھ دھونے اور کلی کرنے کو کھانے کا وضو کہا جاتا ہے۔

حدیث : (۲۰) فرمایا معلم انسانیت ﷺ نے کہ: جس نے اس حال میں رات گزاری کہ ہاتھ میں چکنائی (لگی ہوئی) ہے اور (دھوئے بغیر سو گیا ہے) تو (اگر) کچھ تکلیف پہنچ جائے تو بس اپنے ہی نفس کو بُرا کہے۔ (ایضاً عن ابی ہریرہ ﷺ)

تشریح مطلب یہ ہے کہ: کھانا کھا کر ہاتھ دھوئے بغیر سو جانے سے خطرہ ہے کہ کوئی جانور کاٹ لے۔ اگر کسی نے سستی سے کام لیا اور سوتے میں جانور نے کاٹ لیا تو اپنی حماقت پر خود اپنے ہی کو ملامت کرے۔

پینے کے آداب :

حدیث : (۲۱) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: اُونٹ کی طرح ایک سانس میں مت پیو، بلکہ دو سانس (یا) تین سانس میں پیو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ کہو اور جب (پی کر برتن ہٹاؤ تو "الحمد للہ" کہو۔ (ترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: آنحضرت ﷺ تین سانس میں پیتے تھے اور آپ ﷺ نے مشکیزہ میں منہ لگا کر پینے سے اور برتن میں سانس لینے اور پینے کی چیز میں پھونک مارنے اور کھڑے ہو کر پینے اور برتن کی پھٹی یا ٹوٹی جگہ منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکوۃ شریف)

چاندی، سونے کے برتن :

حدیث : (۲۲) فرمایا حضور اکرم ﷺ نے کہ: جس نے سونے چاندی کے برتن میں پیا یا کسی ایسے برتن میں پیا جس میں سونے یا چاندی کا کچھ حصہ ہے تو وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔ (دار قطنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: سونے چاندی کے برتن میں نہ پیو اور نہ ان کے پیالوں میں کھاؤ، کیونکہ یہ چیزیں کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔ (بخاری و مسلم)

تشریح سونے، چاندی کے برتنوں میں کھانا اور زیور کے علاوہ دوسرے مواقع میں سونا چاندی استعمال کرنا عورتوں کے لئے بھی حرام ہے۔

فضول خرچی اور شیخی بگھارنے والا :

حدیث : (۲۳) فرمایا فخر بنی آدم ﷺ نے کہ: کھاؤ پیو اور صدقہ کرو اور پہنو (لیکن) اس حد تک کہ فضول خرچی اور غرور (یعنی شیخی پن) کی آمیزش نہ ہو۔

(احمد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ﷺ)

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا :

حدیث : (۲۴) فرمایا ہادی عالم ﷺ نے کہ: مومن کا لنگی باندھنا آدھی پنڈلیوں تک ہے۔ (اگر اور نیچے کرے تو) اس پر اس کا کوئی گناہ نہیں کہ ٹخنوں اور آدھی پنڈلیوں کے درمیان تک کر لے اور جو اس کے نیچے ہو، وہ دوزخ میں (لے جانے والا) ہے۔ تین مرتبہ یوں ہی فرمایا۔ (پھر فرمایا کہ:) اس شخص کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے روز

(نظر رحمت سے) نہ دیکھیں گے جو اتراتے ہوئے تہبند کو (زمین پر یا جوتوں یا قدموں پر) گھسٹتے ہوئے چلا۔ (ابوداؤد عن ابی سعیدؓ)

تشریح: ٹخنوں سے نیچے لنگی، پائجامہ، تہبند، کرتہ، جبہ، شیروانی، اور کوٹ وغیرہ جیسی کوئی چیز پہننا۔ یہ سب حرام ہے۔

سفید لباس کی فضیلت :

حدیث : (۲۵) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: سفید کپڑے پہنا کرو، کیونکہ وہ پاکیزہ ہیں اور عمدہ ہیں اور ان میں اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔ (احمد عن سمرہؓ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ سب سے اچھا لباس جس میں تم قبروں اور مسجدوں میں اللہ کی زیارت کرو، سفید لباس ہے۔ (ابن ماجہ)

مَردوں کے لئے ریشم اور سونا :

حدیث : (۲۶) فرمایا حضور انور ﷺ نے کہ: میری اُمت کی عورتوں کے لئے سونا اور ریشم حلال کر دیا گیا ہے اور مَردوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔ (ترمذی عن ابی موسیٰؓ)

دکھاوے کے لئے لباس پہننا :

حدیث : (۲۷) فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ: جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اسے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ذلت کا لباس پہنائے گا۔ (احمد عن ابنِ عمر رضی اللہ عنہما)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: جس نے قدرت ہوتے ہوئے تواضع کی وجہ سے خوبصورت کپڑا پہننا ترک کیا، اللہ اسے بزرگی کا جوڑا پہنائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

پگڑیاں باندھنا :

حدیث : (۲۸) فرمایا سیّد الانبیاء ﷺ نے کہ: تم لوگ پگڑیاں باندھا کرو، کیونکہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے اور ان کے شملوں ٹکڑوں پر ڈالا کرو۔ (بیہقی فی الشعب عن عبادہؓ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ہمارے اور مشرکوں کے درمیاں ٹوپیوں پر پگڑیاں ہونے کا فرق ہے (ترمذی)، یعنی مشرکین صرف پگڑیاں باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر پگڑی استعمال کرتے ہیں۔

تشریح | جب فرشتے جنگِ بدر میں مسلمانوں کی مدد کے لئے آئے تھے تو پگڑیاں باندھے ہوئے تھے۔

عورتیں چاندی کے زیور سے کام چلائیں :

حدیث : (۲۹) فرمایا سیّد البشر ﷺ نے کہ اے عورتو! زیور پہننے کے لئے تم کو چاندی کافی نہیں؟ (پھر فرمایا کہ:) خبردار! تم میں سے جو عورت ظاہر کرنے کے لئے سونے کا زیور پہنے گی تو اس کی وجہ سے اسے عذاب دیا جائے گا۔ (ابوداؤد عن اخت حذیفہ رضی اللہ عنہما)

تشریح | مطلب یہ ہے کہ: سونے کا زیور عورت کے لئے جائز ہے، تاہم چاندی کے زیور سے کام چلائیں۔ اس میں نام ونمود کو زیادہ دخل نہیں ہوتا۔ سونے کا زیور اکثر بڑائی ظاہر کرنے کو پہنا جاتا ہے، جو آخرت میں عذاب کا سبب ہے۔

جوتا پہننے کا ادب :

حدیث : (۳۰) فرمایا رحمت کائنات ﷺ نے کہ: تم میں سے جب کوئی شخص جوتا پہننے لگے تو داہنے پاؤں سے شروع کرے اور جب جوتا نکالے تو پہلے بائیں پاؤں سے نکالے۔ (الحاصل) داہنے پاؤں میں پہلے جوتا ڈالا جائے اور آخر میں بائیں پاؤں سے نکالا جائے۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ ؓ)

حدیث : (۳۱) فرمایا حضورِ نبی اکرم ﷺ نے کہ: تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے۔ (چاہئے کہ) یا دونوں جوتے اُتار دے یا دونوں پہن لے۔ (ایضا)

ڈاڑھیاں بڑھانا :

حدیث : (۳۲) فرمایا حضورِ انور ﷺ نے کہ: مشرکین کی مخالفت کرو۔ ڈاڑھیوں کو خوب بڑھاؤ اور مونچھوں کو تراشو۔ (بخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: جو شخص اپنی مونچھیں نہ تراشے وہ ہم میں سے نہیں۔
(مشکوٰۃ شریف)

مرد عورتوں کی اور عورتیں مرد کی مشابہت اختیار نہ کریں :

حدیث : (۳۳) فرمایا نبی الرحمتﷺ نے کہ: اللہ لعنت فرمائے ان مردوں پر جو عورتوں کی طرح بنیں اور عورتوں پر جو مردوں کی طرح بنیں۔ (بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

جس گھر میں کُتا اور تصویر ہو :

حدیث : (۳۴) فرمایا رسولِ اکرمﷺ نے کہ: اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے، جس میں کُتا ہو یا تصویریں ہوں۔ (بخاری و مسلم عن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ)

اس سے جاندار کی تصویر مراد ہے اگر مسجد، درخت، عمارت وغیرہ کی تصویر ہو تو یہ درست ہے۔

حدیث : (۳۵) فرمایا سرورِ دو عالمﷺ نے کہ: ایک مسلمان پر مسلمان کے چھ (اہم ترین) حقوق ہیں :

(۱) جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی مزاج پُرسی کی جائے۔

(۲) جب وہ مر جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو۔

(۳) جب وہ دعوت دے تو قبول کرے۔

(۴) جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے۔

(۵) جب اسے چھینک آئے اور وہ " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ " کہے تو (جواب میں) " یَرْحَمُکَ اللّٰہُ " کہے۔

(۶) سامنے اور پیچھے اس کی خیر خواہی کرے۔ (ایضاً عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۳۶) فرمایا سرورِ کونینﷺ نے کہ: جس نے گھر کی چھت پر سو کر رات گزاری (اور چھت ایسی ہو جس کی چار دیواری بھی نہ ہو) تو اس شخص سے (اللہ عز و جل کی) ذمہ داری بری ہے۔ (ابو داؤد عن علی بن شیبان رضی اللہ عنہ)

تشریح چاردیواری نہ ہونے کے باعث اگر سوتے میں نیچے گر کر مر گیا تو وہ خود اپنی جان کا ذمہ دار ہے، اس نے اپنی حماقت کا پھل پایا۔

حَدیث : (۳۷) فرمایا معلم الاخلاق ﷺ نے کہ: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہئے کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے اور (جواب میں) اس کا ساتھی "یَرْحَمُکَ اللّٰہُ" کہے اور چھینکنے والا "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" کہے۔ (بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

مجلس کے آداب :

حَدیث : (۳۸) فرمایا فخرِ بنی آدم ﷺ نے کہ: کسی شخص کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ دو اشخاص کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے بیٹھ جائے۔ (ترمذی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

حَدیث : (۳۹) فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ: جب (مجلس میں) تم (صرف) تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر (آپس میں) خفیہ بات چیت نہ کریں، جب تک کہ بہت سے لوگ نہ ہو جائیں۔ یہ اس وجہ سے کہ (جس شخص کو چھوڑ کر دو اشخاص باتیں کرنے لگیں) اسے رنج ہوگا۔ (بخاری و مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

تشریح ہاں! اگر بہت سے آدمی ہوں گے تو رنج نہ ہوگا، کیونکہ وہ کسی دوسرے سے باتیں کرنے لگے گا یا کسی شخص کو متعین نہیں ہوگا کہ میرے متعلق بات ہو رہی ہے۔

حَدیث : (۴۰) فرمایا خاتم النبیین ﷺ نے کہ: مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں (یعنی مجلسوں میں جو باتیں ہوتی ہیں وہ امانت ہیں۔ ان کو ادھر اُدھر مت کہو)۔ مگر تین مجلسیں اس قانون سے خارج ہیں: ایک وہ جس میں ناحق خون بہانے کا مشورہ ہو۔ دوسری وہ جس میں زنا کاری کا مشورہ ہو۔ تیسری وہ جس میں ناحق کسی کا مال حاصل کر لینے کا مشورہ ہو۔ (ابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ)

وھٰذا آخر الاحادیث والحمد للہ ربّ العلمین

چہل حدیث ۱۴

متعلقہ

رحمت

و

مغفرتِ الٰہی

چہل حدیث ۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رحمت ومغفرتِ الٰہیہ

ارحم الراحمین جلدمجدہٗ کی رحمت واسعہ :

حدیث : (۱) فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: جب اللہ عزوجل نے مخلوقات کو پیدا فرمایا تو ایک کتاب لکھی جو عرشِ الٰہی پر ہے۔ اس کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ: ''بلاشبہ میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی''۔ اور ایک روایت میں ہے کہ: ''میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے''۔ (مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۲) فرمایا رحمۃ للعالمین نے کہ: اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں۔ اللہ نے ان میں سے ایک رحمت جنّات، انسان، چوپایوں اور زہریلے جانوروں میں اُتاری ہے۔ اسی ایک رحمت کے سبب وہ آپس میں ایک دوسرے پر متوجہ ہوتے ہیں اور آپس میں رحم کرتے ہیں اور اسی کے سبب وحشی جانور اپنے بچوں پر رحم کرتے ہیں۔ اور اللہ نے ننانوے رحمتوں کو روک لیا ہے۔ وہ ان کے ذریعہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔ (مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث : (۳) فرمایا خاتم النبیین ﷺ نے کہ: اگر مؤمن جان لے کہ اللہ کے یہاں کس قدر عذاب ہے تو کبھی کوئی اس کی جنّت کا خواہش مند نہ ہوگا اور اگر کافر یہ جان لے کہ اللہ کی رحمت کس قدر ہے تو کوئی کافر اس کی رحمت سے ناامید نہ ہوگا۔

(مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حَدیث : ④ فرمایا رسول پاک ﷺ نے کہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: اے ابن آدم! جب تک تُو مجھ سے گناہوں کی معافی مانگتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک بھی پہنچ جائیں اور تُو مجھ سے بخشش چاہے تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھے پرواہ نہیں۔ اے ابنِ آدم! اگر تُو مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ تیرے گناہوں سے زمین بھری ہوئی ہو تو میں تیری اتنی ہی مغفرت کردوں گا جس سے زمین بھر جائے بشرطیکہ تُو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔ (ترمذی عن انس ﷺ)

حَدیث : ⑤ فرمایا سیّد الانبیاء ﷺ نے کہ: شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا: اے ربّ! قسم ہے تیری عزت کی،، میں تیرے بندوں کو ہمیشہ گمراہ کرتا رہوں گا۔ جب تک کہ ان کی رُوحیں ان کے جسموں میں رہیں گی۔ پروردگار عزوجل نے فرمایا: مجھے قسم ہے اپنی عزت اور بزرگی کی اور رفعت کی، میرے بندے جب تک مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں بھی ہمیشہ ان کو بخشتا رہوں گا۔ (مسند احمد)

حَدیث : ⑥ فرمایا حضورِ اکرم ﷺ نے کہ: جب کوئی مسلمان جسمانی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں لکھنے والے فرشتے سے فرماتا ہے کہ اس کے نامۂ اعمال میں تم وہی نیک عمل لکھتے رہو جو یہ (اس بیماری سے پہلے) کرتا تھا، پھر اگر اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی تو اس کے گناہوں کو دھو دے گا اور اس کو پاک صاف کر دے گا اور اگر اس کو موت دے دی تو اس کو بخش دے گا اور اس پر رحم فرمائے گا۔

(شرح السنہ عن انس ﷺ)

حَدیث : ⑦ فرمایا رحمت للعالمین ﷺ نے: تم میں سے کسی کو اس کا عمل دوزخ سے نجات نہیں دے گا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ کا عمل جنّت میں داخل کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا عمل بھی مجھے نجات نہیں دلائے گا، اِلّا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے (میری نجات بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی)۔ لٰہذا تم اپنے اعمال کو تیر کی طرح سیدھا رکھو، عمل میں میانہ روی اختیار کرو۔

دن کے ابتدائی حصے میں بھی عبادت کرو اور دن کے آخری حصے میں بھی عبادت کرو اور رات میں بھی کچھ عبادت کرو اور عبادت میں میانہ روی اختیار کرو اس طرح تم اپنی منزل کو پالو گے۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ)

حدیث : (۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور بُرائیوں کے بارے میں ایک قانون لکھ دیا کہ جس نے ایک نیکی کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دے گا اور اگر ارادہ کرنیکے بعد اس پر عمل بھی کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا۔ (اس پر کچھ منحصر نہیں بلکہ) سات سو گنا تک (بلکہ) اس سے بڑھ کر بہت زیادہ چند در چند کر کے اضافوں کے ساتھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جس نے کسی گناہ کا ارادہ کیا پھر (اللہ کے ڈر سے) اس پر عمل نہ کیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کامل ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر گناہ کا ارادہ کر کے اس پر عمل کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہی گناہ لکھ دیتا ہے (ایسا نہیں گناہ بھی زیادہ کر کے لکھے جاتے ہوں)۔

(رواہ البخاری ومسلم)

حدیث : (۹) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ہر رات میں ایسا ہوتا ہے کہ جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو آسمانِ دنیا پر اللہ تعالیٰ کی تجلی خاص ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے، میں اسے دے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت کا طلبگار ہو میں اسے بخش دوں۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تہجد پڑھنے اور پڑھوانے پر رحمت کا وعدہ :

حدیث : (۱۰) فرمایا سیّد الکونین ﷺ نے کہ: اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنی رحمت نازل فرمائے جو رات میں اُٹھ کر (خود بھی تہجد کی) نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے تا کہ وہ بھی نماز پڑھ لے۔ اگر بیوی نہ جاگے تو (اس کی نیند ختم کرنے کے لئے)

اس کے چہرے پر پانی چھڑک دے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر اپنی رحمت نازل فرمائے جو رات میں اُٹھ کر (خود بھی تہجد کی) نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے تاکہ وہ بھی نماز پڑھ لے اگر شوہر نہ جاگے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک دے۔
(ابوداؤد عن ابی ہریرہ ﷛)

تشریح | میاں بیوی پہلے خوشی کے ساتھ آپس میں طے کرلیں کہ ایسا کیا کریں گے تاکہ کہیں مستحب عمل پر بددلی ہی پیدا نہ ہو جائے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ: اللہ اس بندہ پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھ لے۔ (ابوداؤد)

گناہ بخشوانے کے لئے نمازِ توبہ :

حَدیث : (۱۱) فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جس شخص سے گناہ سرزد ہو جائے تو وضو کرے اور نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی :

" وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہُ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ".

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے کوئی بُرائی کا کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی مغفرت چاہی اور گناہوں کو کون بخشے گا سوائے اللہ کے اور انہوں نے اپنے کئے پر اصرار نہیں کیا اور وہ جانتے ہیں۔ (ترمذی عن ابی بکر﷛)

عرفات میں حجاج کی مغفرت :

حَدیث : (۱۲) فرمایا شفیع المذنبین ﷺ نے کہ: عرفات کے دن شیطان جتنا زیادہ ذلیل اور حقیر اور پھٹکارا ہوا اور جلن سے تباہ شدہ دیکھا گیا ایسا کبھی دیکھنے میں نہیں

آیا اور اس کے ذلیل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ حج (کرنے والوں پر) اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول اور اُمت کے بڑے بڑے گناہوں کی معافی دیکھتا ہے۔ ہاں! بدر کا دن ایسا گزرا ہے کہ عرفات کے دن شیطان جتنا ذلیل ہوتا ہے اس سے بڑھ کر بدر کے دن ذلیل ہوا۔ عرض کیا گیا: بدر کے دن کیا دیکھا گیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن شیطان نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا جو (مشرکوں کے مقابلہ کے لئے) فرشتوں کی صفیں بنا رہے تھے۔ (مؤطا مالک)

شہید کے انعامات :

حدیث : (۱۳) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: اللہ تعالیٰ کے یہاں شہید کے لئے سات انعامات ہیں :

(۱) شہید ہوتے ہی اس کو بخش دیا جاتا ہے۔

(۲) جنّت میں اس کو ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

(۳) قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔

(۴) بڑی گھبراہٹ سے بچا رہے گا (یعنی قیامت کے دن اسے پریشانی نہ ہوگی)۔

(۵) اس کے سر پر عظمت ووقار کا تاج رکھا جائے گا، جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

(۶) اوراس کی زوجیت میں بہتّر (۷۲) حوریں دے دی جائیں گی، جن کی آنکھیں بڑی بڑی ہوں گی۔

(۷) اوراس کے عزیز واقرباء میں ستّر آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔ (ترمذی عن مقداد بن معدی کرب)

جمعہ کے حاضری پر اَجر وثواب :

حدیث : (۱۴) فرمایا مخبر صادق ﷺ نے کہ: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کے لئے آیا اور کان لگا کر سنا اور خاموش رہا تو یہ جمعہ اور آئندہ جمعہ کے درمیان

اس کی مغفرت کردی جائے گی اور مزید تین کی مغفرت اس کے علاوہ ہوگی اور جس نے (خطبہ کے وقت) کنکریوں کو چھوا اس نے لغو کام کیا۔ (مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

تشریح | یعنی اس ہفتہ کے اندر اس شخص کے جو گناہ (صغیرہ) ہوں گے وہ گناہ اور مزید تین دن کے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے، کیونکہ اللہ کی طرف سے عمل کا ثواب کم از کم دس گناہ ملتا ہے۔

علمائے اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ جہاں کہیں بغیر توبہ کے گناہوں کی معافی کا ذکر ہے اس سے صغیرہ گناہ مراد ہیں اور وہی زیادہ ہوتے ہیں۔ صغیرہ گناہوں پر بھی مواخذہ ہے اور صغیرہ گناہوں پر اصرار ان کو کبیرہ بنا دیتا ہے۔

ذاکرین کی فضیلت :

حدیث : ⑮ فرمایا سیّد المرسلین ﷺ نے کہ: جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھتی ہے تو ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر قلبی اطمینان نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان بندوں میں ان لوگوں کا تذکرہ فرماتا ہے جو اس کے درباری ہیں (یعنی فرشتے)۔ (مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

دعا کی مشغولیت :

حدیث : ⑯ فرمایا رسولِ اکرم ﷺ نے کہ: تم میں سے جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا، اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگا جاتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند اور محبوب بات یہ ہے کہ عافیت کا سوال کیا جائے۔ (ترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

یتیموں اور بیٹیوں اور بہنوں کی پرورش پر انعامات :

حدیث : ⑰ فرمایا سیّد الکونین ﷺ نے کہ: جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کرلے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت واجب کردیتا ہے مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کر بیٹھے جس کو بخشا نہیں جاتا (یعنی کفر اور شرک میں مبتلا ہو جائے) اور جو شخص تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے۔ ان کو ادب سکھائے اور ان پر شفقت کرے یہاں تک کہ

اللہ تعالیٰ ان کو بے نیاز کرے تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ جنّت واجب کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر دو بیٹیوں یا بہنوں کی پرورش کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی پرورش کرے، تب بھی یہی ثواب ہے۔

راوی فرماتے ہیں کہ: اگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ایک بیٹی یا ایک بہن کی پرورش کے ثواب کے بارے میں پوچھتے تب بھی آپ ﷺ یہی ثواب بتاتے (کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لئے جنّت واجب کر دیتا ہے)۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کی دو محبوب چیزیں لے لیں اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔ پوچھا گیا یارسول اللہ! وہ دو پیاری چیزیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی دونوں آنکھیں۔

(شرح السنہ عن ابنِ عباس رضی اللہ عنہما)

مریض کی عیادت پر اَجر :

حَدیث : (۱۸) فرمایا رسول الثقلین ﷺ نے کہ: جو شخص مریض کی عیادت (مزاج پُرسی) کے لئے چلا، وہ برابر رحمت میں داخل رہتا ہے۔ پھر جب (مریض کے پاس) بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔ (مالک واحمد عن جابر رضی اللہ عنہ)

مظلوم کی مدد کرنے پر تہتّر مغفرتوں کا وعدہ :

حَدیث : (۱۹) فرمایا نبی معظم ﷺ نے: جو شخص کسی مظلوم کی مدد کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتّر (۷۳) بخشائش لکھ دیتے ہیں، جن میں سے ایک بخشش کے ذریعہ اس کے سارے کام بن جائیں گے اور بہتّر (۷۲) بخششیں قیامت کے دن اس کے درجات بلند ہونے کا ذریعہ بنیں گے۔ (بیہقی عن انس رضی اللہ عنہ)

استغفار کی ضرورت اور اہمیت :

حَدیث : (۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں روزانہ ستّر (۷۰) مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتا ہوں اور اللہ کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔ (رواہ البخاری)

حَدیث : (۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا سے لے جائے گا اور تمہاری جگہ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے تو اللہ انہیں بخش دے گا۔ (رواہ مسلم)

استغفار میں لگے رہنے پر خوشخبری :

حَدیث : (۲۲) فرمایا رحمتِ عالم ﷺ نے کہ: اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے اپنے صحیفہ (اعمالنامہ) میں خوب استغفار پایا۔ (ابنِ ماجہ عن عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ)

استغفار کے دنیاوی فوائد :

حَدیث : (۲۳) فرمایا شافع محشر ﷺ نے کہ: جو شخص استغفار میں لگا رہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیں گے اور اس کے ہر غم کو خوشی سے بدل دیں گے اور اسے وہاں سے رزق دیں گے، جہاں سے رزق ملنے کا اسے دھیان بھی نہ ہو۔

(احمد وابوداؤد عن عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما)

مؤذن کے لئے دعائے مغفرت :

حَدیث : (۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ (کیونکہ نمازی اور روزہ دار بندے اس کی اذان پر بھروسہ کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دعا دیتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کیا) :

"اَللّٰھُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ"

(رواہ ابوداؤد والترمذی)

ترجمہ: "اے اللہ! اماموں کو ہدایت پر رکھ اور اذان دینے والوں کو بخش دے"

استغفار کے خاص مواقع

بیت الخلاء سے نکل کر استغفار :

حَدیث : (۲۵) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ: رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تھے تو (اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے ہوئے) ''غُفْرَانَکَ'' کہتے تھے۔ (ترمذی)

تشریح علماء نے فرمایا ہے کہ: یہ استغفار اس وجہ سے تھا کہ بیت الخلاء میں زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے محرومی ہو جاتی تھی۔

وضو سے فارغ ہونے کے بعد استغفار :

حَدیث : (۲۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے وضو کے بعد رسول اللہ ﷺ سے یہ دعا پڑھنا (بھی) روایت کیا ہے :

'' سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ .

(رواہ الطبرانی فی الاوسط، کمافی الحصن الحصین)

ترجمہ: اے اللہ! آپ پاک ہیں۔ میں آپ کی تعریف بیان کرتا ہوں، گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں اور آپ کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

مغرب کی اذان سُن کر استغفار :

حَدیث : (۲۷) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ: مغرب کی اذان کے وقت یہ پڑھا کروں :

'' اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ '' . (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: ''اے اللہ! یہ آپ کی رات کے آنے اور آپ کے دن کے جانے کا وقت ہے اور آپ کے پکارنے والوں کی آوازیں سننے کا وقت ہے۔ سو آپ میری بخشش فرما دیجئے''۔

نماز میں درود شریف کے بعد استغفار :

حَدیث : (۲۸) حضرت ابوبکر صدیق ﷛ نے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! ، مجھے ایسی دعا بتایئے جو میں نماز میں مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ دعا مانگا کرو :

" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ".

ترجمہ: "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی نہیں بخش سکتا۔ سو آپ اپنے پاس سے میری مغفرت فرما دیجئے اور مجھ پر رحم فرمایئے۔ بے شک آپ بخشنے والے، مہربان ہیں"۔

نماز سے فارغ ہو کر استغفار :

حَدیث : (۲۹) حضرت ثوبان ﷛ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر تین بار استغفار کرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے :

" اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ". (رواہ مسلم)

ترجمہ: "اے اللہ! تُو باسلامت ہے اور تجھ سے سلامتی مل سکتی ہے۔ تُو بابرکت ہے، اے عظمت اور اکرام والے"۔

ہر مجلس میں استغفار :

حَدیث : (۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ: ہم ہر مجلس میں شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا سو مرتبہ پڑھتے تھے :

" رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ".

(رواہ احمد والترمذی)

مجلس کے ختم پر استغفار :

حدیث : (۳۱) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ: رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو کچھ کلمات ادا فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ ان کلمات کا فائدہ کیا ہے؟ فرمایا: مجلس میں بیٹھنے والے نے اگر خیر کی باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات ان کے لئے مُہر بن جائیں گے اور اگر بُری باتیں کی ہوں گی تو ان کا کفارہ ہو جائیں گے۔ وہ کلمات یہ ہیں :

" سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ".

ترجمہ: "اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی حمد کے ساتھ ملی ہوئی ہو، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور آپ کے حضور میں توبہ کرتا ہوں "۔

سلام اور مصافحہ کے وقت استغفار :

حدیث : (۳۲) فرمایا نبی اکرم ﷺ نے کہ: جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (ابوداؤد عن البراء)

تشریح معلوم ہوا کہ جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں تو سلام کے ساتھ مصافحہ بھی کریں اور ایک دوسرے کے لئے استغفار بھی کریں۔ استغفار کے الفاظ یوں مشہور ہیں : " یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ "۔ ترجمہ: "اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے"۔

میزبان کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا :

حدیث : (۳۳) حضرت عبد اللہ بن بسر ؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ میرے والد کے مہمان ہوئے۔ جب آپ ﷺ تشریف لے جانے لگے تو انہوں نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے یوں دعا کی :

" اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ "

(رواہ مسلم)

جس کی غیبت کی ہو اس کے لئے دعائے مغفرت :

حدیث : (۳۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : غیبت کا ایک کفارہ یہ ہے کہ جس کی تُو نے غیبت کی ہو اس کے لئے مغفرت کی دعا کرے اور یوں کہے : " اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ "۔ (رواہ البیہقی فی الدعوت الکبیر رحمہ اللہ)

تشریح کسی کی غیبت کرنا زبان سے، ہاتھ سے، آنکھ کے اشارے سے یہ سب حرام ہے اور جو عیب کسی کے اندر موجود ہو اسی کو بیان کرنا غیبت ہے۔ چونکہ یہ حقوق العباد میں سے ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ شانہٗ توبہ کرنے سے بھی اس گناہ کو معاف نہیں فرمائیں گے کیونکہ حقوق العباد توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتے جب تک کہ ان کی ادائیگی نہ کردی جائے یا معافی مانگ لی جائے۔

قبرستان والوں کے لئے دعا :

حدیث : (۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی قبروں سے گزرے تو ان کی طرف متوجہ ہوئے اور یوں فرمایا :

" اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ "۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: " تم پر سلام ہو اے قبر والو! اللہ ہماری تمہاری مغفرت فرمائے۔ تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے بعد پہنچنے والے ہیں "۔

والدین کے لئے استغفار :

حدیث : (۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندہ کا درجہ بلند فرمادیتے ہیں تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے میرے رب! میرا یہ درجہ کس وجہ سے بلند کیا گیا؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ہوتا ہے، تیری اولاد نے تیرے لئے مغفرت کی دعا کی، اس کی وجہ سے یہ درجہ ملا۔ (رواہ احمد)

حدیث : (۳۷) حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے ماں باپ مرجائیں جن کو وہ تکلیف دیتا تھا۔ پھر وہ ان کے لئے دعا اور استغفار کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ اسے ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

استغفار کے صیغے :

حدیث : (۳۸) حضرت بلال بن یسار ﷺ نے بیان کیا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے یوں کہا :

" اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ".

(رواہ الترمذی)

تو اس کے گناہ معاف کردیے جائیں گے اگرچہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہوا ہو۔

ف : یہ استغفار رات کو سوتے وقت بھی تین بار پڑھنا چاہیے۔

حدیث : (۳۹) حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ: ایک شخص حضورِ اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دو یا تین مرتبہ یہ کہا: وَاذُنُوْبَاهُ وَاذُنُوْبَاهُ

"ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ!"

حضورِ اقدس ﷺ نے اس سے فرمایا: تُو یہ کہہ :

" اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ ".

ترجمہ: "اے اللہ! آپ کی مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ بڑی ہے اور آپ کی رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے بڑھ کر امید کرنے کے لائق ہے"۔

اس نے یہ الفاظ کہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا : پھر کہو۔ انہوں نے پھر دہرائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا : پھر کہو۔ انہوں نے پھر دہرائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (مستدرک حاکم، عن جابر بن عبد اللہ ﷺ)

سیّد الاستغفار :

حدیث : (۴۰) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: سیّد الاستغفار یوں ہے :

" اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ".

ترجمہ: اے اللہ! تُو میرا ربّ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو نے مجھے پیدا فرمایا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکے، میں نے جو گناہ کیے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دے، کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا ہے"۔

جس نے صدق دل سے دن میں یہ الفاظ کہے اور پھر اسی روز شام ہونے سے پہلے مرگیا تو اہلِ جنّت میں سے ہوگا اور جس نے صدقِ دل سے یہ الفاظ رات کو کہے اور پھر صبح ہونے سے پہلے مرگیا تو اہلِ جنّت میں سے ہوگا۔

(مشکوٰۃ باب الاستغفار عن البخاری)

وھٰذا اٰخر الاحادیث من ھٰذہ الاربعینۃ وللہ الحمد اوّلاً وّاٰخرًا وباطنًا وظاھرًا

متعلقہ

چالیس

مسنون دعائیں

چہل حدیث ⑮

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہل حدیث ۱۵

چالیس مسنون دعائیں

اب آخر میں مسنون دعائیں لکھی جاتی ہیں جو سب احادیث سے ماخوذ ہیں۔ یہ بھی چالیس عدد ہیں جو ''مشکوٰۃ المصابیح'' اور ''حصن حصین'' سے لی گئی ہیں :

صبح کو یہ پڑھے

۱ ''اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْيٰ وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ''

ترجمہ: ''اے اللہ! تیری ہی قدرت سے ہم صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے ہم شام میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف جانا ہے''۔

سورج نکلے تو یہ پڑھے

'' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا ھٰذَا وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا ''

ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے آج ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ فرمایا''۔

شام کو یہ پڑھے

۲ " اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰ بِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ "

ترجمہ: "اے اللہ! ہم تیری ہی قدرت سے شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے جیتے اور مرتے ہیں اور مرنے کے بعد جی اُٹھ کر تیری ہی طرف جانا ہے"۔

صبح اور شام کی ایک خاص دعا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی۔ دوسری روایت میں ہے کہ: اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔

کلمات یہ ہیں:

۳ " بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ".

ترجمہ: "اللہ کے نام سے صبح کی (یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے"۔

سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرلے اور اپنا بستر جھاڑ لے پھر داہنی کروٹ لیٹ کر یہ پڑھے:

۴ " اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَکَ "

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچائیو، جس روز تُو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا"۔

یا یہ پڑھے

۵ "اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی"

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیرا ہی نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں"۔

اور سوتے وقت یہ بھی پڑھے: ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

جب سو کر اُٹھے تو یہ دعا پڑھے

۶ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ"

ترجمہ: "سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت دے کر زندگی بخشی اور ہم کو اُسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے"۔

جب بیت الخلاء جائے تو داخل ہونے سے پہلے "بسم اللہ" کہے اور یہ دعا پڑھے

۷ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ"

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت"۔

اور جب بیت الخلاء سے نکلے تو یہ پڑھے

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ"

ترجمہ: "سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ سے ایذاء دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا"

جب وضو کرنا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے

۸ بسم اللہ الرحمٰن الرَّحیم

ترجمہ: "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے"۔

جب وضو کر چکے تو یہ پڑھے

۹ " اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ "

ترجمہ: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

" اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ "

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاک رہنے والوں میں شامل فرمادے"۔

جب مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے

۱۰ " اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ "

ترجمہ: "اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"۔

مسجد میں بیٹھے ہوئے یہ پڑھے

۱۱ " سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ "

ترجمہ: "اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے"۔

جب مسجد سے نکلے تو یہ پڑھے

۱۲ " اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ "

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں"۔

جب اذان کی آواز سُنے

تو جو موذن کہتا جائے وہی کہے اور "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" و "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" کے جواب میں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" کہے۔

اور اذان ختم ہونے کے بعد درود پڑھ کر یہ کہے

۱۳ " اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ "

ترجمہ: "اے اللہ! اس پوری پکار کے ربّ! اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ محمد (ﷺ) کو وسیلہ عطا فرما (جو جنّت کا ایک درجہ ہے) اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو اُس مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تُو نے وعدہ فرمایا ہے، بے شک تُو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا"۔

نوٹ: دعا کے یہی الفاظ احادیث کی کتب میں بکثرت ملتے ہیں۔ اس دعا میں کچھ الفاظ لوگوں نے اپنی طرف سے بڑھا لئے ہیں، جو قطعاً جائز نہیں۔

فرض نماز کا سلام پھیر کر سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر یہ پڑھے

۱۴ " بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ "

ترجمہ: "میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو رحمٰن ورحیم ہے۔ اے اللہ! تُو مجھ سے فکر و رنج کو دُور کر دے"۔

اور تین بار "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ" کہے اور یہ دعا پڑھے

۱۵ " اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ "

ترجمہ: ''اے اللہ! تُو سلامت رہنے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے۔ تُو بابرکت ہے، اے بزرگی اور عظمت والے''۔

نوٹ: دعا کے یہی الفاظ احادیث کی کتب میں بکثرت ملتے ہیں۔ اس دعا میں کچھ الفاظ لوگوں نے اپنی طرف سے بڑھا لئے ہیں، جو قطعاً جائز نہیں۔

وِتر پڑھ کر تین مرتبہ یہ پڑھے

۱۶ ''سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ''

ترجمہ: ''پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ کی یعنی اللہ کی جو بہت زیادہ پاک ہے''۔
تیسری بار بآوازِ بلند کہے اور ''قدوس'' کی ''دال۔۔۔'' کو خوب کھینچے۔

نمازِ فجر اور مغرب کے بعد

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے اگر سات مرتبہ:

۱۷ ''اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ''

ترجمہ: ''اے اللہ! مجھے دوزخ سے محفوظ فرما دے''

تم نے پڑھ لیا اور اس دن یا اس رات میں وفات پا گئے تو تمہاری دوزخ سے ضرور خلاصی ہوگی۔

جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے

۱۸ ''بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''

ترجمہ: ''میں اللہ ہی کا نام لے کر نکلا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

جب گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے

۱۹ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا"

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں، ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا"۔

اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے

جب بازار میں جائے تو یہ پڑھے

۲۰ "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَافِیْهَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً اَوْصَفْقَةً خَاسِرَةً"

ترجمہ: "میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں گھاٹا اُٹھاؤں"۔

جب کھانا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے

۲۱ "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ"

ترجمہ: "میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا"۔

شروع میں "بسم اللہ" کہنا بھول گیا تو یاد آنے پر یہ پڑھے

۲۲ "بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ"

ترجمہ: "میں نے اس کے اوّل وآخر میں اللہ کا نام لیا"۔

''حدیث شریف میں ہے کہ جس نے کھانے پر ''بسم اللہ'' نہ پڑھی، شیطان کو اس میں ساتھ کھانے کا موقع مل جاتا ہے''۔

جب کھانا کھا چکے تو یہ پڑھے

۲۳ '' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ''

ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا''۔

دودھ پی کر یہ دعا پڑھے

۲۴ '' اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ''

ترجمہ: ''اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما''۔

جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے

۲۵ '' اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِىْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِىْ ''

ترجمہ: ''اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا''۔

جب میزبان کے گھر چلنے لگے تو یہ دعا پڑھے

۲۶ '' اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ''

ترجمہ: ''اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما''۔

جب روزہ افطار کرے تو یہ پڑھے

۲۷ '' اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ''

ترجمہ: ''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے روزہ کھولا''۔

افطار کے بعد یہ پڑھے

۲۸ "ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ"

ترجمہ: "پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ ثواب ثابت ہو چکا"۔

اگر کسی کے یہاں افطار کرے تو یہ پڑھے

۲۹ "اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ"

ترجمہ: "تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں"۔

جب کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

۳۰ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ"

ترجمہ: "سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے"۔

جب نیا کپڑا پہنے تو یہ کہے

۳۱ "اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ"

ترجمہ: "اے اللہ! تیرے ہی لئے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں، جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے"۔

جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ پڑھے

۳۲ " اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ "

ترجمہ: " اے اللہ! جیسے تُو نے میری صورت اچھی بنائی ہے، میرے اخلاق بھی اچھے کر دے "۔

دُولہا کو یوں مبارکباد دے

۳۳ " بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ "

ترجمہ: " اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے "۔

جب بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے

" بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا "

ترجمہ: " میں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد تُو ہم کو دے اس سے (بھی) شیطان کو دُور رکھ "۔

اس دعا کے پڑھ لینے کے بعد اس وقت کی ہمبستری سے جو اولاد پیدا ہوگی شیطان اسے کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ انشاءاللہ

شب قدر میں یوں دعا مانگے

۳۴ " اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ "

ترجمہ: " اے اللہ! تُو معاف فرمانے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے "۔

جب نیا چاند دیکھے تو یہ پڑھے

۳۵ " اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ "

ترجمہ: ''اے اللہ! تُو ہمارے اُوپر برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کے ساتھ جن سے تُو راضی ہے اسے نکالا رکھ۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے''۔

کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یوں دعا کرے

۳۶ '' اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ ''

ترجمہ: ''اللہ تجھے ہنساتا رہے''۔

کسی مریض مسلمان کی عیادت کو جائے تو یوں تسلی دے

۳۷ '' لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ''

ترجمہ: ''کچھ ڈر نہیں، ان شاء اللہ! یہ بیماری تمہیں گناہوں سے پاک کرنے والی ہے''۔

جب سواری پر بیٹھ جائے تو یہ پڑھے

۳۸ '' سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ''

ترجمہ: ''اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضے میں دے دیا اور ہم (اس کی قدرت کے بغیر) اسے قبضے میں کرنے والے نہ تھے۔ اور بلاشبہ ہم کو اپنے ربّ کی طرف ضرور جانا ہے''۔

کسی منزل (ریلوے اسٹیشن، بس اسٹاپ) پر اُترے تو یہ پڑھے

۳۹ '' اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّآمّٰتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ''

ترجمہ: ''اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اس کی مخلوق کے شر سے''۔

جب قبرستان میں جائے تو یہ پڑھے

۴۰ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ"

ترجمہ: "اے قبروں والو! تم پر سلام ہو، ہم کو اور تم کو اللہ بخشے۔ تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم بعد میں آنے والے ہیں"۔

تمت بالخیر

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دار الاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

- تفسیر عثمانی بعد تفسیر مع عنوانات جدید کتابت ۲ جلد ــــــــ علامہ شبیر احمد عثمانی، امام مفسرین جناب محمود الحسن رازی
- تفسیر مظہری اردو ــــــــ ۱۲ جلدیں ــــــــ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی
- قصص القرآن ــــــــ ۴ حصے در ۲ جلد کامل ــــــــ مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی
- تاریخ ارض القرآن ــــــــ علامہ سید سلیمان ندوی
- قرآن اور ماحولیات ــــــــ انجینئر شفیع حیدر صدیقی
- قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن ــــــــ ڈاکٹر حقانی میاں قادری
- لغات القرآن ــــــــ مولانا عبدالرشید نعمانی
- قاموس القرآن ــــــــ قاضی زین العابدین
- قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی) ــــــــ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
- ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی) ــــــــ حب اللہ چیمبرس
- اعمال قرآنی ــــــــ مولانا اشرف علی تھانوی
- قرآن کی باتیں ــــــــ مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

- تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد ــــــــ مولانا ظہور الباری اعظمی، فاضل دیوبند
- تفہیم المسلم ۳ جلد ــــــــ مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
- جامع ترمذی ۲ جلد ــــــــ مولانا فضل احمد صاحب
- سنن ابو داؤد شریف ۳ جلد ــــــــ مولانا سرور احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند
- سنن نسائی ۳ جلد ــــــــ مولانا فضل احمد صاحب
- معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۳ جلد ۷ حصے کامل ــــــــ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
- مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد ــــــــ مولانا عابد الرحمن کاندھلوی / مولانا عبداللہ جاوید
- ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد ــــــــ مولانا خلیل الرحمن نعمانی مظاہری
- الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح ــــــــ از امام بخاری
- مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد کامل ــــــــ مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند
- تقریر بخاری شریف ۳ حصے کامل ــــــــ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
- تجرید بخاری شریف ایک جلد ــــــــ مولانا حسین بن مبارک زبیدی
- تنظیم الاشتات شرح مشکوٰۃ اردو ــــــــ مولانا ابو الحسن صاحب
- شرح اربعین نووی ترجمہ و شرح ــــــــ مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی
- قصص الحدیث ــــــــ مولانا محمد زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی

ناشر:- دار الاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱-۲۲۱۳۷۶۸-۰۲۱

E-mail: ishaat@pk.netsolir.com
ishaat@cyber.net.pk